رنگین شمارہ

جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۴۱ھ

فروری 2020ء

ماھنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

تربیت کرنے کے چند راہنما اصول

(چوتھی اور آخری قسط)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

تربیت کے سلسلے میں نیک ماحول اور اچّھی صحبت کا بڑا عمل دخل ہے، کسی کا ذہن بنا کر اسے نیک ماحول میں لانا اس کی بہترین تربیت کا سبب بن سکتا ہے۔ حضرت عبدُ القادر عیسیٰ شاذِلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے درِ شفا سے وابستہ رہتے تھے اور آپ ان کا تزکیہ و تربیت (یعنی نَفْس و قَلْب کو پاک صاف) فرماتے تھے۔[1] **قول و فعل میں یکسانیت:** تربیت کرنے والے کے لئے جن باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ان میں سے ایک انتہائی اہم چیز قول و فعل کا ایک ہونا بھی ہے۔ اپنی ذات کو عملی نمونہ (Practical Model) بنا کر پیش کرنے سے زیرِ تربیت افراد کا ذہن بنانے میں بہت آسانی رہتی ہے جبکہ قول و فعل میں پایا جانے والا تضاد (Difference) ان کے دِلوں کی تشویش کا باعث بن سکتا ہے کہ فلاں کام یہ خود تو کرتا نہیں اور ہمیں کرنے کا کہتا رہتا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ لوگ اس کی بات پر توجہ نہیں کرتے اور عمل کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ تربیت کرنے والے کا خود اپنا کردار (Character) مثالی ہونا چاہئے، اس کا لوگوں پر بڑا گہرا اثر (Impact) پڑتا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبانی تربیت جہاں صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فِکْر و عمل کو جِلا بخش رہی تھی وہیں آپ کی عملی زندگی (Practical Life) نے بھی صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بے حد متأثر کیا، جو اِرشاد فرماتے آپ کی زندگی خود اس کی آئینہ دار ہوتی۔ جب آدمی کا عمل اس کے قول کے مطابق ہو تو لوگوں کو اس سے مَحبّت ہو جاتی ہے اور یہی مَحبّت تربیت اور کردار سازی (Character Building) میں مُعاوِن ثابت ہوتی ہے۔ **جُود و سَخاوَت:** سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی سخاوت کا مظاہرہ کیا اور امت کو بھی اس کی ترغیب دی۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ

بقیہ صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۴۱ھ | جلد: 4

فروری 2020ء | شمارہ: 3

سِراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفخم حضرت سیّدُنا
بفیضانِ نظر امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ
بفیضانِ کرم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:

سادہ: 480 رنگین: 720

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے سادہ: 480 12 شمارے رنگین: 785

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

فون: 2660 :Ext +92 21 111 25 26 92

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن عطّاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔** (فردوس الاخبار، 1/422، حدیث:3149)

مناجات

الٰہی دِکھادے جمالِ مدینہ
کرم سے ہو پورا سُوالِ مدینہ

دِکھادے مجھے سبز گنبد کے جلوے
دکھا مجھ کو دَشت و جِبالِ مدینہ

پہنچ کر مدینے میں ہوجائے مولا
مِری جاں فِدائے جمالِ مدینہ

غمِ عشقِ سَروَر خدایا عطا کر
مجھے از طفیلِ بلالِ مدینہ

خدائے محمد ہمارے دِلوں سے
نہ نکلے کبھی بھی خیالِ مدینہ

سدا رَحمتوں کی برستی جَھڑی ہے
مدینے میں یہ ہے کمالِ مدینہ

قدم چوم کر سر پہ رکھ لینا عطّاؔر
نظر آئے گر نونہالِ مدینہ

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص363

نعت

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تِری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام تِرا، تِرے ذکر کی رِفعت کیا کہنا

ہے سر پر تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا اُمّت پہ ہے رحمت کیا کہنا

قرآن کلامِ باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تِری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذّت ہے آنکھوں سے برستی رَحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہِ رسالت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دُعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامیِ اُمّت کیا کہنا

عالَم کی بھریں ہر دَم جھولی خود کھائیں تو بس جَو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی یہ زُہد و قَناعت کیا کہنا

شُہرت ہے جمیلؔ اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مُرشد کی
کہتے ہیں تجھے مَدّاحِ نبی سب اہلسنّت کیا کہنا

از مَدّاحُ الْحَبِیْب مولانا جمیلُ الرّحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
قبالۂ بخشش، ص47

دِلوں کی حالتیں

(تیسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطّاری*

گزشتہ مضمون میں دل کی تین حالتیں اور اس کی باطنی اصلاح پر کلام ہوا اور دل میں نفسانی خواہشات کے دروازوں اور اس کے حل پر گفتگو ہوئی تھی۔

3 دل میں شیطان کے داخل ہونے کا تیسرا دروازہ: مکان، کپڑوں اور سامان سے محبت ہے کہ اسی کی آرائش و زیبائش میں لگے رہنا، کبھی کلر چینج تو کبھی ماڈل چینج تو کبھی علاقہ چینج۔ صرف دنیوی اسٹیٹس کو بہتر سے بہتر بنانے میں مگن رہنا۔ چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے: ﴿زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ(۱۴)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی محبت کو آراستہ کردیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کردیا گیا۔) یہ سب دنیاوی زندگی کا سازوسامان ہے اور صرف اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے۔ (پ3، اٰلِ عمرٰن:14)

اور حدیثِ پاک ہے کہ دنیا کی محبت ہر برائی کی بنیاد (جڑ) ہے۔ (شعب الایمان، 7/323، حدیث:10457)

اگر بقدرِ ضرورت مکان اور سامان حاصل کیا جائے تو یہ مذموم نہیں ہے مگر اس کی محبت میں گم رہنا اور ہر وقت اس کی تزئین و آرائش اور ٹیپ ٹاپ میں مصروف رہنا ہرگز لائقِ تحسین نہیں ہے۔ مکان، لباس اور دیگر اسبابِ زندگی اگر عمدہ سے عمدہ بنانے کی لگن دل میں رہے تو یہ دل کی غفلت کی علامت ضرور ہے اور کثرتِ اسباب و اموال سے دل میں تکبر یا تفاخر یا خود پسندی یا حبِ جاہ پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

دنیا کی لذتوں کا معاملہ یہ ہے کہ جتنی ملتی جائیں اتنی ہی طلب بڑھتی جاتی ہے اور اس کی کوئی انتہا نہیں ہے اور جتنی یہ غفلت بڑھے گی اتنی ہی خدا سے دوری میں اضافہ ہوگا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ دنیا کی عورتوں، سونے چاندی کے ڈھیروں، سواریوں اور اموال کی کثرت کی بجائے جنت میں ان کی کثرت کا سوچے اور یہاں کا مال آخرت میں بھیج کر یعنی صدقہ کرکے وہاں ذخیروں میں اضافہ کرتا جائے اور مال کی جگہ مولا کریم کی طلب دل میں پیدا کرے اور بڑھائے اور دنیاوی اسباب کو اِس نظر سے ضرور دیکھتا رہے کہ یہ مجھے میرے محبوبِ حقیقی خداوند قدوس کی بارگاہ سے دور کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں لہٰذا میں محتاط رہوں۔ ذہنی طور پر اس انداز میں ہوشیار رہنے سے بہت بچت رہتی ہے۔

4 شیطان کے داخلے کا چوتھا دروازہ، غصہ ہے: غصے میں عقل ماؤف ہوجاتی ہے اور شیطان آسانی سے حملہ کرلیتا ہے کیونکہ غصہ شیطان کا ایسا جال ہے کہ جو اس میں پھنس جائے تو وہ شیطان کے ہاتھوں میں گیند کی طرح کھیلتا ہے۔ غصے میں آدمی کے منہ سے کچھ ایسا بھی نکل جاتا ہے جس سے دین و دنیا حتی کہ ایمان بھی ضائع ہو

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

جاتا ہے۔ غصے سے ہی اگر قدرت ہو تو ظلم جنم لیتا ہے، اور اگر قدرت نہ ہو تو کینہ بنتا ہے اور اسی سے حسد پیدا ہوتا ہے، اسی سے دشمنی پیدا ہوتی، رشتے داری ٹوٹتی، طلاق ہوتی اور قتل وغارت کی نوبت آتی ہے اور ان تمام چیزوں کے بعد زندگی امن و سکون سے خالی اور نفرت و عداوت سے معمور ہو جاتی ہے۔ یونہی غصے کی وجہ سے غلط فیصلے ہوتے ہیں، جبکہ غصہ بھول جانے اور معاف کرنے سے دلی سکون اور راحت ملتی ہے، دل و دماغ سے بوجھ اتر جاتا ہے اور بندہ خدا کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ-وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ4، اٰلِ عمرٰن:134)

غصہ نہ آئے یا کم آئے تو اس کا عملی علاج یہ ہے کہ جن وجوہات کی وجہ سے انسانی طبیعت میں غصے کا عنصر بڑھتا ہے اسے کم کرے ان اسباب میں ایسے افراد کی صحبت بھی ہے جو لڑتے جھگڑتے اور بات بات پر لوگوں پر غصہ نکالتے ہیں، ان افراد سے کنارہ کشی کی جائے۔ یونہی جب غصہ آجائے تو اسے دور کرنے کے متعدد عملی علاج ہیں: مثلاً ایک یہ کہ جب غصہ آئے تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ مسلسل پڑھتا رہے۔ دوسرا یہ کہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرلے۔ تیسرا یہ ہے کہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔ چوتھا یہ کہ فوراً کسی دوسری مصروفیت میں لگ جائے۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ الٹی گنتی گننا شروع کردے۔ پانچواں یہ کہ خود کو کہنا شروع کردے کہ غصے سے مغلوب ہونے والا کمزور جبکہ غصے پر غالب آنے والا بہادر ہوتا ہے۔ چھٹا طریقہ یہ ہے کہ خود سے کہے کہ جتنی بات پر تم دوسروں پر غصہ کررہے ہو، اگر اتنی سی بات پر خدا تم پر غضب فرمائے تو تمہارا کیا بنے گا؟ لہٰذا اپنا غصہ ٹھنڈا کر، تاکہ خدا اپنا غضب تجھ سے پھیر لے۔

دل میں شیطان کے داخلے کا ایک اور دروازہ انسانی خیالات کا پاکیزہ نہ ہونا: سوچ کی پاکیزگی بہت ضروری ہے کیونکہ جب خیالات میں گندگی ہو تو یہ دل میں جڑ پکڑ لیتے ہیں اور پھر انسان ان خیالات پر عمل کرنا شروع کردیتا ہے۔ اس لئے حدیثِ پاک میں ہماری تعلیم کے لئے یہ دعا مروی ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُطَهِّرَ قَلْبِی ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا دل پاک کردے۔ (معجم اوسط، 4/354، حدیث:6218) جو بھی خیال آئے اسے شریعت پر پیش کیا جائے اگر شریعت کے مطابق ہو تو اچھا ہے اور اگر خلاف ہو تو برا ہے۔ خیالات کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ خیالات جو انسان خود اپنے ذہن میں لاتا ہے خواہ وہ تصور مکے مدینے جانے کا ہو یا مَعَاذَ اللہ کسی گناہ کی جگہ جانے یا گناہ کرنے کا اور دوسری قسم کے وہ خیالات ہیں جو خود بخود آتے ہیں خواہ اچھے ہوں یا برے۔ پہلی قسم کے خیالات تو انسان کی قدرت میں ہیں اس میں آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھا ہی سوچے اور دوسری قسم کے خیالات جو خود ہی آجائیں ان کا حل یہ ہے کہ اپنے اختیار سے اچھی چیزیں سوچنا شروع کردے یا خدا کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس سے برے خیالات خود ہی چلے جاتے ہیں کیونکہ دماغ ایک وقت میں ایک ہی چیز سوچتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ذکرِ الٰہی میں لگ جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَۚ(۲۰۱)﴾ ترجمہ: بے شک پرہیزگاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو ہوشیار ہو جاتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (پ9، الاعراف:201)

خیالات کی پاکیزگی میں نظر کی حفاظت بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ نظر گندی ہو تو خیالات پاکیزہ نہیں ہوسکتے۔ مذکورہ بالا تمام امور کا خیال کیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ دلوں کی پاکیزگی نصیب ہوگی اور قلبِ سلیم اور نفسِ مطمئنہ کی دولت ہاتھ آئے گی۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(مسند احمد، 6/198، حدیث:17647)

اَللّٰهُمَّ یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ ترجمہ: اے اللہ! اے دلوں کو پلٹنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پلٹ دے۔

(الاسماء والصفات للبیہقی، 1/371، حدیث:298)

عبد الرشید عطّاری مَدَنی*

اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ یعنی جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ مہمان کا اِکرام کرے۔[1]

مہمان کے اِکرام سے کیا مُراد ہے! حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مہمان (Guest) کا احترام (اکرام) یہ ہے کہ اسے خَنْدَہ پیشانی (یعنی مُسکراتے چہرے) سے ملے، اس کے لئے کھانے اور دوسری خدمات کا انتظام کرے حتَّی الاِمکان (یعنی جہاں تک ہوسکے) اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے۔[2] علّامہ ابنِ بَطّال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مہمان کے اِکرام میں سے یہ بھی ہے کہ تم اس کے ساتھ کھاؤ اور اسے اکیلے کِھلا کر وَحشت میں مبتلا نہ کرو۔ نیز تمہارے پاس جو بہترین چیز ہو اس سے مہمان کی ضِیافت (مہمانی) کرو۔[3]

مہمان نوازی کی فضیلت: امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مہمان نوازی کرنا آدابِ اسلام اور انبیا و صالحین کی سنّت ہے۔[4]

مہمان نوازی کی فضیلت پر تین احادیث

① فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اس تیزی سے اُترتی ہے جتنی تیزی سے اونٹ کی کوہان تک چُھری پہنچتی ہے۔[5] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اونٹ کی کوہان میں ہڈی نہیں ہوتی چربی ہی ہوتی ہے اسے چُھری بہت ہی جلد کاٹتی ہے اور اس کی تہ تک پہنچ جاتی ہے اس لئے اس سے تشبیہ دی گئی یعنی ایسے گھر میں خیر و برکت بہت جلد پہنچتی ہے۔[6]

② نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔[7]

③ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: آدمی جب اللہ پاک کی رِضا کے لئے اپنے بھائی کی مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزا اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ پاک اس کے گھر میں

* مُدَرِّس جامعۃ المدینہ، اوکاڑہ، پنجاب

دس فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس بندے (یعنی مہمان نوازی کرنے والے) کے لئے مغفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامۂ اعمال میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ پاک کے ذمّۂ کرم پر ہے کہ اس کو جنّت کی پاکیزہ غذائیں، "جَنَّةُ الْخُلْد" اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے۔(8)

میزبان کے لئے آداب: (1) کھانا حاضر کرنے میں جلدی کی جائے (2) کھانے میں اگر پھل (Fruit) بھی ہوں تو پہلے پھل پیش کئے جائیں کیونکہ طِبّی لحاظ (Medical Point of View) سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مُوافِق ہے (3) مختلف اقسام کے کھانے ہوں تو عُمدہ اور لذیذ (Delicious) کھانا پہلے پیش کیا جائے، تاکہ کھانے والوں میں سے جو چاہے اسی سے کھالے (4) جب تک کہ مہمان کھانے سے ہاتھ نہ روک لے تب تک دسترخوان نہ اُٹھایا جائے (5) مہمانوں کے سامنے اتنا کھانا رکھا جائے جو انہیں کافی ہو کیونکہ کفایت سے کم کھانا رکھنا مُرَوَّت کے خلاف ہے اور ضَرورت سے زیادہ رکھنا بناوٹ و دِکھلاوا ہے۔(9)

مہمان کیلئے آداب: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو (3) صاحبِ خانہ کی اجازت کے بغیر وہاں سے نہ اُٹھے (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لئے دُعا کرے۔(10)

اللہ پاک ہمیں میزبانی اور مہمانی کے آداب کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/105، حدیث: 6019 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/52 (3) شرح البخاری لابن بطّال، 4/118 (4) شرح النووی علی المسلم، 2/18 (5) ابن ماجہ، 4/51، حدیث: 3356 (6) مراٰۃ المناجیح، 6/67 (7) کشف الخفاء، 2/33، حدیث: 1641 (8) کنزالعمّال، جز9، 5/110، حدیث: 25878 (9) احیاء العلوم، 2/21 تا 23 ملخصاً (10) بہار شریعت، 3/394 ملخصاً

مَدَنی رسائل کے مُطَالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ربیعُ الاوّل 1441ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ "نور کا کھلونا" کے 32 صَفْحات پڑھ یا سُن لے نورِ مصطفٰے کے صدقے اُس کی قبر روشن فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 87 ہزار 40 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 88 ہزار 247/ اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 98 ہزار 793)۔ (2) یااللہ! جو کوئی رسالہ "دعوتوں کے بارے میں سُوال جواب" کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ نعمتیں میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں کھانا نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 42 ہزار 455 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 77 ہزار 233/ اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 65 ہزار 222)۔ (3) یااللہ! جو کوئی رسالہ "قصیدہ بُردہ سے روحانی علاج" کے 21 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کی خطرناک بیماریوں سے حفاظت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 40 ہزار 482 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 55 ہزار 103/ اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 85 ہزار 379)۔ (4) یاربَّ الاولیا! جو کوئی رسالہ "سانپ نُما جِنّ" کے 27 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے ہمارے غوثِ اعظم کے طفیل بُرے خاتمے سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 63 ہزار 397 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 66 ہزار 502/ اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 96 ہزار 895)۔

بقیہ فریاد

رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جب بھی کچھ مانگا جاتا تو آپ جواب میں "لَا" یعنی "نہیں" نہ فرماتے تھے۔[2] ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر سوال کیا تو آپ نے اسے اتنی بکریاں (Goats) عطا فرمائیں جس سے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ بھر گئی تو وہ سائل اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا: تم سب اسلام قبول کر لو، بے شک حضرت محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فاقے کا خوف نہیں رہتا۔[3] اور امت کو ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے اس دین کو اپنے لئے خاص کیا اور تمہارے دین کے لئے سخاوت اور حُسنِ اَخلاق ہی مناسب ہیں لہٰذا اپنے دین کو ان دونوں کے ساتھ زینت دو۔[4] اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ پاک کے جُود و کرم سے ہے، سخاوت کرو اللہ کریم مزید عطا فرمائے گا۔[5]

زُہد و قناعت: رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی زُہد و قناعت والی زندگی بسر فرمائی اور اُمّت کو بھی اسی کی تعلیم ارشاد فرمائی۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔[6] ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو۔[7]

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنا یہ عالَم تھا کہ چٹائی پر سوتے تھے جس سے جِسْمِ اَقدس پر چٹائی کے نشانات بن جاتے تھے۔ آپ اور آپ کے اَہل و عِیال (Family Members) نے کبھی تین دن مسلسل (Continuous) روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ "ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (جَو کی) روٹی کا ایک ٹکڑا خدمتِ اَقدس میں پیش کیا تو اِرشاد فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے جو تین دن کے بعد تمہارے والد کے منہ میں داخل ہوا ہے۔"[8] یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حُضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی عطا سے ہر چیز کے مالک ہیں، آپ جیسی چاہتے ویسی شاہانہ زندگی بَسر فرما سکتے تھے مگر آپ لوگوں کو زُہد و قَناعَت کی جو تعلیم دیتے تھے اس کا عملی نَمونہ خود پیش فرمانا چاہتے تھے۔ الغرض یہ کہ اگر ہم کسی سے کوئی نیک عمل کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے اسے اپنی ذات پر نافذ کرنا ہوگا ورنہ اچھے نتائج کی اُمّید رکھنا حَماقت ہے۔

دِلی ہمدردی و خیر خواہی: تربیت کرنے والا جس کی تربیت کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ اسے دلی ہمدردی ہو، اس کی اِصلاح و تربیت کے حوالے سے اپنے دل میں کُڑھتا ہو اور اس کے ساتھ خیر خواہی کے جذبات اس میں موجود ہوں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صِرف صَحابہ کے حوالے سے فِکْر مند رہتے بلکہ ایمان نہ لانے والے کافروں کی ہدایت کے لئے بھی انتہائی غمگین رہا کرتے تھے، چنانچہ قراٰن پاک میں ہے: ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا(۶)﴾

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو ختم کر دو۔[9] حالانکہ مشرکینِ مکّہ آپ کو اور آپ کے غلاموں کو پریشان کرتے تھے، ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑتے تھے، مگر رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ان کے ساتھ طرزِ عمل یہ ہوتا کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے کے باعث انتہائی غمزدہ رہا کرتے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ ان بیان کردہ راہ نُما اُصولوں کو اپناتے ہوئے معاشرے کے افراد کی تربیت میں اپنا حصّہ ملائیے اور اس حوالے سے مخلص ہو جائیے اِنْ شَآءَ اللہ معاشرہ نیکی کی راہ کی طرف گامزن ہو جائے گا۔

---

(1) آدابِ مرشدِ کامل، ص80 بحوالہ حقائق عن التصوف، ص47 ملخصًا (2) مسلم، ص973، حدیث: 6018 (3) سابقہ حوالہ، حدیث: 6020 (4) معجم کبیر، 18 / 159، حدیث: 347 (5) کنز العمال، جز6، 3 / 169، حدیث: 16213 ملتقطاً (6) بخاری، 4 / 223، حدیث: 6416 (7) شعب الایمان، 7 / 375، حدیث: 10638 (8) معجم کبیر، 1 / 258، حدیث: 750 ملتقطاً (9) پ15، الکھف: 6۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں تین اہم معلومات

محمد عدنان چشتی عطاری مَدَنی*

جامع مسجد اُمَوی دِمشق

مسلمانوں کے بنیادی عقائد و نظریات میں سے حضرت سیّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام سے متعلّق عقائد بھی بہت اہمیّت کے حامل ہیں۔ آپ علیہ السَّلام سے متعلّق تین اسلامی عقیدے اور ان کا انکار کرنے والے کا شرعی حکم یہاں بیان ہوگا: 1 اللہ پاک نے آپ علیہ السَّلام کو زندہ سلامت آسمان پر اُٹھالیا 2 آپ علیہ السَّلام پر اب تک موت طاری نہیں ہوئی 3 قیامت سے پہلے آپ علیہ السَّلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔

پہلا اور دوسرا عقیدہ: حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام کو نہ تو قتل کیا گیا اور نہ ہی سُولی (یعنی پھانسی) دی گئی بلکہ اللہ پاک نے آپ کو زندہ سلامت آسمان پر اُٹھالیا۔ جو منافق شخص یہودیوں کو آپ کا پتا بتانے کے لئے آپ کے گھر میں داخل ہوا تھا اللہ پاک نے اسے آپ کا ہم شکل بنادیا۔ اس شخص کا چہرہ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام جیسا ہو گیا جبکہ اس کے ہاتھ پاؤں آپ کے ہاتھ پاؤں سے مختلف تھے۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کے دھوکے میں اسی شخص کو سُولی پر چڑھا دیا۔ یہ دونوں عقیدے دینِ اسلام کے بنیادی اور ضروری عقائد میں سے ہیں جن کا انکار کرنے والا کافر ہے۔[1]

ان دونوں عقیدوں کی دلیل اللہ پاک کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًاۢ ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ ﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لئے (عیسیٰ سے) ملتا جلتا (ایک آدمی) بنادیا گیا اور بیشک یہ (یہودی) جو اس

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا تھا۔(2)

تیسرا عقیدہ: حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام قیامت کے قریب آسمان سے اُتر کر دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور دینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بول بالا فرمائیں گے۔ یہ عقیدہ اہلِ سنّت وجماعت کے ضروری عقائد میں سے ہے جس کا انکار کرنے والا گمراہ اور بدمذہب ہے۔ سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کثیر فرامین سے یہ عقیدہ ثابت ہے اور اہلِ سنّت و جماعت اس پر متفق ہیں۔(3)

ضروری وضاحت: قیامت سے پہلے حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام کا دنیا میں دوبارہ تشریف لانا ختمِ نبوّت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر تشریف لائیں گے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شریعت کے مطابق احکام جاری فرمائیں گے۔ امام جلالُ الدّین سُیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام جب زمین پر تشریف لائیں گے تو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر آپ کی شریعت کے مطابق حکم فرمائیں گے نیز آپ کی اِتباع کرنے والوں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امّت میں سے ہوں گے۔(4)

نزولِ عیسیٰ علیہ السَّلام کے بارے میں تین فرامینِ مصطفےٰ

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کثیر احادیث میں حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کو بیان فرمایا ہے۔ ان میں سے تین فرامین ملاحظہ فرمایئے:

1 اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، قریب ہے کہ تم میں حضرت ابنِ مریم علیہ السَّلام نازل ہوں گے جو انصاف پسند ہوں گے، صَلیب کو توڑیں گے، خنزیر (Pig) کو قتل کریں گے، جزیہ(5) ختم کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہو گا۔(6)

2 (دجّال کے ظاہر ہونے کے بعد) اللہ پاک حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کو بھیجے گا تو وہ جامع مسجدِ دِمشق کے سفید مشرقی مینارے پر اس حال میں اُتریں گے کہ انہوں نے ہلکے زرد رنگ کے دو حُلّے پہنے ہوں گے اور انہوں نے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب آپ سر نیچا کریں گے تو پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے اور جب آپ سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح سفید چاندی کے دانے جھڑ رہے ہوں گے۔(7)

3 ضرور عیسیٰ ابنِ مریم حاکم و امامِ عادل ہو کر اتریں گے اور ضرور شارعِ عام کے راستے حج یا عمرے یا دونوں کی نیّت سے جائیں گے اور ضرور میری قبر پر آکر سلام کریں گے اور میں ضرور ان کے سلام کا جواب دوں گا۔(8)

تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃُ الاسلام حضرت مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے "اَلصَّارِمُ الرَّبَّانِی عَلٰی اَسْرَافِ الْقَادیَانِی" کا مطالعہ فرمایئے جو "فتاویٰ حامدیہ" میں موجود ہے۔

---

(1) فتاویٰ حامدیہ، ص140 ملخصاً، تفسیر مدارک، النسآء، تحت الآیۃ: 157، ص263، 264 (2) پ6، النسآء: 157، 158 (3) فتاویٰ حامدیہ، ص142 ملخصاً (4) خصائصِ کبریٰ، 2/329 (5) وہ ٹیکس جو اسلامی حکومت میں غیر مسلموں سے لیا جاتا تھا۔ (6) بخاری، 2/50، حدیث: 2222 (7) مسلم، ص1201، حدیث: 7373، ابوداؤد، 4/157، حدیث: 4321 (8) مستدرک، 3/489، حدیث: 4218۔

تلفّظ درست کیجئے!

غلط	صحیح
اَمْکان	اِمْکان
اِمْتَحان	اِمْتِحان
اِرْتَکاب	اِرْتِکاب
اِسْتَنْجا/اَسْتَنْجا	اِسْتِنْجا
اَزالَہ	اِزالَہ

(اردو لغت (تاریخی اصول پر) جلد 1)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد افضل نبی کون؟

سوال: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کون سے نبی کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کو۔ (1) (مدنی مذاکرہ، 11 ربیعُ الآخر 1439ھ)

2 نماز میں جیکٹ کے بٹن کھلے ہوں تو؟

سوال: نماز میں جیکٹ یا جرسی وغیرہ کی زِپ یا بٹن کھلے ہوئے ہوں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! ہو جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 3 ربیعُ الآخر 1440ھ)

3 شانِ صدّیقِ اکبر بزبانِ محبوبِ ربِّ اکبر

سوال: کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر بھی ہیں؟

جواب: حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا آسمان کے تاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہوں گی؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں عمر (رضی اللہ عنہ) کی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: (میرے والد حضرت) ابو بکر (صدّیق رضی اللہ عنہ) کی نیکیاں کہاں گئیں؟ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عمر کی ساری نیکیاں ابو بکر کی نیکیوں میں سے (غار والی) ایک نیکی کی طرح ہیں۔ (2)

(مدنی مذاکرہ، 3 ربیعُ الآخر 1440ھ)

4 دوسروں کے موبائل چیک کرنا کیسا؟

سوال: بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کے موبائل چیک کرتے اور میسج (SMS) پڑھتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے بھائی کے خط کو بغیر اجازت دیکھتا ہے گویا وہ آگ میں دیکھتا ہے۔ (3) نیز لوگوں کے موبائلز میں کئی راز ہوتے ہیں گے، جیسے محارِم

کی تصاویر اور ان سے کی گئی پرسنل باتیں وغیرہ جن کا کسی اجنبی کو بِلا اجازتِ شرعی دیکھنا پڑھنا جائز نہیں ہے، جس نے اس طرح کیا ہے تو اسے توبہ کرنی چاہئے۔ اگر آپ کسی کو موبائل دیں تو اسے تاکید کردیں کہ آپ چاہیں تو کال وغیرہ کرلیں مگر اس میں کچھ اور نہ دیکھیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4ربیعُ الآخر 1439ھ)

5 پتھروں میں تاثیر

سوال: کیا پتھروں میں بھی کوئی تاثیر ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں! پتھروں میں بھی تاثیر ہوتی ہے اور اللہ پاک نے ہی ان میں تاثیر رکھی ہے، کیونکہ مؤثرِ حقیقی اللہ کریم ہی کی ذات ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بھی پتھروں کی تاثیر کا ذِکر ملتا ہے، جیسا کہ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عقیق کا نگینہ بہت مبارک ہے، حدیث شریف میں ہے: تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِیْقِ فَاِنَّهٗ مُبَارَكٌ (یعنی عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ وہ مبارک (یعنی برکت والی) ہے)[4] مزید فرماتے ہیں: چاندی[5] کی انگوٹھی (میں) عقیقِ سیاہ کا نگینہ بہت اعلیٰ ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ پیلے یاقُوت کی انگوٹھی طاعون سے محفوظ رکھتی ہے۔ بعض میں ہے کہ عقیق کی انگوٹھی فقیری (یعنی غربت) دُور کرتی ہے۔[6] فیضُ القدیر میں ہے: عقیق کے نگینے والی انگوٹھی پہننے والے کو ہر قسم کی بھلائی ملے گی اور فرشتے اس سے محبت کریں گے۔ اس کے خَواص (یعنی خاصیتوں میں) سے ہے کہ دل جھگڑے کے وقت سُکون میں رہتا ہے اور نکسیر پھوٹنا ختم ہوجاتا ہے۔[7]

(مدنی مذاکرہ، 15ربیعُ الآخر 1440ھ)

6 عشا کی نماز سے پہلے سونا

سوال: اگر کوئی عشا کی نماز سے پہلے سوجائے تو کیا وہ رات میں اٹھ کر کسی بھی وقت نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: عشا کا وقت صبح صادق تک ہوتا ہے اگر صبح صادق سے پہلے پہلے رات کو اٹھ کر کسی بھی وقت نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی، البتّہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اور بغیر کسی شرعی مجبوری کے جماعت چھوڑنا گناہ ہے۔ نیز عشا کی نماز سے پہلے سونے سے منع کیا گیا ہے اور یہ سنّت بھی نہیں ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عشا کی نماز سے پہلے سونے کو ناپسند فرماتے تھے۔[8] یعنی ایسے سونے کو ناپسند فرماتے کہ جس کی وجہ سے جماعت چھوٹ جائے یا نماز قضا ہوجائے۔[9] (مدنی مذاکرہ، 22رجب المرجب 1440ھ)

7 خودکشی کرنے والے کے لئے دُعائے مغفرت کرنا

سوال: کیا خودکشی کرنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرسکتے ہیں؟

جواب: خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی کرسکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 9ربیعُ الآخر 1440ھ)

8 جھوٹ بولنے والے کی نَماز کا حکم

سوال: اگر کوئی شخص جھوٹ بولتا ہو اور نَماز بھی پڑھتا ہو تو کیا اس کی نماز ہوجائے گی؟

جواب: جھوٹ بولنا گناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، اس سے توبہ کرنی ضَروری ہے، البتّہ کوئی جھوٹ بولتا ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہوجائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 10ربیعُ الآخر 1440ھ)

---

(1) منح الروض الازھر، ص336 (2) مشکاۃ المصابیح، جزء4، 2/423، حدیث: 6068، مراٰۃ المناجیح، 8/391 (3) مستدرک للحاکم، 5/384، حدیث: 7779 (4) شعب الایمان، 5/201، حدیث: 6357 (5) جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بِغیر نگینے کی بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چَھلّا یا چاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّا مرد نہیں پہن سکتا۔ (نماز کے احکام، ص444 تا 445) (6) مراٰۃ المناجیح، 6/131 (7) فیض القدیر، 3/235، تحت الحدیث: 3263 (8) بخاری، 1/208، حدیث: 568 (9) عمدۃ القاری، 4/93، تحت الحدیث: 568

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

دَارُالْاِفْتَاء اَهلِسُنَّت

1 دوسرے ملک میں غیر قانونی طور پر رہنا اور کاروبار کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی دوسرے ملک میں غیر قانونی طور پر یعنی چُھپ کر جانا کیسا، نیز کوئی شخص غیر قانونی طریقے سے جاکر وہاں جو کاروبار کر رہا ہے اس کی کمائی جائز ہے یا نہیں؟ سائل: محمد نفیس (سیالکوٹ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غیر قانونی طور پر دوسرے ملک جانا شرعاً ناجائز و گناہ ہے کیونکہ یہ اپنے آپ کو ذلت و رسوائی پر پیش کرنا اور اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا ہے کہ پکڑے جانے کی صورت میں شدید ذلت و رسوائی اٹھانی پڑتی ہے بلکہ بعض اوقات ایسے لوگوں پر دوسرے ملک کی فوج فائرنگ بھی کر دیتی ہے جس سے مرنے والوں کی اطلاعات اخبارات وغیرہ میں آتی رہتی ہیں، اور شریعتِ مطہرہ نے اس کام سے منع فرمایا ہے جو ہلاکت اور ذلت و رسوائی کا باعث ہو۔

جہاں تک کمائی کا تعلق ہے تو اگر وہ کاروبار فی نفسہٖ جائز ہے تو اس کی کمائی بھی جائز اور اگر کاروبار فی نفسہٖ حرام ہے تو اس کی کمائی بھی حرام ہے۔ البتہ وہ کمائی اگرچہ جائز بھی ہو مگر اس میں خیر و برکت کی امید کیسے کی جاسکتی ہے جس کے حصول میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی کی گئی ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــه

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

2 کیا مرچوں سے نظر اتارنا اِسراف ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نظر اتارنے کے لیے منظور (یعنی جس شخص کو نظر لگی ہو اس) پر مرچیں پھیر کر جلائی جاتی ہیں۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ اسراف کے زُمرے میں آئے گا؟ سائل: محمد بلال (لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نظر اتارنے کے لیے منظور (یعنی جس شخص کو نظر لگی ہو اس) پر مرچیں پھیر کر جلانا جائز ہے، کیونکہ عوام میں مشہور ٹوٹکے جو خلافِ شرع نہ ہوں، وہ شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں بھی درست ہوتے ہیں۔ نیز

مرچوں سے نظر اتارنے کا عمل اِسراف کے زمرے میں نہیں آتا کہ یہ عمل انسان کے فائدے کے لیے کیا جاتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام اشیاء انسان کے فائدے کے لیے پیدا کی ہیں، لہٰذا قابلِ اِنْتِفاع اشیاء کو انسان کے نفع کے لیے صَرْف کرنا اِسراف نہیں۔ البتہ یہ یاد رہے کہ ماثورہ دعاؤں سے نظر کا علاج کرنا افضل ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

3 پروڈکٹس کی تشہیر کے لئے اجارہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے ایک کمپنی سے یہ مُعاہَدہ کیا کہ میں اس کی جائز پروڈکٹس کی تشہیر (Advertisement) کروں گا اور اس کے لئے روزانہ مثلاً دوسو ای میل، دوسو میسیجز اور ایک سو واٹس ایپ کروں گا، اور ایڈز (ADS) کے مواد کی مقدار بھی طے کرلی، اور یہ کہ میں اس کی اتنی اُجرت لوں گا۔ کیا میرا یہ اِجارہ کرنا جائز ہے؟ جبکہ مجھے کمپنی کی پروڈکٹس کی تشہیر کے لئے ایڈ تیار کرنے اور پھر مذکورہ ذرائع سے عام کرنے میں میرا وقت اور کچھ رقم بھی صرف ہوتی ہے۔

سائل: محمد شفیق (اقبال ٹاؤن، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جائز چیزوں کا جائز طور پر ایڈ تیار کرنا اور پھر اسے جائز ذرائع سے عام کرنا ایک قابلِ اِجارہ کام ہے۔ لہٰذا سوال میں مذکور آپ کا اِجارہ شرعاً جائز ہے کہ جس میں کمپنی کی جائز پروڈکٹس کی تشہیر کا ایک طے شدہ کام اور اس کی معلوم اُجرت مقرر (Fix) ہے، جبکہ وہ اُجرتِ مِثْل (یعنی جو عام طور پر ایسے کام کی اُجرت ہوتی ہے، اس) سے زائد نہ ہو، اور ایڈ کے مواد (Content) وغیرہ کی بھی ایسی مقدار (Quantity) طے کرلی کہ جس میں کسی طرح کا نزاع نہ ہو۔ جیسا کہ فقہائے کرام نے تحریر و کاغذ وغیرہ کی مقدار طے ہونے کی صورت میں وَثِیقہ نَوِیسی اور مکتوب وغیرہ تحریر کرنے کی اُجرتِ مِثْل جائز قرار دی ہے۔

اِشکال: یہاں یہ بات باعثِ تردّد ہے کہ میسیجز کرنے وغیرہ میں بہت کم مشقت ہے کہ یہ کام اسمارٹ فون یا کمپیوٹر کے ذریعے بیٹھے بٹھائے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اتنی کم مشقت پر اجارہ جائز نہیں ہونا چاہیے۔

جواب: اُجرت کا مدار مشقت پر ہی نہیں بلکہ اس عمل کی اہمیت و ضَرورت اور اس میں کی جانے والی کاریگری پر بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں اگرچہ مشقت کم ہو اس پر اجرت کا استحقاق ہے۔ اسی وجہ سے علّامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں بقدرِ مشقت اجرت کے بجائے اجرتِ مثل مقرر رکھی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

4 مَردوں کا کڑھائی والے کپڑے پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مَردوں کے لیے قمیص کی سامنے والی پٹی، بین، کف اور کالر پر سادہ دھاگے کی معمولی کڑھائی کروانا اور اسی طرح شلوار کے پائنچے پر کچھ کڑھائی کروانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

سائل: محمد خالد حسن مدنی (ضلع پاکپتن شریف)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مَردوں کے لیے قمیص کی سامنے والی پٹی، بین، کف، کالر اور شلوار کے پائنچے پر سادہ دھاگے سے معمولی کڑھائی کروانا شرعاً درست ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فقہائے کرام نے تو ریشم کے اتنے کام کی بھی اجازت دی ہے کہ کسی مقام پر چار انگل سے زائد نہ ہو لیکن سوال کی صراحت کے مطابق یہ کام ریشم کا نہیں بلکہ سادہ دھاگے کا ہے تو اس میں چار انگل کی بھی قید نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد عرفان مدنی	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

گھریلو بجٹ کیوں نہیں بناتے؟

Why don't we make a household Budget?

محمد آصف عطاری مدنی*

انسانی زندگی ضَروریات (Necessities)، سہولیات (Comforts) اور آسائشات (Luxuries) پر مشتمل ہے اور یہ سب چیزیں مفت میں نہیں ملتیں ان کے لئے رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے معاشرے (Society) میں عُموماً چار قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں: **ایک** وہ جو بے حساب کماتے اور بے حساب خرچ کرتے ہیں (ایسے لوگ آگے چل کر معاشی پریشانیوں (Financial Crisis) کا شکار ہوسکتے ہیں)، **دوسرے** وہ جو بے حساب کماتے اور حساب سے خرچ کرتے ہیں، **تیسرے** وہ جو حساب سے کماتے اور حساب سے خرچ کرتے ہیں اور **چوتھے** وہ جو حساب سے کماتے اور بے حساب خرچ کرتے ہیں، اس قسم کے لوگ عُموماً تنخواہ دار ہوتے ہیں جو مالی طور پر پریشان رہتے ہیں جس کا اثر اِن کی گھریلو زندگی پر بھی پڑتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان جھگڑے ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

گھریلو بجٹ بنانا کیوں ضَروری ہے؟ "گزارہ نہیں ہوتا،" "پوری نہیں پڑتی،" "آج کل ہاتھ تنگ ہے" جیسے جملے آپ نے اکثر سُنے ہوں گے۔ بے شک بعض بے چاروں کی آمدنی (Income) ہی اتنی کم ہوتی ہے کہ وہ اپنے اخراجات (Expenses) کتنے ہی کم کرلیں ان کی زندگی کی بنیادی ضَرورتیں ہی پوری نہیں ہوتیں اللہ کریم ان کے حالات بہتر فرمائے، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں کمانا تو آتا ہے خرچ کرنا نہیں آتا۔

یاد رکھئے! خرچ کرنے کے بعد پریشان ہونے سے بہتر ہے کہ خرچ کرنے سے پہلے سوچ لیا جائے، اس لئے اگر ہم آمدنی اور خرچ میں توازُن (Balance) قائم کرنے کے لئے گھریلو بجٹ بنالیں تو کئی ٹینشنوں سے بچ جائیں گے۔

گھریلو بجٹ بنانے کی احتیاطیں: بجٹ بنانے سے پہلے چند باتوں کا ضَرور خیال رکھئے: ❁ فُضول خرچی سے پرہیز کیجئے، غیر ضروری اخراجات کو گھریلو بجٹ کا حصّہ نہ بنائیے ❁ گناہوں کے کاموں مثلاً سینما ہال وغیرہ کی ٹکٹوں اور فلمیں گانے وغیرہ سننے دیکھنے کے لئے مہنگے ساؤنڈ سسٹم اور ایل سی ڈیز (LCDs) وغیرہ پر خرچ نہ کیجئے ❁ رقم ایک شخص کے پاس جمع ہو اور وہی اخراجات کے لئے رقم ادا کرے اور وہی آمدنی اور اخراجات کا تحریری حساب بھی رکھے ❁ جس کام کے لئے گھریلو بجٹ میں جتنی رقم خاص (Fix) کی گئی ہے اس سے زیادہ

* چیف ایڈیٹر
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

خرچ نہ کی جائے ✿ جہاں جہاں بچت(Saving) ممکن ہو کر لی جائے، جتنی بچت زیادہ اُتنی پریشانی کم۔

گھریلو بجٹ بنانے کا طریقہ: اپنے ماہانہ گھریلو بجٹ کو 10 حصّوں میں تقسیم کر لیجئے (ہر ایک اپنے رَہن سَہن(Lifestyle) کے مطابق اس میں کمی یا اضافہ بھی کر سکتا ہے):

① **راشن:** اس میں آٹا، چاول، گھی، کوکنگ آئل، چینی، چائے کی پتی، دالیں، سبزیاں، پھل، گوشت، نمک، مِرچ، مسالے، دودھ وغیرہ شامل ہیں ② **صفائی ستھرائی:** اس میں گھر، لباس، بدن اور برتنوں کی صفائی کے لئے استعمال ہونے والی اشیاء مثلاً صابن، سرف، شیمپو، فنائل، ٹوتھ پیسٹ، مسواک جیسی چیزیں شامل ہیں۔ ③ **یوٹیلٹی بلز(Utility Bills):** مثلاً بجلی، گیس، پانی، کیبل، انٹرنیٹ، موبائل کارڈ لوڈ(Load) کروانا وغیرہ ④ **کرایہ(Rent):** جیسے مکان کا کرایہ، دفتر یا کسی کے گھر جانے کے لئے بس یا ٹیکسی، رکشے کا کرایہ وغیرہ، کمیٹی (یعنی بیسی)ڈالی ہو تو اس کی ادائیگی، قرض (Loan) لیا ہو تو اس کی ادائیگی، اگر اپنی بائیک یا کار ہے تو اس کے پیٹرول اور سروس وغیرہ کا خرچہ ⑤ **علاج(Medical Treatment):** بیماری کی صورت میں ڈاکٹر کی فیس اور دوائی کی قیمت وغیرہ ⑥ **تعلیم(Education):** اسکول کالج وغیرہ کی فیس، اسکول وین(Van) کی فیس، کتابوں، کاپیوں اور اسٹیشنری پر آنے والے اخراجات اور بچّوں کا جیب خرچ(Pocket Money) اور روزانہ کا اسکول لنچ ⑦ **گھریلو سامان کی مَرَمّت یا تبدیلی:** جیسے فریج، واشنگ مشین، گیس کے چولہے وغیرہ میں خرابی کی صورت میں مَرَمّت (Repairing) کا خرچہ کرنا یا پُرانا سامان استعمال کے قابل نہ ہونے کی صورت میں نیا خریدنا ⑧ **راہِ خدا میں خرچ کرنا:** کسی ضَرورت مند کی مدد کرنا، بھوکے غریب کو کھانا کھلانا یا مسجد و مَدْرَسہ میں فنڈ دینا وغیرہ ⑨ **غیر متوقع اَخراجات (Unexpected Expenses):** مثلاً اچانک مہمان آگئے یا کسی شادی وغیرہ میں شرکت کرنا پڑی یا کوئی چیز گم ہو گئی، موبائل یا بائیک وغیرہ چِھن گئی یا چوری ہو گئی ⑩ **طویلُ المدّت خرچے (Long Term Expenses):** مستقبل میں کوئی شے مثلاً فریج، واشنگ مشین، فرنیچر، بائیک یا زمین وغیرہ خریدنے کا ارادہ ہو تو اَخراجات کے بعد بچ جانے والی رقم محفوظ کر لینا۔

کس پر کتنا خرچ کرنا ہے؟ اس کے لئے مشورہ ہے کہ سب سے پہلے یہ حساب لگالیں کہ آپ اُوپر بیان ہونے والی چیزوں پر اپنے گھر میں کتنا خرچ کرتے ہیں اور کہاں کہاں کٹوتی (یعنی کم کرنے) کی گُنجائش ہے؟ اس کے مطابق اپنے ماہانہ خرچ کا حساب کر لیں پھر اپنے گھر کا بجٹ نیچے دیئے گئے فرضی گھریلو بجٹ کے مطابق بنالیں (آپ چاہیں تو فیصدی رقم کی جگہ اصل رقم بھی لکھ سکتے ہیں مثلاً آپ کے یوٹیلٹی بلز کا خرچ دس ہزار ہے تو بجٹ ٹیبل میں یہی لکھ دیجئے):

گھریلو بجٹ کا ٹیبل

مد	فی صد
راشن	40فی صد
صفائی ستھرائی	05فی صد
یوٹیلٹی بلز	10فی صد
کرایہ	12فی صد
علاج	05فی صد
تعلیم	10فی صد
مَرَمّت یا تبدیلی	03فی صد
راہِ خدا میں خرچ	05فی صد
غیر متوقع اخراجات	05فی صد
طویلُ المدت خرچ	05فی صد

اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ گھریلو اخراجات کا اس طرح جائزہ لینے اور بجٹ بنانے سے فضول خرچی سے بھی جان چھوٹے گی اور بِلاوجہ کسی کے آگے سوال بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ اللہ پاک ہمیں آسانی اور عافیت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیسا ہونا چاہئے؟

مؤمن کی شان

(پانچویں اور آخری قسط)

راشد علی عطاری مَدَنی*

گزشتہ سے پیوستہ

توبۃُ النّصوح: اللہ کریم ہمارا خالق، مالک اور ربّ ہے، اگر کبھی کوئی گناہ ہوجائے تو مسلمان کو چاہئے کہ فوراً پکّی توبہ کرتے ہوئے اللہ کریم کی بارگاہ میں رُجوع لائے، وہ غفور و رحیم ہے، سچّی اور پکّی توبہ کرنے والوں کو داخلۂ جنّت اور گناہوں کی معافی کی خوش خبری دی گئی ہے، فرمانِ الٰہی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔ (1)

اہلِ خانہ کو آگ سے بچاؤ: مسلمان پر اپنے ساتھ ساتھ اپنے اہلِ خانہ کی اصلاح کی بھی ذمّہ داری عائد ہے، مسلمان کو چاہئے کہ دین و دنیا کے ہر معاملے میں حسبِ استطاعت خود کو، اپنے بچّوں اور ماتحتوں (Subordinates) کو شریعت کی خلاف ورزی سے روکے۔ والدین اور سرپرست جس طرح اپنی اولاد کی جسمانی بیماری اور دنیوی نقصان کے بارے میں فکْرمند ہوتے ہیں، اور ہر ممکن کوشش کرکے انہیں پریشانیوں سے بچاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ضَروری ہے کہ انہیں اللہ و رسول کا فرمانبردار بناکر جہنّم کی آگ سے بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ(۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرّے فرشتے مقرّر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ (2)

مال و اولاد یادِ الٰہی میں رکاوٹ نہ بنیں: رزقِ حلال کمانا، اولاد کی اچّھی تربیت کرنا اور بیوی بچّوں کو سہولیات (Facilities) دینا کوئی بُرا کام نہیں بلکہ شریعت کا حکم ہے لیکن مسلمان کو اس بات کا ہر صورت خیال رکھنا چاہئے کہ مال اور اولاد کی محبّت میں اللہ کریم اور رسولِ رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکام کی خلاف ورزی ہر گز نہ ہو اور نہ ہی فرائض و واجبات بالخصوص فرض نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر و کوتاہی ہونی چاہئے۔ فرمانِ ربِّ کریم ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ-وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ(۹)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ (3)

جمعہ کی پہلی اذان: جُمُعہ کا دن سب دنوں کا سردار اور یومِ عید ہے اور نمازِ جمعہ کی دینِ اسلام میں بہت اہمیت ہے، قراٰنِ کریم میں اس کے احکام بیان ہوئے ہیں، چنانچہ مسلمان کو چاہئے کہ جیسے ہی نمازِ جمعہ کے لئے پہلی اذان دی جائے فوراً کام، تجارت، لَین دَین موقوف کرکے مسجد کی جانب چل پڑے، اللہ کریم کا حکم ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَؕ-ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۹)﴾

* ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔[4]

دینِ خدا کی مدد کرو: دینِ اسلام اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے اور ہمارا مسلمان ہونا اللہ کی طرف سے ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ کریم نے ہمیں دینِ اسلام کی مدد کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہے قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو دینِ خدا کے مددگار ہو۔[5]

علم پر عمل بھی کرو: دینِ اسلام قول و فعل کی یکسانیت کی تعلیم دیتا ہے، مسلمان کو چاہئے کہ قراٰن و حدیث کی جو تعلیمات دوسروں کو بتائے خود بھی اس پر عمل کرے فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲)﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔[6]

کل کے دن کے لئے کیا بھیجا: آخرت پر ایمان لانا دینِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، قراٰنِ کریم میں بے شمار مقامات پر اس کا بیان ہے، قِیامت کے دن ہر انسان کو اپنے کئے کا حساب دینا ہو گا، انسان کا کیا ہوا ہر عمل کل یعنی قِیامت کے دن کے لئے ذخیرہ ہوتا ہے، اچھے اعمال کی جزا اور بُرے کی سزا ملے گی، اس لئے مسلمان کو چاہئے کہ اپنی آخرت کی بہت زیادہ فِکر کرے قراٰنِ کریم میں ارشادِ الٰہی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (۱۸)﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[7]

اچھی اور بُری مُشاوَرت: اچھائی، نیکی اور تقویٰ پرہیز گاری کے کاموں میں مشورہ کرنا بہت اچھی بات ہے اور کرنا بھی چاہئے لیکن بُرائی، گناہ اور اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی والے کاموں کا باہم مشورہ کرنا اور منصوبے بنانا بہت ہی سخت اور ناجائز اِقدام ہے، ایک مسلمان کو کبھی بھی ایسی منصوبہ سازی نہیں کرنی چاہئے، فرمانِ ربِّ کریم ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰىؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ (۹)﴾ ترجمۂ کنزُ العِرفان: اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور پرہیز گاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔[8]

مَحبّتیں تباہ کرنے والے کام: کسی بھی معاشرے، گھرانے، خاندان یا دوستوں، رشتہ داروں میں نفرت، اختلافات اور بدامنی پیدا کرنے میں بدگُمانی، عیب جوئی، غیبت، الزام تراشی، بُرے القابات اور مذاق مسخری وغیرہ کا بہت بڑا کردار ہے۔ ایک مسلمان کو چاہئے کہ ان نحوست والے اعمال سے ہمیشہ دُور رہے، اللہ کریم فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (۱۲)﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈھو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔[9]

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۱۱)﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو نہ مرد مَردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔[10]

---

(1) پ28، التحریم:8 (2) پ28، التحریم:6 (3) پ28، المنٰفقون:9 (4) پ28، الجمعۃ:9 (5) پ28، الصف:14 (6) پ28، الصف:2 (7) پ28، الحشر:18 (8) پ28، المجادلۃ:9 (9) پ26، الحجرات:12 (10) پ26، الحجرات:11۔

اُمتیوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 2 خُصوصی فضائل

1 اُمّت کے اعمال پیش ہوتے ہیں: ہر روز صبح اور شام اُمّت کے تمام اعمال سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اُمّت کے نیک اعمال پر آپ اللہ پاک کا شُکر ادا کرتے جبکہ بُرے اعمال پر بخشش طَلَب فرماتے ہیں۔[1]

حیات اور ظاہری وِصال دونوں میں خیر: سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جینا تمہارے لئے بہتر ہے، تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور ہم تم سے تمہارے فائدے کی باتیں کرتے ہیں۔ جب میں انتقال فرماؤں گا تو میری وفات تمہارے لئے بہتر ہو گی۔ تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے، اگر نیکی دیکھوں گا تو اللہ پاک کی حمد کروں گا اور بُرائی پاؤں گا تو تمہارے لئے اللہ کریم سے مغفِرت طلب کروں گا۔[2]

ہر اُمّتی کے حال سے آقا ہیں باخبر: امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صرف دُرود و سلام ہی نہیں بلکہ اُمّت کے تمام اَقوال و اَفعال و اَعمال روزانہ دو وقت سرکارِ عرش وقار، حضور سیّدُ الْاَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم (کی خدمت) میں عرض (یعنی پیش) کئے جاتے ہیں۔ احادیثِ کثیرہ میں تصریح ہے کہ مُطلقاً اعمالِ حَسَنَہ و سَیِّئَہ (یعنی ہر طرح کے اچھے اور بُرے عمل) سب حُضورِ اَقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یونہی تمام انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام اور والدین و اَعِزّاء و اَقارِب سب پر عَرضِ اعمال (یعنی اعمال کی پیشی) ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رِسالہ "سَلْطَنَۃُ الْمُصْطَفٰی فِیْ مَلَکُوْتِ کُلِّ الْوَرٰی" میں وہ سب حدیثیں جمع کیں، یہاں اسی قدر بس (یعنی کافی) ہے کہ امامِ اَجَل عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی: لَیْسَ مِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَتُعْرَضُ عَلَی النَّبِی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اَعْمَالُ اُمَّتِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیّاً فَیَعْرِفُھُمْ بِسِیْمَاھُمْ وَاَعْمَالِھِمْ یعنی کوئی دن ایسا

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

نہیں جس میں نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ان کی اُمّت کے اعمال صبح و شام دو دفعہ پیش نہ ہوتے ہوں، تو حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم انہیں ان کی نشانی صورت سے بھی پہچانتے ہیں اور ان کے اعمال سے بھی، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم۔ (3)

فقیر غَفَرَ اللہُ تَعَالٰی لَہٗ بِتَوْفِیقِ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مسئلے میں ایک کتابِ مَبسُوط (یعنی تفصیلی کتاب) لکھ سکتا ہے مگر مُنْصِف (یعنی انصاف کرنے والے) کے لئے اسی قدر وافی، اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔ (4)

ہفتے میں کتنی مرتبہ اعمال پیش ہوتے ہیں؟ اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اُمّت کے اعمال کی پیشی روزانہ صبح و شام ہونے کے علاوہ ہر پیر، جمعرات اور جمعہ کے دن بھی ہوتی ہے جس کا تذکرہ مختلف روایات میں موجود ہے۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بارگاہِ حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں اعمالِ اُمّت کی پیشی روزانہ ہر صبح و شام کو الگ ہوتی ہے پھر ہر دو شَنبہ (یعنی پیر) اور پنج شَنبہ (یعنی جمعرات) کو جُدا، پھر ہر جمعہ کو ہفتہ بھر کے اعمال کی پیشی جُدا۔ (5)

سیہ ہیں نامۂ اعمال اپنے گرچہ اے زاہد
مگر کافی ہے دُھلنے کے لئے چھینٹا محمد کا (6)

2 حق ہی فرمایا کرتے: سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراضی اور خوشی ہر حالت میں صِرف حق بات ہی فرماتے۔ (7)

مجھ سے سُنی ہوئی ہر بات لکھ لو: حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جو بات بھی سنتا اُسے لکھ لیتا تاکہ اُسے یاد کرسکوں۔ قریش نے مجھے اس سے منع کیا اور کہا: کیا تم جو بات سنتے ہو لکھ لیتے ہو؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انسان ہیں، ناراضی اور خوشی دونوں حالتوں میں کلام کرتے ہیں۔ (یہ سُن کر) میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر جب میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے مبارک انگلی سے اپنے مقدس منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: اُكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ یعنی (مجھ سے سُنی ہوئی ہر بات) لکھ لو! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اِس (یعنی میرے منہ) سے صِرف حق ہی نکلتا ہے۔ (8)

وہ دَہَن جس کی ہر بات وَحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام (9)

کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے: اللہ کریم کا فرمانِ عظیم ہے: ﴿وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىۙ(۴)﴾ تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے۔ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔ (10) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت "تفسیر نورُالعرفان" میں فرماتے ہیں: قرآن و حدیث سب وحیِ الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوا، البتہ قرآن ظاہری وحی ہے اور حدیث خَفی (یعنی پوشیدہ وحی ہے)۔ شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ حق و صحیح ہے کہ حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی ہر بات وحیِ خدا ہے خواہ یہ ظاہری ہو یا باطنی، اس لیے کہ آیتِ کریمہ ﴿وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰىۙ(۴)﴾ کا یہی مَفاد ہے کہ حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم بغیر وحی کے کوئی بات نہیں فرماتے۔ (11) مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہوا سے پاک جس کی ذاتِ قُدسی
وہ جس کی بات بھی وَحیِ خدا ہے
نہیں کہتے ہوائے نفس سے کچھ
جو فرمائیں وہی وحیِ خدا ہے (12)

---

(1) زرقانی علی المواھب، 7/373، انموذج اللبیب، ص230 (2) مسند بزار، 5/308، حدیث: 1925 (3) مواھب لدنیہ، 2/314 (4) فتاویٰ رضویہ، 29/521، 568 (5) فتاویٰ رضویہ، 29/522 (6) قبالۂ بخشش، ص31 (7) انموذج اللبیب، ص200 (8) ابوداؤد، 3/445، حدیث: 3646 (9) حدائقِ بخشش، ص302 (10) پ27، النجم: 3، 4 (11) فتاویٰ شارحِ بخاری، 1/371 (12) سامانِ بخشش، ص200

ترقی! مگر کیسے؟
How to make Progress?

ابو رجب عطاری مدنی*

استاذ صاحب (Teacher) نے وائٹ بورڈ پر ایک لائن کھینچی اور طَلَبہ (Students) سے پوچھنے لگے: آپ میں سے کون اس لائن کو چُھوئے اور مٹائے بغیر چھوٹا کر سکتا ہے؟ ایک طالبِ عِلم نے فوراً عرض کی: اس لکیر کو چھوٹا کرنے کے لئے کچھ حصّہ مٹانا پڑے گا اور آپ چُھونے اور مٹانے سے منع کر رہے ہیں، یہ چھوٹی نہیں ہو سکتی۔ استاذ صاحب نے دیگر طَلَبہ کی طرف سُوالیہ نظروں سے دیکھا تو انہوں نے بھی سر ہلا کر تائید کر دی۔ اب استاذ صاحب نے ایک بڑی لائن اس لائن کے برابر میں کھینچ دی اور بولے: اب بتاؤ! پہلی لائن چھوٹی ہوئی یا نہیں؟ حالانکہ میں نے اسے چُھوا تک نہیں اور نہ ہی مٹایا ہے! طَلَبہ کہنے لگے: یہ تو کمال ہو گیا!

استاذ صاحب نے مارکر ٹیبل پر رکھا اور بولنا شروع کیا: آج ہم نے کتابِ زندگی کا بڑا اہم سبق (Lesson) سیکھا ہے کہ کس طرح دوسروں کو نقصان پہنچائے بغیر ان سے آگے نکلا جا سکتا ہے، ان کو ڈی گریڈ کئے بغیر زیادہ عزت کمائی جا سکتی ہے؟ دَرَاَصْل! دوسروں سے آگے بڑھنے کی خواہش انسان کی نفسیات میں شامل ہے چاہے وہ کسی بھی شعبے اور طَبقے سے تعلّق رکھتا ہو! وہ اسٹوڈنٹ ہو، تاجر ہو، ملازم ہو، کھلاڑی ہو، ڈاکٹر ہو، وکیل ہو، پروفیسر ہو، رائٹر ہو یا کوئی اور! لیکن اگر وہ اپنی ترقی کے لئے اپنا قد بڑھانے کے بجائے دوسروں کی ٹانگیں کاٹ کر انہیں چھوٹا بنانے کی کوشش کرتا ہے تو یہ نیگیٹو اپروچ ہے، جبکہ پازیٹو اپروچ یہ ہے کہ اپنی مہارت، خصوصیت اور کارکردگی کو بہتر کیا جائے، اس طرح آپ کسی کی قدر کم کئے بغیر فتح کی منزل (وکٹری اسٹینڈ) تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن افسوس! یہ ہمارا معاشرتی اَلْمِیَہ (Social Disaster) ہے کہ جیتنے کے لئے پہلا طریقہ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً ◆ تاجر اپنی تجارت چمکانے کے لئے دوسرے تاجر کی ساکھ اور شُہرت خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے ◆ ملازم پروموشن پانے کے لئے اپنے مدِّ مُقابل (Competitor) کو بدنام کرتا ہے یا اسے نوکری سے ہی نکلوانے کی کوشش کرتا ہے ◆ طالبِ عِلم امتحانات (Examinations) میں پوزیشن پانے کے لئے دوسرے کا رزلٹ خراب کرنے کے لئے اس کا وقت برباد کرتا ہے یا اس کے نوٹس وغیرہ غائب کر دیتا ہے ◆ ایک ڈاکٹر دوسرے ڈاکٹروں کو نااہل (Incompetent) اور نِکمّا ثابت کر کے اپنا کلینک چمکانے کی کوشش کرتا ہے ◆ نعت خواں اپنا قد کاٹھ بڑھانے کے لئے دوسرے نعت خوانوں کی راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اس نیگیٹو اپروچ کا ایک نقصان تو یہ ہو سکتا ہے کہ جو گڑھا اس شخص نے کسی کے لئے کھودا اس میں خود جا گرے اور اسے لینے کے دینے پڑ جائیں۔ دوسرا نقصان یہ کہ کسی کی پوزیشن ڈاؤن کرنے کے لئے اس پر جھوٹے الزامات لگائے، اس کے عیب اُچھالے، اس کی غیبتیں کیں، دل آزاری کی تو گناہوں کا انبار اعمال نامے میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کا سازشیں کرنے والے کو احساس تک نہیں ہوتا، اس کے سر پر تو فقط دوسرے کو ہرانے کا بُھوت سوار ہوتا ہے! گناہوں کا احساس ہی نہ ہو تو توبہ کا ذہن کیسے بنے گا؟ آخِرت کے عذابات سے یہ شخص کیونکر بچ سکے گا؟

اگلا پیریڈ شروع ہو چکا تھا، کلاس رُوم سے رخصت ہونے سے پہلے استاذ صاحب نے تاکید کی: پیارے طَلَبہ! زندگی میں ترقی پانے کے لئے کبھی بھی منفی طریقہ نہ اپنائیے گا۔ اللہ پاک ہمیں اپنی ناراضی والے کاموں سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین
The Blessed quotes of the pious predecessors

باتوں سے خوشبو آئے

نِصفِ عقل، نِصفِ علم اور نِصفِ زندگی

لوگوں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنا نِصف (یعنی آدھی) عَقْل ہے، اچھا سُوال کرنا نِصف عِلْم ہے جبکہ اچھی تدبیر اختیار کرنا نصف زندگی ہے۔

(اِرشادِ حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ)(منبہات، ص9)

عِلْم پر عمل کی اہمیت

اگر میں اپنے عِلْم پر عمل کروں تو سب سے بڑا عالِم ہوں اور اگر عمل نہ کروں تو دنیا میں مجھ سے بڑھ کر کوئی جاہل نہیں ہے۔ (اِرشادِ حضرت سیّدُنا سفیان بن عُیَینَہ رحمۃ اللہ علیہ)

(الجامع لاخلاقِ الرّاوی، ص57)

اُس کے لئے خوش خبری ہے

اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جس نے دنیا کو چھوڑ دیا اس سے پہلے کہ دنیا اسے چھوڑے۔

(اِرشادِ حضرت سیّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ)(منبہات، ص15)

کسی کی بات توجہ سے سننا

کوئی نوجوان حدیث بیان کرتا ہے تو میں اُسے توجہ سے سنتا ہوں جیسے پہلے نہ سنی ہو حالانکہ میں اس کے پیدا ہونے سے پہلے وہ حدیث سُن چکا ہوتا ہوں۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا عطا رحمۃ اللہ علیہ)(الجامع لاخلاقِ الرّاوی، ص134)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

دینی مُعاملے میں جُھوٹ بولنا

کِذْب فِی الدُّنیا (یعنی دنیا کے معاملے میں جھوٹ) سے کِذْب فِی الدِّین (یعنی دینی معاملے میں جھوٹ) سخت تَر ہے۔(فتاویٰ رضویہ،22/489)

سیّدوں کو خوش کرنے کی فضیلت

ساداتِ کرام کی خوشی میں کہ حدِّ شرع کے اندر ہو حُضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی رضا ہے اور حُضور کی رضا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا۔(فتاویٰ رضویہ،22/421)

نَشے کی حُرمت

نَشہ ہمیشہ ہر شریعت میں حرام رہا ہے۔(فتاویٰ رضویہ،25/204)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

ایصالِ ثواب کا پیارا انداز

جب بھی کسی کو ایصالِ ثواب کریں تو سب سے پہلے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایصالِ ثواب کیجئے پھر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے جس کو آپ ایصالِ ثواب کرنا چاہتے ہیں اُن کو کیجئے۔(مدنی مذاکرہ، یکم محرم الحرام1441ھ)

مُعاشرے کا سب سے عَقْل مند طَبقہ

اے عاشقانِ رسول! معاشرے (Society) کا سب سے مُعَزَّز (Respectable) اور عَقْل مند (Intelligent) طَبقہ عُلَمائے کرام کا ہے۔ علمائے کرام پر تنقید نہیں بلکہ ان کا اَدَب و احترام کیجئے۔ (مدنی مذاکرہ،2محرم الحرام1441ھ)

عزّت کا مُحافِظ

(افسوس!) آج مسلمان سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے ایک دوسرے کو رُسوا کررہے ہیں جبکہ اِسلام نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کی عزّت کا مُحافِظ بنایا ہے۔

(مدنی مذاکرہ،5محرم الحرام1441ھ)

کیا علماء نے دین کو مشکل بنایا ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

(تیسری اور آخری قسط)

پچھلے مضمون میں اسی سوال کا جواب دیا گیا تھا اور اِس مضمون میں اسی کی تکمیل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ تھا کہ دین علماء نے مشکل نہیں کیا بلکہ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ دین ہے جسے ہر مسلمان کو دل و جان سے ماننا ہی ہوگا اب یہ کام اعتراض کرنے والوں کا ہے کہ وہ ہمیں بیان کریں کہ وہ کون سے کام ہیں جنہیں علماء نے مشکل بنایا ہے۔

ہم نے عبادات کی مثال دی تھی کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج تو اللہ کی طرف سے فرض کئے گئے ہیں اگر دل مانے تو کرنا اور دل نہ مانے تو بھی کرنا ہی ہے۔

اب آیئے ذرا دیگر احکام کی طرف۔ اِس وقت دنیا کا معاشی نظام سُودی معیشت پر مبنی ہے، بینُ الاقوامی، قومی اور نجی مالی معاملات میں سُود کا عمل دخل ہے اور علماء اس کی حرمت وشناعت و قباحت پر وقتاً فوقتاً کلام کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہ سب کلام اُن کا اپنی طرف سے نہیں اور نہ ہی انہوں نے سُود کو خود سے حرام کیا ہے بلکہ سُود کی حرمت قرآن نے بیان کی ہے اور ایک دو آیتوں میں نہیں، بہت سی آیات میں اور ایک دو حدیثوں میں نہیں بلکہ درجنوں احادیث میں بیان ہوئی ہے۔ اب اگر کسی کو سود کی لَت لگی ہے یا اُس کی نظر میں گویا نظامِ کائنات ہی سود پر چل رہا ہے تو وہ جو مرضی سمجھے لیکن مسلمان ہونے کے ناطے اسے سود سے بچنا فرض ہے اور سود کی حرمت اِدھر اُدھر نہیں ہوسکتی اور اب اگر اِس حکم میں کسی کو مشکل یا بہت مشکل یا بہت ہی مشکل نظر آتی ہے تو اسے یہی عرض ہے کہ جنابِ عالی سُود کو ربُّ العالمین نے حرام کیا اور رحمۃٌ لِّلعالمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے بار بار بیان کیا ہے۔ یہ علماء کی کوئی ذاتی خواہش و ایجاد نہیں ہے، لہٰذا غریب ہو یا امیر، ریڑھی والا ہو یا بزنس مین، کسی بینک کا سربراہ ہو یا بڑی بڑی انشورنس کمپنیوں کا مالک ہر ایک کو اس کی حرمت پر یقین رکھتے ہوئے اس سے ہر حال میں بچنا ہی پڑے گا۔

یونہی کوئی سمجھتا ہے کہ سرکاری دفتروں میں فائل کو پہیے لگانے پڑتے ہیں یعنی فائل کے ساتھ رشوت کے پیسے دینے پڑتے ہیں اور اس کے بغیر کام نہیں ہوتا تو علماء اسے حرام ہی کہیں گے کیونکہ باطل طریقے سے مال کھانے کو قرآن نے حرام قرار دیا اور رشوت لینے دینے والے کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنمی قرار دیا۔ اب اگر کسی کو رشوت کے بغیر کام کرنے یا کرانے میں مشکل لگتی ہے اور رشوت کی حرمت اُس پر دشوار ہے یا جو بھی ہے لیکن بہر حال یہی طے ہے کہ یہ سختی و مشکل علماء نے تیار نہیں کی بلکہ خداوندِ عالم نے نظامِ عالم کی صلاح و فلاح کے لئے یہ بہترین احکام دیئے ہیں۔

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/
* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

اسلام میں عقائد و معاملات کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کا بھی ایک پورا باب ہے جن میں حسنِ اخلاق، صبر، شکر، توکل اور صلہ رحمی وغیرہ چیزیں ہیں جن کا قرآن وحدیث میں کئی جگہ تذکرہ موجود ہے مثلاً لوگوں کو معاف کیا کرو، صبر سے کام لو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، مسلمان اللہ کا شکر بجالائیں اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور ان سے اچھے انداز میں گفتگو کریں۔ اخلاقیات کے باب پر تو شاید کسی کو اتنا کلام نہ ہو کہ اچھے اخلاق اپنانے کی دعوت تو سبھی دیتے ہیں لیکن عمومی اخلاقیات اور اسلامی اخلاقیات میں فرق ہے مثلاً اپنی ذات کی خاطر غصہ کرنے سے تو دونوں طرح کی اخلاقیات میں منع کیا جاتا ہے لیکن اس سے آگے عمومی اخلاقیات ملک و وطن کی خاطر غصہ کرنے کی تو اجازت دیتی ہے لیکن خدا و رسول کی خاطر اور دین کے لئے غصہ کرنے کی ہر گز اجازت نہیں دیتی اور یہی بھاشن سیکولر اور لبرل لوگ دیتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اسلامی اخلاقیات ہمیں اللہ و رسول کی خاطر غصہ کرنے کی اجازت بلکہ حکم دیتی ہے جیسے اگر مَعَاذَ اللہ ان ہستیوں کی گستاخی کی جائے تو غصہ کرنا تقاضائے ایمان ہے اور ایسی جگہ رواداری یا اس کے بھاشن غیرتِ ایمانی کے منافی ہیں۔ یونہی خدا و رسول کے منکروں کو سخت ناپسند کرنا اور خدا کے احکام کی پامالی پر کم از کم دل میں برا جاننا اسلامی اخلاقیات ہے۔ یہ اخلاقیات قرآن و احادیث میں جگہ جگہ بیان کی گئی ہیں۔ اب سیکولر، لبرل لوگ اس پر جتنا مرضی منہ بگاڑیں، اعتراض کریں، مشکل کہیں بلکہ مَعَاذَ اللہ بداخلاقی کہیں اور سارا الزام اٹھا کر علماء پر ڈال دیں، بہرحال یہ معلوم ہے کہ یہ احکام علماء نے نہیں بنائے بلکہ قرآن و احادیث میں موجود ہیں۔ جو چاہے وہ اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہ کے عنوان کے تحت آیات و احادیث دیکھ لے۔

اوپر بیان کردہ سود اور ایمانی غیرت وہ احکام ہیں جن کا الزام عموماً دین سے دور لوگ علماء پر ڈال دیتے ہیں اور اس کے علاوہ سیکولر، لبرل لوگوں کو جس مسئلے کا زیادہ غم لگا ہوا ہے وہ پردے کا مسئلہ ہے۔ انہیں علماء کا عورتوں کو پردے کی ترغیب دینا بہت تکلیف دیتا ہے۔ ان افراد کے لئے عورت کا پردہ صرف ایک چادر نہیں بلکہ اپنی شیطانی خواہشات کے لئے تنگ کفن محسوس ہوتا ہے یا بالفاظ دیگر خواہشات کے لذیذ کباب میں حیا کی ہڈی محسوس ہوتا ہے حالانکہ پردہ خواہشات کے اِس ناپاک زہریلے کباب سے روکنے کا ذریعہ ہے۔ بہرحال اسی پردے اور حیا کے لباس کو تار تار کرنے کے لئے کبھی عورت کی آزادی کے نام پر، کبھی عورت کی نوکری کے نام پر اور کبھی دوسرے حیلوں سے پردے کی دھجیاں اڑانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ خود قرآنِ پاک حیا اور پردے کو کھول کھول کر بیان فرماتا ہے کہ مسلمان مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور مسلمان عورتیں بھی نظریں نیچی رکھیں اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ اب اگر کسی کا دل مانے یا نہ مانے پردہ تو کرنا ہی ہوگا اور وہ بات بھی یہاں یاد رکھیں کہ یہ احکام علماء کے خود ساختہ نہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے ہیں۔

ایک اور چیز ہے جس پر علماء کا کلام دین بیزار لوگوں کے لئے غم و غصہ کا باعث بنتا ہے اور وہ ہے ناچ، گانا، ٹھمکے، مجرے، جسے آج کی شیطانی زینت کے الفاظ میں لپیٹ کر موسیقی، ڈانس، شامِ موسیقی، روح کے نغمے، جشنِ طرب، فن کار، کلاکار اور نجانے کیا کیا کہا جاتا ہے۔ اسے بھی علماء ناجائز و حرام کہتے ہیں لیکن اپنی طرف سے نہیں بلکہ قرآن و حدیث اور پوری امت کے اتفاق و اجماع سے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ علماء پر تبرا کر کے حرام کام، حلال نہیں ہو جائیں گے۔ اس لئے خدا سے ڈریں اور حیلے بہانے کر کے گناہ کرنے کی بجائے اللہ و رسول کے احکامات کی طرف آجائیں اور علمائے کرام کی رہنمائی میں زندگی گزاریں۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خوشیاں بانٹئے

محمد منعم عطاری مدنی*

دینِ اسلام ایک امن پسند، سچّا، پیارا اور کامل دین ہے۔ اس کی تمام تعلیمات انسانی فطرت (Human Nature) کے بھی مطابق ہیں اور ایک کامل اور بہترین معاشرہ بنانے کی بھی ضامن ہیں۔ انہی تعلیمات میں سے ایک دل جوئی ہے۔ دِل جُوئی ایک ایسا وصف ہے جو نہ صرف نظامِ حیات کی بقا کا باعث ہے بلکہ ایک خوشگوار زندگی کا بھی سبب ہے۔ دِل جُوئی ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو اخلاقِ حَسَنہ کا خُوگر اور اَقدارِ عالیہ کا پیکر بناتی ہے۔ دِل جُوئی ایک ایسی عادت ہے جس سے انسان لوگوں کے دِلوں پر حکومت کرسکتا ہے، اس لئے اسلام نے ہمیں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے اور ان کے دُکھ درد میں شریک ہو کر ان کی دل جُوئی کرنے کی بار بار ترغیب دی ہے۔ **دِل جُوئی کا معنیٰ:** دل جوئی، دلداری، غم خواری، غم گُساری، یہ تمام الفاظ ہم معنیٰ ہیں، ان سب کا خلاصہ ہے دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خُوشی پہنچانا، ان کے دِلوں میں خُوشی داخل کرنا وغیرہ۔ **دِل جُوئی پر 3 فرامینِ مصطفےٰ:** (1) اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔[1] (2) بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔[2] (3) جس نے کسی مسلمان کو خوش کیا اس نے اللہ کو راضی کیا۔[3]

حکایت اور درس: امامِ حَسَن رضی اللہ عنہ کچھ مَساکین کے پاس سے گُزرے جو زمین پر بِکھرے ہوئے روٹی کے بچے کُھچے ٹکڑے کھا رہے تھے انہوں نے آپ سے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کھانا کھائیے! آپ نے اُن کے ساتھ کچھ کھایا۔ جاتے ہوئے اُنہیں سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری دَعوت قبول کی، تم بھی میری دعوت قبول کرو اور اُنہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں عُمدہ کھانا کھلایا اور خود بھی اُن کے ساتھ کھانا کھایا۔[4] غور کیجئے! نواسۂ رسول، امام حسن رضی اللہ عنہ باوجود بلند مَرتبہ ہونے کے ان مسکینوں، غریبوں کی دِل جُوئی کے لئے ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور بدلے میں انہیں بھی اپنے گھر دعوت پر بُلایا اور ہمیں عملی درس دیا کہ ہمیں بھی صرف امیروں اور مالداروں کے ساتھ نہیں بلکہ غریبوں کے ساتھ بھی پیار اور اُلفت و محبت بھرا برتاؤ کرنا چاہئے۔ **دِل جُوئی کے فوائد:** شرعی اَحکام کے مطابق کی جانے والی دل جُوئی دنیا و آخرت دونوں میں بڑے بڑے فوائد سے مالامال کرتی ہے۔ مثلاً اس سے تعلقات مضبوط ہوتے، ناراضیاں ختم ہوتی اور محبتوں میں اِضافہ ہوتا ہے، باربار کی جانے والی دِل جُوئی بیگانوں کو بھی اپنا بنا دیتی ہے، اس سے معاشرے میں خوشگوار فضا قائم ہوتی ہے۔ دل جُوئی کا عادی شخص ہر دِلعزیز بن جاتا ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ شرعی احکامات کے مطابق کی جانے والی دِل جُوئی کرنے والا اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ اس لئے ہمیں دل جُوئی کی عادت (Habit) بنانی چاہئے۔ **دِل جُوئی کے طریقے:** مریض کی عیادت کرنا، غمزدہ سے تعزیت کرنا، جنازے میں شرکت کرنا، کسی مسلمان کا نقصان ہو جانے پر اس سے ہمدردی کے دو بول بولنا، وقتاً فوقتاً اپنے دوستوں اور عزیزوں سے رِضائے الٰہی اور نیکی کی دعوت کے لئے رابطہ رکھنا، مسلمان سے نرمی و بھلائی سے پیش آنا، استطاعت کے مطابق ضرورت مندوں کی مالی مدد کرنا، پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرنا، اپنے آرام و سکون کی قربانی دے کر دوسروں کو آرام و سکون مُہَیّا کرنا وغیرہ، اَلْغَرَض کسی بھی جائز طریقے سے، شرعی احکامات کے مطابق اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا یہ سب دل جُوئی میں شُمار ہو گا۔

(1) معجم کبیر، 11/59، حدیث: 11079 (2) معجم اوسط، 6/129، حدیث: 8245 (3) حلیۃ الاولیاء، 3/66، حدیث: 3188 (4) احیاء العلوم، 2/17، بتغیر۔

* شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی المدینۃ العلمیہ کراچی

عربی زبان کی خاص باتیں (قسط:1)

اللہ کریم کی نشانیوں میں سے ایک نشانی زبانوں کا مختلف ہونا بھی ہے کہ کوئی عَرَبی زبان بولتا ہے تو کوئی دوسری زبان۔ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ(۲۲)﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بے شک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے۔ [(1)]
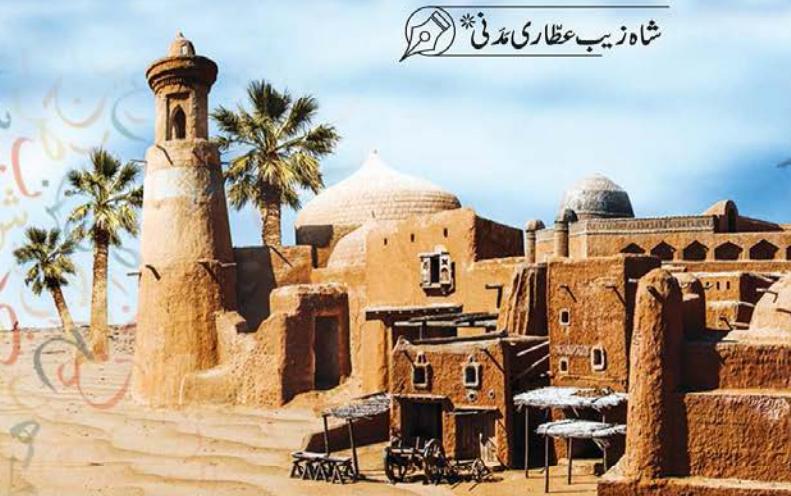
اے عاشقانِ رسول! زبان کے ذریعے ہی انسان اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کو آسانی سے ظاہر کر سکتا ہے۔ ایک تحقیق (Research) کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً سات ہزار زبانیں (Languages) بولی جاتی ہیں۔ لیکن ان تمام زبانوں میں سے عربی زبان کو جس قدر خصوصیات (Specialities) حاصل ہیں کسی اور زبان میں یا تو اس کا تصوُّر ہی نہیں یا پھر عربی جیسا کمال نہیں۔

آیئے! عربی زبان کی 12 خصوصیات ملاحظہ فرمایئے:

1 **اولین زبان:** انسانِ اوّل حضرت سیّدُنا آدم علیہ السّلام جب دنیا میں تشریف لائے تو آپ کی زبان عربی تھی۔ اس اعتبار سے عربی زبان سے زیادہ قدیم زبان آج دنیا میں کہیں موجود نہیں ہے۔ [(2)]

2 **جنّت کی زبان:** قراٰنِ کریم اور رَحْمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک احادیث نیز اسلامی کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ عربی زبان میں ہے یونہی جنّت والوں کی زبان بھی عربی ہوگی۔ [(3)]

3 **عالمی زبان:** اسلام کی روشنی جیسے جیسے دنیا میں پھیلتی چلی گئی ویسے ویسے عربی زبان دنیا بھر میں عام ہوتی چلی گئی حتّٰی کہ اب یہ ان دس زبانوں میں شمار ہوتی ہے جو عالمی سطح (International Level) پر بولی جاتی ہیں۔

4 **مذہبی زبان:** اللہ پاک نے عربی زبان کو دینِ اسلام کی مذہبی و سرکاری زبان کے طور پر متعیّن (Fixed) فرمایا ہے [(4)] اسی لئے اُمّتِ محمدیّہ کے نبی عربی، کتاب بھی عربی اور آپ کے اصحاب کی ایک تعداد بھی عربی ہے۔ یہی انداز دنیا کی عارضی حکومتوں اور سلطنتوں میں بھی نظر آتا ہے کہ انہوں نے بھی ایک مخصوص زبان اپنا رکھی ہوتی ہے جس میں ان کے ملکی قوانین مرتّب ہوتے ہیں اور حکومت کے ہر شعبہ (Department) میں وہی زبان جاری ہوا کرتی ہے۔

5 **اِختِصار:** عربی زبان میں مُفرَدات اور جملوں (Sentences) کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ اختصار سے کام لیا جاتا ہے یعنی جتنا کم سے کم حروف کا لفظ بن سکتا ہو یا جملہ استعمال کیا جا سکتا

شاہ زیب عطّاری مَدَنی*

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ہواسی کو ترجیح دیتے ہیں۔جس کے لئے انہیں حَذْف،اِدْغام، تَشْبیہات اوراِسْتِعارہ وغیرہ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔اسی لئے عربی کا مضمون اپنی جامعیّت اور سَلاسَت (یعنی روانی اور کمال) کے عُروج پر ہوتے ہوئے بھی دیگر زبانوں کی بنسبت کم سے کم صفحات پر لکھاہوا نظر آئے گا۔

6 **مُفرَدات کا بہت زیادہ ہونا:** عربی زبان بہت وسیع ہے ایک معنٰی کو ادا کرنے کے لئے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں حتّٰی کہ حضرت سیّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی کے علاوہ کسی ایسے شخص کا پتا نہیں جو تمام عربی کو جانتا ہو۔[5] اس کثرت کا اندازہ اس مثال ہی سے لگالیجئے کہ اُردو میں "شیر (Lion)" کے لئے ایک لفظ شیر آتا ہے اور عربی سے تھوڑی بہت واقفیت رکھنے والے اس کے لئے تین الفاظ سے واقف ہوتے ہیں "لَیْث، اَسَد اور غَضَنْفَر" جبکہ اہلِ عرب ایک قول کے مطابق 150 اور دوسرے قول کے مطابق 500 تک الفاظ اس کے لئے استعمال کرتے ہیں۔[6]

7 **حَرَکات:** عربی زبان میں ہر لفظ کے آخر میں آنے والی حَرَکت (زَبَر، زیر، پیش) اس لفظ کی حیثیت کو بیان کرتی ہے۔اس حرکت کی وجہ سے معنٰی کو سمجھنا بہت آسان ہوجاتا ہے، اگر اسے ختم کر دیا جائے یا بدل دیا جائے تو صحیح معنٰی معلوم ہی نہ ہوسکیں گے۔مثال کے طور پر: "مااحسن زید" کا مطلب کیا ہے یہ اِعراب کے بغیر واضح نہیں ہوسکتا۔مختلف اِعراب لگانے کے بعد دیکھئے اس کا معنٰی کیا بن جاتا ہے۔

"مَا اَحْسَنَ زَیْدٌ" کا معنٰی ہے زید نے نیکی نہیں کی۔ "مَا اَحْسَنَ زَیْداً" کا مطلب ہے زید کتنا ہی بڑا نیکوکار ہے۔ "مَا اُحْسِنُ زَیْداً" کا مَدْلُول ہے زید کے ساتھ میں نیکی نہیں کروں گا۔ "مَا اُحْسِنَ زَیْدٌ" کا مقصود ہے زید کے ساتھ نیکی نہیں کی گئی۔

(بقیہ آئندہ شمارے میں)

(1) پ21، الروم:22 (2) المزہر للسیوطی، 1/30 (3) مستدرک للحاکم، 5/117، حدیث:7081 (4) روحُ البیان، یوسف، تحت الآیہ:2، 4/208 (5) المزہر للسیوطی، 1/65 (6) المزہر للسیوطی، 1/325۔

حضرت سیّدُنا طلحہ رضی اللہ عنہ کاذریعۂ معاش اوراُن کی سخاوت

عبد الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

مختصر تعارف: حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد ہے۔آپ اُن دس خوش نصیب صحابہ کی فہرست میں شامل ہیں جن کے قطعی جنّتی ہونے کی بِشارت نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی زندگی ہی میں سُنا دی تھی۔آپ کا شمار اُن آٹھ افراد میں ہوتا ہے جنھوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا[1] اور سخی تو ایسے تھے کہ دربارِ نبوت سے غزوۂ اُحد کے دن طلحۃُ الْخَیر، غزوۂ ذِی العَشِیرہ کے موقع پر طلحۃُ الفیّاض اور غزوۂ حُنَین یا غزوۂ خیبر میں طلحۃُ الْجُود کے القابات عطا ہوئے۔[2] آخرکار 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ کو جنگِ جَمَل کے دوران ایک تیر ٹانگ پر آکر لگا جس سے خون کی رَگ بُری

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

طرح کٹ گئی اور کثرت سے خون بہنے لگا، اسی سبب سے تقریباً 60سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا۔[3]

ذریعۂ معاش: آپ بَزّاز (یعنی کپڑے کے تاجر) تھے۔[4] آپ کے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے کہ آپ کی یومیہ آمدنی (Daily Income) ایک ہزار وَافِی[5] تھی۔ آپ کے پوتے حضرت سیِّدُنا ابراہیم تَیْمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ عراق سے آپ کو چار لاکھ دِرہم کی آمدنی ہوتی تھی اور ایک دوسری جگہ سے کم و بیش 10ہزار دِینار کی، نیز مدینے کی بستیوں سے بھی آپ کو آمدنی حاصل ہوتی تھی۔[6]

تجارتی سفر: آپ کے حالاتِ زندگی میں قبلِ اسلام تجارت (Trade) کی غَرَض سے بُصریٰ[7] کی طرف سفر کا ذِکْر ملتا ہے اور اسی سفر میں ایک راہب نے آپ سے نبیِّ آخِرُالزّمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظہور کے متعلق پوچھا تھا اور اس کی باتوں سے آپ کا دل اسلام کی طرف مائل ہوگیا تھا حتّٰی کہ سفر سے واپسی پر حضرت سیِّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر اسلام قبول کرلیا۔[8]

مال کا جمع ہونا باعثِ پریشانی: آپ کی زوجہ حضرت سیِّدَتُنا سُعْدیٰ بنتِ عَوْف رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے آپ کو پریشان دیکھ کر آپ سے پوچھا: کیا میری طرف سے آپ کو کوئی دُکھ پہنچا ہے کہ میں اسے دُور کرسکوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، آپ تو بہترین بیوی ہیں بلکہ میری پریشانی کا سبب یہ ہے کہ میرے پاس مال جمع ہوگیا ہے اور سمجھ نہیں آرہا کہ اس کا کیا کروں؟ زوجۂ محترمہ نے کہا: کیا اس وجہ سے غمگین ہیں؟ آپ اسے اپنی قوم کے لوگوں میں تقسیم فرمادیجئے، چنانچہ آپ نے وہ مال اپنی قوم پر تقسیم فرما دیا۔ زوجۂ محترمہ کا بیان ہے: میں نے جب آپ کے خزانچی سے تقسیم کئے جانے والے مال کی مقدار معلوم کی تو اس نے چار لاکھ دِرہم بتائی۔[9]

ساری رات جاگتے رہے: ایک بار سات لاکھ دِرہم میں زمین فروخت کی اور اس کے پیسے رات بھر آپ کے پاس رہے، ان پیسوں کے خوف سے وہ رات آپ نے جاگتے ہوئے گزاری یہاں تک کہ صبح ہوتے ہی وہ سارا مال تقسیم فرما دیا۔[10]

بِن مانگے دیتے: تابعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا قَبِیْصَہ بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں حضرت سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا، میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بِن مانگے لوگوں میں کثرت سے مال بانٹتا ہو۔[11]

حضرت سیِّدُنا طلحہ کی سخاوت کی چند جھلکیاں: ۞ آمدنی آنے پر ہر سال اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دس ہزار (10،000) دِرہم پیش کرتے ۞ اپنے قبیلے بنو تَیم کے کسی فرد کو محتاج دیکھتے تو اس کی ضَرورت پوری کردیتے اور اس کا قَرض ادا کردیتے۔ ایک مرتبہ ایک تَیمی شخص کا 30،000 دِرہم کا قرضہ ادا کیا۔[12] ۞ ایک بار کسی ذِی رَحم رشتہ دار نے تنگدستی کی شکایت کی تو اسے تین سو دِرہم عطا فرمائے ۞ ایک دن ایک لاکھ دِرہم تقسیم فرمائے جس کے بعد حالت یہ تھی کہ اس دن آپ کے پاس مناسب لباس نہ تھا جسے پہن کر نَماز کے لئے تشریف لے جاتے۔[13]

اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں رزقِ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 25/54 (2) سیر اعلام النبلاء، 3/19، معجمِ کبیر، 1/112، حدیث:197 (3) الاستیعاب، 2/320 (4) تلبیس ابلیس، ص345 (5) ایک وافی ایک دِرہم اور چار دانِق کے برابر ہوتا ہے اور ایک دانِق دِرہم کے چھٹے حصّے کو کہتے ہیں۔ (آسان الفاظ میں تقریباً 1666 درہم یومیہ آمدنی ہوئی۔) (6) سیر اعلام النبلاء، 3/21 (7) بُصریٰ صوبہ حَوْران کا ایک شہر ہے جو دِمَشق اور بَعْلَبک کے درمیان ہے اور بَصْرہ دوسرا شہر ہے جو عراق میں ہے، بعض لوگ اسے یعنی بُصریٰ کو بَصرہ سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/502 ملخصاً) (8) مستدرک، 4/449، حدیث:5640 (9) معجمِ کبیر، 1/112، حدیث:195 (10) الزہد للامام احمد، ص168، رقم:783 (11) حلیۃ الاولیاء، 1/130، رقم:273 (12) سیر اعلام النبلاء، 3/21 (13) فیض القدیر، 4/357، تحت الحدیث:5274۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

اجیر کا آگے کسی اور سے اُجرت پر کام کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ خدمات فراہم کرنے کے حوالے سے آج کل ایک انداز یہ بھی اپنایا جارہا ہے کہ ایک کمپنی ہے جو خدمات فراہم کرتی ہے لیکن وہ خود براہِ راست خدمات فراہم نہیں کرتی بلکہ آگے کسی اور سے کام لیتی ہے، مثال کے طور پر میسن کا کام ہے یا کسی بہت بڑے پلازے یا ہوٹل کی صفائی ستھرائی کا معاملہ ہے تو یہ کام وہ کمپنی خود نہیں کرتی بلکہ آگے کسی چھوٹے ٹھیکیدار کو کم ریٹ میں یہ کام دے دیتی ہے اس سے پرافٹ حاصل ہوتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! یہ جائز ہے۔ بنیادی طور پر یہاں کام کا اِجارہ ہوتا ہے اور جس کام کا اجارہ کیا ہے وہ کام کمپنی کے مالکان خود تو نہیں کریں گے بلکہ ظاہر ہے ملازمین سے ہی کروائیں گے جب ملازمین سے کرواسکتے ہیں تو کسی اور کمپنی یا ٹھیکیدار سے بھی کرواسکتے ہیں۔ ایسا کرنا بالکل جائز ہے اور اس سے حاصل ہونے والا نفع بھی حلال ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: "اگر یہ شرط نہیں ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرے گا دوسرے سے بھی کراسکتا ہے اپنے شاگرد سے کرائے یا نوکر سے کرائے یا دوسرے سے اُجرت پر کرائے سب صورتیں جائز ہیں۔"

(بہارِ شریعت، 3/119)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واپسی کی شرط کے ساتھ چیز خریدنا اور بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری دکان پر آکر ایک شخص کہتا ہے کہ یہ موبائل میں آپ کو 2500 روپے میں فروخت کرتا ہوں، اس شرط پر کہ ایک دوماہ بعد میں 500 روپے اضافی دے کر 3000 روپے میں آپ سے خرید لوں گا۔ میں اس سے موبائل خرید کر اپنے

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

پاس رکھ لیتا ہوں اور اس کے بدلے 2500 روپے اسے دے دیتا ہوں، ایک ڈیڑھ مہینے بعد وہ شخص واپس آکر مجھے 3000 روپے دیتا ہے اور میں اس کا موبائل اسے واپس کر دیتا ہوں۔ کیا میرا اس سے موبائل خرید کر رکھنا اور بعد میں وہی موبائل نفع لے کر اسی کو بیچنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا موبائل کے مالک سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا، جائز نہیں۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کی بیان کردہ صورت حقیقت میں رَہْن ہے کیونکہ آپ کے پاس آنے والے کو اپنی چیز بیچنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ عارضی طور پر پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ شخص آپ کے پاس موبائل گروی رکھوا کر آپ سے قَرْض لے کر چلا جاتا ہے اور بعد میں واپس آکر آپ کو اصل قرض کے ساتھ 500 روپے اضافی دیتا ہے جو کہ قرض پر نفع ہے اور حدیثِ پاک کے مطابق قرض پر نفع لینا سود ہے۔ جیسا کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”كل قرض جر منفعة فهو ربا“ ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لے کر آئے وہ سود ہے۔ (کنز العمال، جز6، 3/99، حدیث:15512) لہٰذا آپ کا سوال میں مذکور عَقْد کرنا جائز نہیں۔

اگر بالفرض اسے خرید و فروخت مان لیں، تب بھی یہ عقد جائز نہیں ہو سکتا کیونکہ بیع جائز ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں کوئی ایسی شرط نہ رکھی جائے جو عقد کے تقاضے کے خلاف ہو اور اس میں بیچنے یا خریدنے والے کا فائدہ ہو۔ بیان کردہ صورت میں رقم واپس کرنے پر موبائل واپس کرنے کی شرط عقد کے تقاضے کے خلاف ہے اور اس میں کم از کم ایک فریق کا فائدہ ہے لہٰذا یہ شرط عقد کو فاسد کر دے گی۔

نیز شریعت میں خرید و فروخت کا مقصد یہ ہے کہ خریدنے والا اس چیز کا مالک ہونے کے بعد اس میں جو تَصَرُّف کرنا چاہے، کر سکے جبکہ آپ کی بیان کردہ صورت میں آپ اس موبائل میں تصرف کرنے یعنی اسے بیچنے، کسی کو گفٹ کرنے وغیرہ کے مجاز نہیں کیونکہ عقد (Deal) کے مطابق آپ کو وہی موبائل کچھ عرصے بعد اسی شخص کو واپس کرنا لازم ہے اور یہ بات مقاصدِ شریعت کے خلاف ہے لہٰذا یہ صورت جائز بیع کی نہیں ہو سکتی۔ الغرض سوال میں ذکر کی گئی صورت کسی بھی شرعی عقد کے اعتبار سے جائز نہیں، اگر کبھی ایسا ہو چکا ہو تو جتنی رقم اضافی وصول کی ہو وہ مالِ خبیث ہے لہٰذا بِلانیتِ ثواب وہ نفع صدقہ کر دیا جائے۔

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ بیع میں شرط لگانے سے متعلق لکھتے ہیں: ”جو شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہو اور اس میں بائع یا مُشتری یا خود مبیع کا فائدہ ہو (جب کہ مبیع اہلِ استحقاق سے ہو) وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے۔“ (بہارِ شریعت، 2/702)

سوال میں ذکر کردہ صورت کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”بیعُ الوفا۔۔۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اس طور پر بیع کی جائے کہ بائع جب ثَمَن مشتری کو واپس کر دے گا تو مشتری مَبیع کو واپس کر دے گا۔۔۔ بیعُ الوفا حقیقت میں رہن ہے۔۔۔ لہٰذا رَہْن کے تمام احکام اس میں جاری ہوں گے اور جو کچھ منافع حاصل ہوں گے، سب واپس کرنے ہوں گے۔۔۔ فقیر نے صرف اس قول کو ذکر کیا کہ یہ حقیقت میں رہن ہے کہ عاقِدَین کا مقصود اسی کی تائید کرتا ہے اور اگر اس کو بیع بھی قرار دیا جائے جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے اور خود عاقدین بھی عموماً لفظ بیع ہی سے عقد کرتے ہیں تو یہ شرط کہ ثمن واپس کرنے پر مبیع کو واپس کرنا ہوگا، یہ شرط بائع کے لیے مفید ہے اور مقتضائے عقد کے خلاف ہے اور ایسی شرط بیع کو فاسد کرتی ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے، اس صورت میں بھی بائع و مشتری دونوں گنہگار ہوں گے۔“ (بہارِ شریعت، 2/834، 835)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے 15 بے مثال فضائل

عدنان احمد عطاری مدنی*

جن خوش نصیبوں نے ایمان کے ساتھ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت پائی، چاہے یہ صحبت ایک لمحے کے لئے ہی ہو اور پھر ایمان پر خاتمہ ہوا انہیں صحابی کہا جاتا ہے۔ یوں تو تمام ہی صحابۂ کرام رضیَ اللہُ عنہم عادل، متقی، پرہیز گار، اپنے پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم پر جان نچھاور کرنے والے اور رضائے الٰہی کی خوش خبری پانے کے ساتھ ساتھ بے شمار فضائل و کمالات رکھتے ہیں لیکن ان مقدس حضرات کی طویل فہرست میں ایک تعداد ان صحابہ رضیَ اللہُ عنہم کی ہے جو ایسے فضائل و کمالات رکھتے ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور ان میں سرِ فہرست وہ عظیم ہستی ہیں کہ جب حضرت سیّدنا محمد بن حنفیہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے والدِ ماجد حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ رضیَ اللہُ عنہ سے پوچھا: رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد (اس اُمّت کے) لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو حضرت سیّدنا علی رضیَ اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ۔(1) اے عاشقانِ رسول! آیئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کی ذاتِ گرامی سے متعلق چند ایسے فضائل و کمالات پڑھئے جن میں آپ رضیَ اللہُ عنہ لاثانی و بے مثال ہیں۔

1، 2 ثَانِیَ اثْنَیْنِ: اللہ پاک نے آپ رضیَ اللہُ عنہ کیلئے قراٰنِ مجید میں "صَاحِبِہٖ" یعنی "نبی کے ساتھی" اور "ثَانِیَ اثْنَیْنِ" (دو میں سے دوسرا) فرمایا،(2) یہ فرمان کسی اور کے حصّے میں نہیں آیا۔

3 نامِ صِدّیق: آپ رضیَ اللہُ عنہ کا نام صدیق آپ کے رب نے رکھا، آپ کے علاوہ کسی کا نام صدیق نہ رکھا۔

4 رفیقِ ہجرت: جب کفّارِ مکّہ کے ظلم وستم اور تکلیف رَسانی کی وجہ سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مکّۂ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو آپ رضیَ اللہُ عنہ ہی سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رفیقِ ہجرت تھے۔

5 یارِ غار: اسی ہجرت کے موقع پر صرف آپ رضیَ اللہُ عنہ ہی رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یارِ غار رہے۔(3)

6 صرف ابو بکر کا دروازہ کُھلا رہے گا: نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے آخری ایام میں حکم ارشاد فرمایا: مسجد (نبوی) میں کسی کا دروازہ باقی نہ رہے، مگر ابو بکر کا دروازہ بند نہ کیا جائے۔(4)

7 جنّت میں پہلے داخلہ: حضورِ اکرم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریلِ امین علیہِ السّلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنّت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمّت جنّت میں داخل ہوگی۔ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے عرض کی: یَا رسولَ اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا، تاکہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ابو بکر! میری اُمّت میں سب سے پہلے جنّت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہوگے۔(5)

8 تین لُقمے اور تین مبارک بادیں: ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کھانا تیار کیا اور صحابۂ کرام رضیَ اللہُ عنہم کو بُلایا، سب کو ایک ایک لُقمہ عطا کیا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کو تین لُقمے عطا کئے۔ حضرت سیّدنا عباس رضیَ اللہُ عنہ نے اس کی وجہ

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

پوچھی تو ارشاد فرمایا: جب پہلا لقمہ دیا تو حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے کہا: اے عتیق! تجھے مبارک ہو، جب دوسرا لقمہ دیا تو حضرت میکائیل علیہ السّلام نے کہا: اے رفیق! تجھے مبارک ہو، تیسرا لقمہ دیا تو اللہ کریم نے فرمایا: اے صدیق! تجھے مبارک ہو۔[6]

9 **سب سے افضل:** حضرت سیّدنا ابودَرْدَاء رضیَ اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: کیا تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابو بکر سے افضل کسی شخص پر نہ تو سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا۔[7]

10 **گھر کے صحن میں مسجد:** ہجرت سے قبل حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہوئی تھی چنانچہ حضرت سیّدتنا عائشہ رضیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ہوش سنبھالا تو والدین دینِ اسلام پر عمل کرتے تھے، کوئی دن نہ گزرتا مگر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دن کے دونوں کناروں صبح و شام ہمارے گھر تشریف لاتے۔ پھر حضرت ابو بکر کو خیال آیا کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالیں، پھر وہ اس میں نماز پڑھتے تھے اور (بلند آواز سے) قراٰنِ مجید پڑھتے تھے، مشرکین کے بیٹے اور ان کی عورتیں سب اس کو سنتے اور تعجب کرتے اور حضرت ابو بکر کی طرف دیکھتے تھے۔[8]

11 **سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے:** پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر ہے اور اگر میں اپنی اُمّت میں سے میں کسی کو خلیل (گہرا دوست) بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔[9]
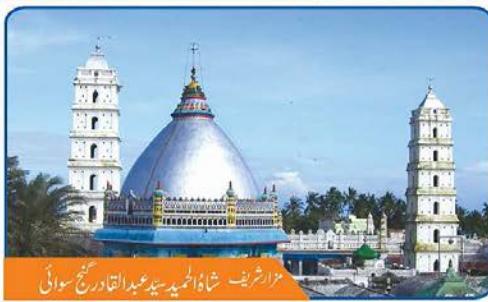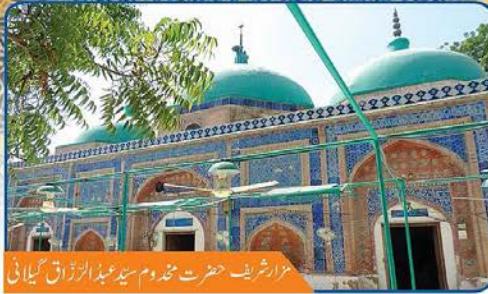
12 **حوضِ کوثر پر رَفاقت:** پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دفعہ حضرت صدیق رضیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: تم میرے صاحب ہو حوضِ کوثر پر اور تم میرے صاحب ہو غار میں۔[10]

13 **سب سے زیادہ مہربان:** شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہ السّلام سے اِسْتِفْسار فرمایا: میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ تو سیّدنا جبریلِ امین علیہ السّلام نے عرض کی: ابوبکر (آپ کے ساتھ ہجرت کریں گے)، وہ آپ کے بعد آپ کی اُمّت کے معاملات سنبھالیں گے اور وہ اُمّت میں سے سب سے افضل اور اُمّت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔[11]

14 **صدیقِ اکبر کے احسانات:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چُکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک اُنہیں روزِ قیامت عطا فرمائے گا۔[12]

15 **خاص تجلّی:** پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غارِ ثور تشریف لے جانے لگے تو حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اُونٹنی پیش کرتے ہوئے عرض کی: یا رسولَ اللہ! اس پر سوار ہو جائیے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوار ہوگئے پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! اللہ پاک تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ عرض کی: وہ کیا ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک تمام بندوں پر عام تجلّی اور تم پر خاص تجلّی فرمائے گا۔[13]

وصال و مدفن: آپ رضیَ اللہ عنہ کا وصال 22 جُمادَی الاخریٰ 13ھ شب سہ شنبہ (یعنی پیر اور منگل کی درمیانی رات) مدینۂ منورہ (میں) مغرب و عشاء کے درمیان تریسٹھ (63) سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضیَ اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی[14] اور آپ رضیَ اللہ عنہ کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔[15] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 2/522، حدیث: 3671 (2) پ10، التوبۃ: 40 (3) تاریخ الخلفاء، ص: 46 ملتقطاً (4) بخاری، 1/177، حدیث: 466، تفہیم البخاری، 1/818 (5) ابو داؤد، 4/280، حدیث: 4652 (6) الحاوی للفتاویٰ، 2/51 (7) فضائل الخلفاء لابی نعیم، ص38، حدیث: 10 (8) بخاری، 1/180، حدیث: 476، تفہیم البخاری، 1/829 (9) بخاری، 2/591، حدیث: 3904 (10) ترمذی، 5/378، حدیث: 3690 (11) جمع الجوامع، 11/39، حدیث: 160 (12) ترمذی، 5/374، حدیث: 3681 (13) الریاض النضرۃ، 1/166 (14) کتاب العقائد، ص43 (15) طبقات ابن سعد، 3/157۔

مزار شریف حضرت مخدوم سید عبدالرزّاق گیلانی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

مزار شریف شاہ الحمید سید عبدالقادر گنج سوائی

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، عُلَمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وِصال ہوا، ان میں سے 49 کا مختصر ذِکْر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 13 کا تعارف (Introduction) ملاحظہ فرمائیے: **صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:** ① حضرت سیّدُنا محمد بن طلحہ قُرَشی تَیْمی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینۂ منوّرہ میں ہوئی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے سَر پر ہاتھ پھیرا اور محمد نام رکھا، آپ بہت عبادت گزار، شُجاع، مُتّقی، صالح، جلیلُ القدْر صَحابی حضرت سیّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے اور نہایت اِطاعت گزار تھے۔ جنگِ جَمَل میں 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ میں شہید ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اِن کی شہادت پر بہت غمگین ہوئے اور فرمایا: اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُہ لَشَابًا صَالِحًا یعنی بے شک میں نے اِسے نہایت صالح نوجوان پایا۔(1) ② رئیسِ قُریش حضرت عبدالرّحمٰن بن عَتّاب قُرَشی اُمَوی رضی اللہ عنہ نہایت مُعَزَّز و بہادر نوجوان اور شرکائے جنگِ جَمَل کے امام تھے، اِسی جنگ میں 10 جُمادَی الاُخریٰ 36ھ کو بَصْرہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ بعدِ شہادت ایک پرندہ آپ کے ہاتھ کو اُٹھا کر مدینہ شریف لے گیا، آپ کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی سے لوگوں نے پہچان لیا کہ آپ شہید ہوگئے ہیں۔(2) **اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم:** ③ شیخِ ثالث حضرت مخدوم سیّد عبدُالرّزّاق گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اُوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور) کے غوثیہ خاندان میں ہوئی اور یہیں 5 جُمادَی الاُخریٰ 942ھ کو وِصال فرمایا۔ آپ عالِمِ باعمل، ولیِ کامل اور حُسنِ ظاہری وباطنی سے مالامال تھے، آپ آستانۂ عالیہ قادریہ گیلانیہ اُوچ شریف کے تیسرے سجادہ نشین ہیں۔(3) ④ میراں شاہُ الحمید حضرت سیّد عبدالقادر گنج سوائی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثُ الاعظم کے فرد، ولیِ شہیر، مَرجَعِ خاص وعام اور سلسلۂ قادریہ شطّاریہ کے شیخِ طریقت ہیں، آپ کی تبلیغِ دین سے سینکڑوں کُفّار مسلمان ہوئے۔ آپ کی پیدائش 910ھ کو پرتاپ گڑھ (یوپی، ہند) میں ہوئی اور وِصال ناگور (ناہور) میں 10 جُمادَی الاُخریٰ 978ھ کو فرمایا، ناگور (ساحلِ خلیج بنگال، ضلع ناگاپٹی نم، تمل ناڈو) ہند میں آپ کا مزار دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔(4) ⑤ شیخُ الجنّ و الاِنْس حضرت شاہ محمد فرہاد دہلوی ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دہلی میں ہوئی اور یہیں 25 جُمادَی الاُخریٰ 1135ھ کو وِصال فرمایا، مزار، پل بنگش، گلابی (رام) باغ، نئی دہلی ہند میں ہے۔ آپ حضرت سیّد دوست محمد ابوالعلائی بُرہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ، صاحبِ کرامت ولیِ کامل اور نامور شیخِ طریقت ہیں۔(5) ⑥ ولیِ کامل، حضرت شاہ درگاہی علوی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ بلاول پور لاہور میں 1160ھ کو پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی عبادت و تنہائی کی طرف مائل تھے، دورانِ سِیاحَت ناظرہ قراٰن پڑھا، سلسلۂ مداریہ سے فیض پایا پھر حضرت شاہ جمالُ اللہ مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ مُرشِد نگر مصطفیٰ آباد رام پور (یوپی، ہند) میں مستقل قیام فرمایا اور یہیں 14 جُمادَی الاُخریٰ 1226ھ کو فوت ہوئے۔ آپ مُستجابُ الدَّعوات،

مزار شریف حضرت شاہ محمد فرہاد ابوالعلائی
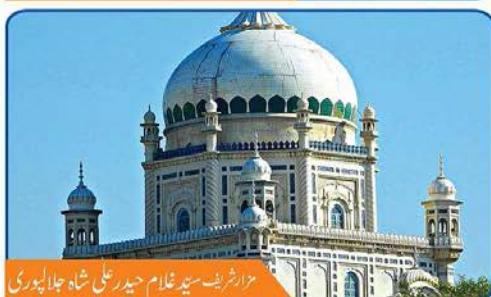
* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

مزارشریف حضرت شاہ درگاہی علوی مجذوبی

مزارشریف حضرت شاہ کرامت علی کاکوروی

مزارشریف سیّد غلام حیدر علی شاہ جلالپوری

رحم دل، قلیلُ الغِذاء، سوائے اوقاتِ نماز کے اکثر اِسْتِغْراق میں رہنے والے تھے۔[6] 7 مخدوم زادہ حضرت شاہ کرامت علی قلندر علوی کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کاکوری (لکھنؤ یوپی ہند) کے علوی خاندان میں ہوئی اور 4 جُمادَی الاُخریٰ 1264ھ کو کاکوری شریف میں وِصال فرمایا، مزار درگاہِ شاہ کرامت علی محلّہ سعدی میں ہے۔ آپ علمِ ظاہری وباطنی کے جامع، سلسلۂ قلندریہ کے شیخِ طریقت اور صاحبِ کرامت تھے۔[7] 8 محبوبِ سُبحانی حضرت پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ جلالپوری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1254ھ کو جلالپور شریف (تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم) میں ہوئی اور یہیں 6 جُمادَی الاُخریٰ 1326ھ کو وصال فرمایا، عالیشان مزار مرجعِ عام و خَواص ہے۔ آپ خلیفۂ خواجہ شمسُ العارِفین، علمی و روحانی شخصیت، بانیِ آستانہ عالیہ جلالپور شریف، عاجزی و اِنکساری کے پیکر اور اپنے علاقے کی مؤثر ہستی تھے۔[8] **علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام:** 9 تلمیذِ امام شاطِبی، امامُ القُراء، حضرت عَلَمُ الدّین علی بن محمد سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سخا (مصر) میں 558ھ کو ہوئی، آپ علمِ قراءَت کے امام ہونے کے ساتھ ساتھ کئی عُلوم میں کمال رکھتے تھے، آپ لُغَوی، فقیہ، ادیب، شاعر اور کئی کُتب کے مصنف تھے۔ کثیر عُلَمانے آپ سے اِستفادہ کیا، آپ دمشق میں 12 جُمادَی الاُخریٰ 643ھ کو فوت ہوئے، تدفین قاسیون قبرستان میں ہوئی۔ جَمالُ القُرّاء وکَمالُ الاِقْراء آپ کی یادگار تصنیف ہے۔[9] 10 امام بدرُالدّین حسن بن محمد جَلَبی فَناری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 840ھ کو تُرکی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، آپ باعمل عالمِ دین، فاضلِ زمانہ، استاذُالعُلَماء اور صاحبِ تصانیف تھے، آپ نے کئی مدارس میں تدریس کی اور تَلْوِیح سمیت کئی کُتب پر حَواشی(Foot Notes) لکھے۔ آپ کا وصال جُمادَی الاُخریٰ 886ھ کو بُرسا (Bursa) شمال مغربی تُرکی میں ہوا۔[10] 11 استاذُالعُلَماء حضرت مولانا حافظ مخدوم غلام محمد ملکانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع ملکانی (ضلع دادو، سندھ) میں 1276ھ کو ہوئی، آپ بہترین عالم و مُدَرِّس، اچھے واعِظ، شاعرِ اسلام، تقریباً 40 کُتب کے مصنف اور سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ کے شیخِ طریقت تھے۔ آپ کا وصال 22 جُمادَی الاُخریٰ 1354ھ میں ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے۔[11] 12 استاذُ العُلَماء حضرت مولانا امام بخش فریدی جامپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش فاضل پور (ضلع راجن پور، جنوبی پنجاب) میں ہوئی اور وصال 24 جُمادَی الاُخریٰ 1354ھ کو جام پور میں فرمایا، آپ صُوفی عالم، صاحبِ تصنیف اور بہترین مُدَرِّس تھے، آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے اِسْتِفادہ کیا۔[12] 13 مجازِ طریقت حضرت مولانا محمد جی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1319ھ کو دیوی (تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی) میں ہوئی اور 25 جُمادَی الاُخریٰ 1402ھ کو ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی میں وصال فرمایا، علاقائی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ اسکول ہیڈ ماسٹر، علمِ دین اور علمِ تَصَوُّف کے جامع، سلسلۂ نقشبندیہ میں مجاز اور بانیِ دارُالعلوم رضویہ صدیقیہ ڈھوک فرمان علی راولپنڈی ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک سوالات کرکے اِسْتِفادہ کیا۔[13]

---

(1) اسد الغابہ، 5/101، 102، طبقات ابنِ سعد، 3/82 (2) اسد الغابہ، 3/487 (3) اخبار الاخیار فارسی، ص205، تاریخ اوچ متبرکہ، ص206 (4) تذکرۃ الانساب، ص114 (5) دلی کے بائیس خواجہ، ص228 تا 231 (6) تذکرۂ کاملانِ رامپور، ص124 (7) تذکرۂ مشاہیرِ کاکوری، ص334 تا 336 (8) ذکرِ حبیب، ص59، 104، 190 (9) الاعلام للزرکلی، 4/332، الفوائد البھیہ، ص61 (10) الفوائد البھیہ، ص83، 84 (11) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص589 تا 593 (12) جہانِ امام احمد رضا، 5/169 تا 171 (13) جہانِ امام احمد رضا، 5/42 تا 44۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

غصّہ مت کرو

خضر حیات عطّاری مدنی*

ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَاتَغْضَبْ یعنی غصّہ مت کرو، اس شخص نے بار بار یہی بات کہی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (ہر بار یہی) جواب دیا کہ غصّہ مت کرو۔ (بخاری،4/131، حدیث:6116)

پیارے بچّو! آج اسکول، گھر اور بازاروں میں اکثر جھگڑے غصّے کی وجہ سے ہوتے ہیں، اگر ہم اس حدیثِ پاک پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذات کے لئے غصّہ نہ کریں تو ہر طرف امن و سکون ہو جائے۔ بعض بچّوں کی تو عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بات پر غصّہ کرتے ہیں: صبح سویرے امّی جان نے اُٹھایا تو غصّہ کہ مجھے اتنی جلدی کیوں اُٹھا دیا! ناشتے میں پراٹھا بنا ہو تو ٹوسٹ (Toast) نہ ملنے کا غصّہ، اسکول وین میں ونڈو سیٹ (Window Seat) نہیں ملی تو غصّہ، کلاس میں ٹیچر نے ڈانٹ دیا تو غصّہ، گھر پہنچ جانے کے بعد امّی نے اسکول کا یونیفارم چینج کرنے کا کہا تو غصّہ، ہوم ورک (Home Work) کے وقت میں کھیلنے سے منع کیا تو غصّہ، گندے بچّوں کے ساتھ کھیلنے سے روکا تو غصّہ، رات کو جلدی سونے کا کہا گیا تو غصّہ۔ گویا غصّہ بعض بچّوں کے ذہن و دماغ پر چھایا رہتا ہے جبکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تو ارشادِ پاک ہے: لَاتَغْضَبْ یعنی غصہ مت کرو۔ لہٰذا اچّھے بچّے نفس کیلئے غصّہ نہیں کرتے، اگر آپ بھی اچّھے بچّے بننا چاہتے ہیں تو اپنے غصّے کو قابو میں رکھا کریں اور اس حدیثِ پاک پر عمل کرکے خوب ثواب کمائیں۔

پیارے بچّو! غصّہ نہ کرنے اور معاف کرنے کے فضائل جاننے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "غصے کا علاج" پڑھئے۔

بچّوں کے امیرِ اہلِ سنّت

ہمیشہ سچ بولیں

ہمارے پیارے امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میں بچپن سے ہی سچ بولتا تھا اور جُھوٹ بولنے سے ڈرتا تھا۔ (مدنی مذاکرہ 15 جون 2016ء / 9 رمضان المبارک 1437ھ (بعد نمازِ عصر))

پیارے بچّو! اچّھے بچّے ہمیشہ سچ بولتے ہیں، ایسا کوئی کام بھی نہیں کرتے جسے چُھپانے کے لئے جُھوٹ بولنا پڑے اور اگر کبھی کوئی غلطی کر بھی لیں تو پوچھنے پر جُھوٹ نہیں بولتے۔

پیارے بچّو! سچ بولنے پر انعام کیا ملتا ہے، آیئے امیرِ اہلِ سنّت سے جانتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: سچ بولنے میں دنیا اور آخرت دونوں میں عزّت ملتی ہے۔ سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے کیونکہ "سانچ کو آنچ نہیں"، یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں۔ (جھوٹا چور، ص 18، 20)

پیارے بچّو! سچ کی اُلٹ بات کو جھوٹ کہتے ہیں مثلاً آپ نے فریج میں سے کوئی چیز کھالی اور امّی جان کے پوچھنے پر کہا کہ میں نے نہیں کھائی تو یہ جھوٹی بات ہوئی۔ جھوٹ بولنے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے اور بار بار جھوٹ بولنے والے کی بات پر کوئی بھی یقین نہیں کرتا۔

پیارے بچّو! آپ بھی پکّا ارادہ کرلیں کہ ہمیشہ سچ بولیں گے، کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے، مل کر نعرہ لگائیں:

جھوٹ کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔

اِنْ شَآءَ اللہ

* مدرس جامعۃ المدینہ، ملتان

امّی جان کی پریشانی دور کردی

ابو الحسان عطّاری مَدَنی*

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ایک نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں، لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے۔

ایک روز دو شخص آئے اور ایک صَندوق (Box) امانت کے طور پر رکھوا کر چلے گئے۔ چند دن بعد ان دونوں میں سے ایک شخص نے آکر صندوق مانگا تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے دے دیا۔

تھوڑے دن بعد دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی صندوق مانگا۔ امام شافعی کی والدہ نے بتایا کہ تمہارا ساتھی آکر صندوق لے گیا ہے۔ اس نے کہا: کیا ہم نے آپ سے یہ نہ کہا تھا کہ جب تک ہم دونوں نہ آئیں صندوق مت دیجئے گا۔ یہ سُن کر امام شافعی کی والدہ پریشان ہو گئیں۔

اتنے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مدرسے سے واپس گھر پہنچ گئے، اس وقت آپ کی عمر 6 سال تھی۔ آپ نے والدہ کو پریشان دیکھ کر اُس کی وجہ پوچھی تو امّی جان نے پریشانی کا سبب بتادیا، جسے سُن کر آپ نے کہا: پریشانی کی کوئی بات نہیں، اس شخص کو میں جواب دیتا ہوں۔

آپ نے اس شخص سے کہا: اگر تم صَندوق لینا چاہتے ہو تو اپنے ساتھی کو لے کر آؤ تاکہ صندوق تم دونوں کے حوالے کیا جائے۔ یہ جواب سُن کر وہ شخص بہت حیران ہوا اور لاجواب (speechless) ہو کر واپس چلا گیا۔ (سچی حکایات، 2/406 بحوالہ تذکرۃ الاولیاء، ص192)

پیارے بچّو! حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی اس حکایت سے جہاں آپ کی ذہانت کا پتا چلتا ہے وہیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اگر والدین کسی بات پر پریشان ہوں تو ان کی پریشانی بڑھانے کے بجائے اُس کو حل (Solve) کرنے میں ان کا ساتھ دینا چاہئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے والدین آپ سے خوش ہوں گے اور ان کے خوش ہونے سے اللہ پاک بھی آپ سے خوش ہو گا۔

اس واقعے سے دوسرا سبق یہ ملا کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو ہمّت نہیں ہارنی چاہئے۔ حوصلہ (Courage) سے کام لیتے ہوئے مشکل کا سامنا کرنا چاہئے۔ اللہ پاک کے کرم سے بڑی سے بڑی مصیبتیں بھی تھوڑی سی دیر میں دور ہو سکتی ہیں۔

اللہ کریم حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے ہمیں اپنے والدین کا فرمانبردار اور ان کی پریشانیاں دور کرنے والا بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاولیٰ 1441ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "شیر خان (میانوالی)، محمد احمد الطاف (جام پور)، محمد ساجد (گوجرانوالہ)" انہیں مَدَنی چیک روانہ کردیئے گئے۔ **درست جوابات:** (1) 7 سورتیں (2) 80 صفیں **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** (1) بنتِ محمد فاروق (کراچی) (2) محمد عاطف عطاری (لاہور) (3) محمد یوسف علی (رحیم یار خان) (4) بنتِ محمد امین (فیصل آباد) (5) قاری سلیم اشرف (ملتان) (6) محمد شیراز عطاری (میرپور خاص) (7) محمد اشرف (ٹوبہ ٹیک سنگھ) (8) محمد علی عطاری (سرگودھا) (9) غلام نبی (خیر پور میرس) (10) منیب احمد (اوکاڑہ) (11) محمد عظیم (کشمیر) (12) بنتِ اسلم (کوئٹہ)

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

الفاظ تلاش کیجئے

پیارے بچّو! اللہ پاک نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کیلئے بھیجا ان کو "نبی" کہتے ہیں۔ (کتاب العقائد، ص15)
خانوں میں لکھے ہوئے حُروف میں اللہ پاک کے 6 انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے نام چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے حُروف ملا کر نیچے لکھے ہوئے 6 نام تلاش کرنے ہیں، آپ ان ناموں کو اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں تلاش کر سکتے ہیں، جیسے ٹیبل میں حضرت آدم علیہ السّلام کے نام کو واضح کیا گیا ہے:

ق	د	ش	ع	س	و	ی	ع	ش
د	م	ح	م	ھ	ا	ش	ی	ع
م	د	آ	ر	ڈ	ث	ع	م	ح
ے	ی	ک	ٹ	م	ص	ی	ح	آ
م	و	ن	ل	و	ر	ب	خ	ا
ف	ش	ث	ی	س	ی	ع	د	ی
ہ	ع	م	د	ی	س	ح	و	ن

① محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ② نوح علیہ السّلام ③ یُوشع علیہ السّلام ④ موسیٰ علیہ السّلام ⑤ عیسیٰ علیہ السّلام ⑥ شعیب علیہ السّلام۔

میں بڑا ہو کر کیا بنوں گا؟

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! میں بڑا ہو کر عالمِ دین بنوں گا اِنْ شَآءَ اللہ اور دین و دنیا کی بھلائی حاصل کروں گا۔ ماں باپ کا فرماں بردار بنوں گا ان کا نام روشن کروں گا۔ میں نے آبِ زم زم پی کر بھی دعا کی ہے کہ اللہ مجھے باعمل عالمِ دین بنائے اور میرے بابا جان نے بھی میرے لئے مکّہ مدینہ میں دعا کی ہے کہ میں عالم اور حافظِ قراٰن بنوں۔ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

حارث عطّاری بن عبدُ الرّحمٰن عطّاری مدنی (کلاس دوم)

منتخب پیغامات

① میں بڑا ہو کر مفتی بننا چاہتا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللہ (علی حسن بن محمد بوٹا، منڈی وار برٹن، ضلع ننکانہ) ② میرا نام اُمیمہ ہے اور میری عمر دس سال ہے، میں بڑی ہو کر عالمہ بننا چاہتی ہوں۔ (اُمیمہ عطاریہ بنت اویس جیلانی، حاصل پور، ضلع بہاولپور) ③ میرا ارادہ ہے کہ میں بڑا ہو کر مفتی بنوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ (ہارب بن مقبول، عمر 8 سال، کراچی) ④ میری نیت ہے کہ میں بڑا ہو کر مفتی بنوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ (وجیہ بن آصف خان، کراچی) ⑤ بڑا ہو کر میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جیسا بننا چاہتا ہوں۔ (حامد رضا بن عبد الخالق، عمر 6 سال، گلستان جوہر کراچی) ⑥ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں بڑی ہو کر عالمہ بنوں گی۔ (عائشہ بنتِ عبد الخالق، عمر 8 سال، گلستان جوہر کراچی) ⑦ اِنْ شَآءَ اللہ میں عالمِ دین بنوں گا۔ (مکی رضا بن ندیم عطاری، لاہور) ⑧ میں بڑا ہو کر امام بنوں گا۔ (محمد ریحان، بلدیہ ٹاؤن کراچی)

پیارے بچّو! آپ بھی بتائیے کہ آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟ واٹس ایپ: +923012619734 mahnama@dawateislami.net

ابو عُبید عطاری مَدَنی*

اسکول سے واپسی پر ننّھے میاں گھر میں داخل ہوئے تو سلام کئے بغیر ہی سیدھا اپنے کمرے میں چلے گئے، امّی نے اس بات کو محسوس کیا تو ننھے میاں کے پیچھے چلی آئیں۔ کمرے کے دروازے سے دیکھا کہ ننّھے میاں بہت گھبرائے ہوئے ہیں فوراً قریب آکر پوچھا: ننھے میاں! کیا ہوا، کوئی بات ہوگئی ہے کیا؟

امی!! میں نے شاہد کو نہیں مارا اور میں اب اس سے کوئی بھی بات نہیں کروں گا، ننھے میاں نے جواب دیا۔

آخر ہوا کیا ہے کچھ پتا تو چلے؟ امی نے پوچھا۔

وہ بہت بدتمیز بچّہ ہے، مجھے نہ جانے کیا کیا کہے جا رہا تھا اور جب میں نے اسے پلٹ کر جواب دیا تو وہ رونے لگا، میں فوراً بھاگ کر گھر آ گیا، امی! میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے اسے مارا نہیں ہے۔ ننّھے میاں کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ خود رو پڑیں گے۔

اچھا اچھا! جب آپ نے اسے مارا ہی نہیں تو گھبرانے کی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ امی نے ننّھے میاں کو تسلّی دیتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد ڈور بیل بجنے پر امی نے دروازے کے پاس جاکر پوچھا: کون؟

باہر سے ایک خاتون کی غصّہ بھری آواز آئی: جلدی دروازہ کھولئے، میں شاہد کی امی ہوں۔

ننّھے میاں کی امی نے دروازہ کھولا تو وہ اپنے شاہد کے ساتھ گھر میں داخل ہو کر بولنا شروع ہو گئیں: کہاں ہے ننھے میاں؟ میں تو اسے بہت اچھا بچّہ سمجھتی تھی، لیکن اس نے تو حد ہی کر دی۔

بہن! آخر ہوا کیا ہے، کچھ بتایئے تو سہی!! ننّھے میاں کی امی نے نرم لہجے میں شاہد کی امی سے پوچھا۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جملے تلاش کیجئے!

نام مع ولدیت:............ عمر............ مکمل پتا:............

....

پیارے بچو! ♦ کوپن کی دوسری جانب لکھے ہوئے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور مضمون کا نام، صفحہ اور لائن نمبر لکھئے۔ ♦ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ♦ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی پانچ پانچ کوپن پیش کئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ کوپن مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر 5 مہینے تک فری "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ہونا کیا ہے! میرے بیٹے شاہد کا رنگ کالا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ کا بیٹا اسے ”کالُو، کالُو“ کہہ کر چھیڑ تا رہے، آج شاہد روتے ہوئے گھر واپس آیا ہے۔

بہن آپ بیٹھ جایئے میں ننھے میاں کو بُلاتی ہوں۔

مجھے نہیں بیٹھنا آپ اپنے لاڈلے کو جلدی سے بلائیں۔

ننّھے میاں! فوراً ادھر آیئے، امی نے آواز دی۔ کچھ دیر تک ننّھے میاں کی آمد کے آثار دکھائی نہیں دیئے تو کمرے میں دیکھنے گئیں مگر ننّھے میاں اپنے کمرے میں کہاں! وہ تو شاہد کی امی کو دیکھتے ہی دادی کے کمرے میں جاکر چُھپ گئے تھے۔ امی نے دوبارہ آواز دی تو دادی ننھے میاں کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئیں۔

شاہد کی امی کی ساری بات سُن کر دادی کہنے لگیں: ننّھے میاں! مجھے آپ سے ایسی حرکت کی امید نہیں تھی۔

مگر دادی! شاہد بھی مجھے روزانہ چِڑاتا (Tease کرتا) ہے، ننّھے میاں نے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا۔

ارے!! بچّوں میں یہ گندی عادت کیسے پیدا ہوگئی؟ دادی نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ پھر دادی دونوں بچوں کو

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے

1. مذاق اُڑانا بہت بُری بات ہے
مضمون کا نام............ صفحہ............ لائن............
2. ”تم پریشان نہ ہو، جیسا شکار ویسا جال“
مضمون کا نام............ صفحہ............ لائن............
3. سچ بولنے میں دنیا اور آخرت دونوں میں عزّت ملتی ہے۔
مضمون کا نام............ صفحہ............ لائن............
4. امّی نے اسکول کا یونیفارم چینج کرنے کا کہا
مضمون کا نام............ صفحہ............ لائن............
5. صحابہ میں قراٰنِ کریم کے سب سے زیادہ جاننے والے
مضمون کا نام............ صفحہ............ لائن............

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان شعبان المعظم 1441ھ کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

اپنے ساتھ ڈرائنگ روم میں لے آئیں اور سمجھاتے ہوئے بولیں: کسی کے بُرے نام رکھنا لمبے کو لَمبُو، موٹے کو موٹُو اور چھوٹے قد والے کو چھوٹُو یا ٹھگنا کہہ کر اس کا مذاق اُڑانا بہت بُری بات ہے۔ میں آپ دونوں کو ایک سچّی کہانی سناتی ہوں پھر مجھے بتانا کہ آپ دونوں نے اچھا کام کیا ہے یا بُرا؟ دادی صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔ اتنے میں شاہد اور ننھے میاں دونوں کی مائیں بھی کمرے میں آگئی تھیں، سچّی کہانی کا سُن کر وہ بھی شوق سے صوفے پر بیٹھ گئیں۔

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں ایک شخص نے حضرت بلال رضیَ اللہ عنہ کو کہا: اے کالی عورت کے بیٹے! حضرت بلال نے جب دربارِ رسالت میں اس کی شکایت کی تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس آدمی کو بُلوایا اور پتا ہے کیا فرمایا؟

دونوں بچوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا: کیا کہا؟

ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مجھے تَوَقُّع نہیں تھی کہ تمہارے سینوں میں ابھی تک اسلام سے پہلے زمانے کا تکبّر موجود ہوگا۔

اس کے بعد اس شخص نے پتا ہے کیا کِیا؟ ننّھے میاں اور شاہد میاں! آپ دونوں اسے غور سے سنو! اس شخص نے اپنا چہرہ زمین پر رکھ دیا اور کہا: بلال! جب تک آپ اپنا پاؤں میرے چہرے پر نہیں رکھیں گے میں اس وقت تک ہرگز ہرگز اپنا چہرہ زمین سے نہیں اُٹھاؤں گا۔

آخر کار اس شخص کے بہت ضد کرنے پر حضرت بلال رضیَ اللہ عنہ نے اپنا پاؤں اس شخص کے چہرے پر رکھا۔

(شرح بخاری لابن بطال، 1 / 87 ملخصاً)

میرے بچّو اب بتاؤ! تم دونوں اچّھا کام کر رہے ہو یا بُرا؟

ننّھے میاں فوراً بولے: دادی! واقعی یہ تو بہت بُرا کام تھا، شاہد مجھے معاف کر دو میں آئندہ کبھی بھی تمہیں ایسا نہیں کہوں گا۔

شاہد نے اُٹھ کر ننّھے میاں کو گلے لگایا اور کہا: مجھے بھی معاف کر دو میں بھی آئندہ تمہیں تنگ نہیں کروں گا۔ دونوں بچّوں کو یوں گلے ملتا دیکھ کر شاہد کی امّی کا غصّہ بھی ختم ہوگیا اور ننّھے میاں کی والدہ اور دادی بھی خوش ہوگئیں۔

جھگڑالو بِلّی

ابو معاویہ عطاری مَدَنی*

ایک دن جنگل کا بادشاہ اپنے وزیر کے ساتھ ریاست (State) کی سیر کے لئے روانہ ہوا۔ راستے میں وزیر نے جنگل کے حالات کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا: بادشاہ سلامت! آپ کی حکومت سے ہر کوئی خوش ہے، سارے جانور امن اور سکون سے رہتے ہیں، لیکن ایک بِلّی (Cat) ہے، وہ سب کے ساتھ لڑتی رہتی ہے جس کی وجہ سے سب اسے جھگڑالو بِلّی کہتے ہیں۔

ہم کسی کو بھی اپنے جنگل میں فساد (Discord) پھیلانے کی اجازت نہیں دے سکتے، اسے ضرور سبق سکھائیں گے، شیر نے جواب دیا۔

وزیر بولا: جناب! وہ بڑی غصے والی اور بد تمیز ہے، کہیں آپ کی بے عزتی نہ کردے۔ **"تم پریشان نہ ہو، جیسا شکار ویسا جال"**، شیر نے کہا۔ شیر اور وزیر جنگل میں گھومتے رہے یہاں تک کہ دوپہر کا وقت ہو گیا تو بادشاہ نے گھنے درختوں کے پاس پڑاؤ (Stay) کرنے کا حکم دیا۔

شیر درختوں کے سائے میں لیٹا آرام کر رہا تھا کہ اوپر سے ایک ہڈی اس کے سر پر گری۔ شیر نے غصے سے اوپر دیکھا تو موٹی سی شاخ پر ایک بِلّی بیٹھی نظر آئی جو بڑے مزے سے گوشت کو چبا رہی تھی اور ہڈیاں نیچے پھینک رہی تھی۔ شیر نے اشارے سے وزیر کو بُلا کر اس بِلّی کے بارے میں پوچھا۔ وزیر نے بِلّی کی طرف دیکھا تو پہچان لیا اور کہنے لگا: حضور! میں نے صبح جس جھگڑالو بلی کے بارے میں بتایا تھا یہ وہی ہے۔

شیر نے وزیر سے کہا کہ بِلّی کو ہمارے سامنے پیش کرو۔

وزیر بِلّی سے مخاطِب ہو کر بولا: خالہ! نیچے آؤ، بادشاہ سلامت نے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔

وزیر کو جس کا ڈر تھا وہی ہوا آگے سے بِلّی چیخ کر بولی: مجھے خالہ کیوں بولا؟ ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟ اپنے الفاظ واپس لو! شیر سمجھ گیا کہ وزیر سچ ہی کہہ رہا تھا یہ تو واقعی جھگڑالو بِلّی لگتی ہے۔

اس نے وزیر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور خود پیار سے کہنے لگا: مُحترمہ! میرا وزیر تو جاہل ہے، اس کی طرف سے میں معافی چاہتا ہوں، ذرا نیچے آئیں ایک حکومتی معاملے میں آپ سے مشاورت کرنی ہے۔

بِلّی منہ چڑھائے بولی: اچھا! معاف کیا، بولو کیا مشورہ چاہئے؟

شیر: تم ایک لائق فائق بِلّی ہو، پورے جنگل میں تمہاری سمجھداری اور دانشمندی کے چرچے ہیں، لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنا نیا وزیر بنالوں۔

یہ سنتے ہی پُرانے وزیر کے تو کان کھڑے ہوگئے اور وہ حیرت سے شیر کو دیکھنے لگا مگر شیر نے آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے تسلّی دی۔ دوسری جانب وزارت کی پیش کش (Offer) سُن کے بِلّی تو پُھولے نہ سمائی، خوشی خوشی چھلانگ لگا کر درخت سے نیچے اتر آئی اور شیر کے قریب آکر بڑے جوش سے بولی: بادشاہ سلامت! مجھے قبول ہے۔ لیکن شیر نے ایسا زوردار پنجہ (Claw) مارا کہ بِلّی اُڑتی ہوئی درخت سے ٹکرائی، بِلّی نے اُٹھ کر بھاگنا چاہا مگر ناکام رہی، شیر نے فوراً اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ مُقدَّمہ (Case) چلا اور بِلّی کو اپنے کئے کی سزا مل گئی۔

پیارے بچّو! معلوم ہوا کہ لڑنا جھگڑنا، دوسروں سے بد تمیزی سے پیش آنا بہت بُری عادت ہے اور ایسا کرنے والے کو کبھی نہ کبھی اپنے کئے کی سزا مل جاتی ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

بچے اور امتحانات کی تیاری

بلال حسین عطّاری مَدَنی*

عموماً بچّے امتحانات (Exams) کو بہت سنجیدہ لیتے ہیں، بہت شرارتی بچے بھی امتحانات قریب آتے ہی ساری شوخیاں بُھول کر کتابیں کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور محنتی بچے تو ان دنوں گویا کہ کھانا پینا ہی بھول جاتے ہیں۔ امتحانات کی اہمیت اپنی جگہ لیکن بچوں کی شگفتگی اور خوشیاں بھی اہم ہیں۔ لہٰذا امتحانات کے دنوں میں والدین کو چاہئے کہ بچّوں کی جسمانی اور ذہنی نشو و نَما کا خاص خیال رکھیں۔ جہاں تک بات ہے امتحانات کی تیاری کی تو اس معاملے میں بھی سب کچھ ٹیچرز پر ڈال کر خود کو بری الذمّہ نہ سمجھیں بلکہ امتحانات کی تیاری میں خود بھی بچّوں کی مدد کریں۔ ذیل میں چھ ایسے نِکات (Points) پیش کئے جارہے ہیں جن پر عمل کرکے آپ امتحانات کی تیاری میں بچّوں کی مدد کرسکتے ہیں۔

1 ذہنی سکون وحوصلہ دیں: ہمارے تعلیمی نظام اور معاشرتی رویّے نے امتحانات کے معاملے میں بچوں کو بہت حسّاس بنادیا ہے اور امتحانات کے سبب وہ ذہنی دباؤ (Depression) کا شکار بھی ہوجاتے ہیں، ایسی صورتِ حال میں امتحانات کی تیاری کرنا انتہائی دشوار ہوتا ہے لہٰذا آپ کو چاہئے کہ انہیں پُرسکون کریں، حوصلہ دیں اور امتحانات کی تیاری میں درپیش مسائل پر بچّوں سے بات کریں اور انہیں حل کریں، یوں بچّے آپ کی دل چسپی اور تعاوُن کا اِحساس کرنے لگیں گے اور یہی احساس انہیں ذہنی سکون فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ مزید محنت پر اُبھارے گا۔

2 شیڈول بنائیں: بچّوں کے ساتھ مِل جُل کر اس طرح کا ٹائم ٹیبل بنائیں جس پر وہ بھی آسانی سے عمل کرکے امتحانات کی تیاری کرسکیں اور آپ کے معمولات بھی متأثّر نہ ہوں نیز حتَّی الْاِمکان صبح کے وقت کو ترجیح دیں۔

3 چھٹیوں کی وجہ سے رہ جانے والا کام: بعض اوقات اسکول سے غیر حاضری کی صورت میں بچوں کا کچھ کام ادھورا (نامکمل) رہ جاتا ہے جسے بچّے کسی مجبوری یا غفلت کی وجہ سے پورا نہیں کرپاتے، کوشش کرکے پہلے ان کاموں کو خود یا اپنے بچّے کے ساتھی طالبِ علم (Class fellow) کی کاپی لے کر مکمل کروائیں تاکہ امتحانات کی تیاری میں کسی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔

4 مضامین کی تقسیم کاری: تمام مضامین (Subjects) کو برابر اہمیت دیں، کسی مضمون کو آسان سمجھ کر اس کی تیاری

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

میں کوتاہی مت کرنے دیں اور اس طرح سے سمجھائیں کہ بیٹا! ممکن ہے کہ جس مضمون کو آپ آسان سمجھ رہے ہو اس کا سوالیہ پرچہ (Question Paper) آپ کی امید کے خلاف ہو اور کمرۂ امتحان (Examination Hall) میں آپ کو پریشان کردے۔ ہاں جن مضامین کو مشکل سمجھا جاتا ہے ان کی تیاری کو اِضافی وقت دیں اور انہیں بار بار دہرائیں تاکہ بعد میں بھول نہ جائیں۔

5 **کتاب کی تقسیم کاری:** نصابی کتاب کے تین حصّے کر لیجئے 1 جسے بچّے کے اساتذہ (Teachers) نے اہم قرار دیا ہے 2 جس کے پیپر میں آنے کی امید ہو، ان دو حصوں کی تیاری کرنے کی صورت میں بچّے کے امتحان میں کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں 3 جس کا پیپر میں آنا بعید (دور) ہو، پہلے دو حصوں کے ساتھ ساتھ اس حصّے کی بھی تیاری کروائی جائے، بعض اوقات اسی کی دہرائی (Repeat) بھی پوزیشن پانے کا سبب بن جاتی ہے۔

6 **یاد کرنے کا انداز:** بچّوں کو رٹّا (Cramming) لگوانے سے بچئے، اسباق کو سمجھ کر توجُّہ کے ساتھ پڑھنے اور یاد کرنے کو ان پر لازم کریں نیز اہم پیراگراف کو بالکل مختصر اور پوائنٹس کی صورت میں لکھوائیں کہ کئی بار سرسری نظر کرنے کی بجائے ایک بار لکھ کر یاد کر لینا زیادہ بہتر ہوتا ہے کیونکہ لکھتے وقت دماغ حاضر رکھنا پڑتا ہے اور لکھا ہوا سبق دماغ میں نسبتاً زیادہ محفوظ رہتا ہے۔

اہم بات: دُنیوی امتحانات کی مصروفیت میں اپنے بچوں کو اُخْرَوِی امتحان سے غافل مت ہونے دیں، ان ایّام میں بھی تاکید کرکے انہیں نماز پڑھواتے رہیں، اللہ پاک کی بارگاہ میں دینی و دنیوی ہر امتحان میں کامیابی کی دعا مانگتے رہنے کی ترغیب بھی دیتے رہیں۔ مزید راہ نُمائی حاصل کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے چھپی ہوئی کتاب **"امتحان کی تیاری کیسے کریں؟"** کا مطالعہ فرمائیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو عتیق عطّاری مَدَنی*

سوال: حضرت سیّدنا ہُود علیہ السَّلام کی قوم کو اللہ پاک نے کس چیز کے ذریعے ہلاک فرمایا؟

جواب: سخت گرجتی ہوئی آندھی کے ذریعے۔ (پ29، الحاقّۃ:6)

سوال: اللہ پاک نے حضرت سیّدنا ہُود علیہ السَّلام کو کس قوم کی طرف بھیجا تھا؟

جواب: قومِ عاد کی طرف۔ (پ8، الاعراف:65)

سوال: صحابہ میں قراٰنِ کریم کے سب سے زیادہ جاننے والے کون تھے؟

جواب: امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ۔ (تاریخ الخلفاء، ص31، 32)

سوال: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دادا حضرت سیّدنا عبدُ المطّلب کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: شَیبہ بن ہاشم۔ (طبقات ابن سعد، 1/46)

سوال: حجرِ اسود کو جنّت سے کون لائے تھے؟

جواب: حضرت سیّدنا آدم علیہ السَّلام۔ (طبقات ابن سعد، 1/30)

سوال: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: خود ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے۔ (سابقہ حوالہ، 1/115)

سوال: اصحابِ کہف کتنے سال غار میں رہنے کے بعد زندہ کئے گئے تھے؟

جواب: 309 سال بعد۔ (پ15، الکھف:25)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مدرسۃُ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے تحت ملک و بیرونِ ملک تقریباً 3790 مدارسُ المدینہ تعلیمِ قراٰن عام کررہے ہیں، شیخوپورہ روڈ فیصل آباد میں واقع مدرسۃُ المدینہ "فیضانِ مدینہ کھرڑیاں والہ" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کھرڑیاں والہ سن 1995 میں شروع ہوا جبکہ اس کی جدید تعمیر 2017 میں کی گئی ہے۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں حفظ کی 8 جبکہ ناظرہ کی 2 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2019 تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 650 طَلَبہ حفظِ قراٰن کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 1500 بچّے ناظِرہ قراٰنِ کریم مکمل کرچکے ہیں، رواں سال 2019ء (Current Year) اس مدرسۃُ المدینہ میں 250 طَلَبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ کے آغاز سے لے کر اب تک فارغ ہونے والے طَلَبہ میں سے 100 سے زائد نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا جبکہ 30 سے زائد طَلَبہ عالم کورس مکمل بھی کرچکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشُمول "مدرسۃُ المدینہ" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیّت پر بھی خاصی توجُّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچے اچّھے اخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کھرڑیاں والہ میں بھی کئی ہونہار اور مَدَنی ستارے جگمگا رہے ہیں جن میں سے غلمان رضا بن محمد اقبال (عمر تقریباً 13 سال) کی کارکردگی ملاحظہ فرمائیں:

15 دن میں قاعدہ مکمل کیا، 30 دن میں ناظرہ پورا پڑھ لیا جبکہ 5 ماہ 27 دن کے مختصر عرصہ میں قراٰنِ کریم مکمل حفظ کرلیا۔ قراٰن سے محبت ایسی کہ ہر روز 2 پارے پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، مزید یہ کہ علمِ دین کے حصول کے لئے ایک سال سے مدنی مذاکروں میں لگاتار شرکت اور امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 50 سے زائد کُتب و رسائل کا مطالعہ بھی کرچکے ہیں۔ اپنی علمی پیاس کو بجھانے اور دین کی مزید تعلیم کے حصول کے لئے مستقبل میں درسِ نظامی (عالم کورس) اور تخصُّص فِی الفِقْہ (مفتی کورس) کرنے کا عزمِ مصمّم رکھتے ہیں۔ حصولِ علم کے ساتھ عمل کرنے پر بھی توجُّہ دیتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گزشتہ 2 سال سے نمازِ پنج گانہ کے ساتھ تہجّد، اشراق اور چاشت کے پابند ہیں اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ایک سال سے مسجد درس بھی دے رہے ہیں۔

نمازکی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوْا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں پر توجّہ دو۔ (مصنف عبدالرزاق، 4/120، رقم: 7329) اپنے بچوں کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔

والد یا مرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔ بذریعہ قرعہ اندازی تین بچوں کو 5 ماہ تک **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** مفت (Free) دیا جائے گا۔ **نوٹ:** • 90 فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان رمضان المبارک 1441ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" (news.dawateislami.net) پر دیئے جائیں گے۔

کاٹنا ضروری نہیں، یہیں پر حاضری لگانے کے بعد تصویر بنا کر واٹس ایپ یا فوٹو کاپی کروا کر بذریعہ ڈاک بھی بھیج سکتے ہیں۔

یہاں سے کاٹئے ....

نام ______________ ولدیت ______________ عمر ______ والد یا سرپرست کا فون نمبر ______________

گھر کا مکمل پتا ____

جمادی الاخریٰ 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط	جمادی الاخریٰ 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1							16						
2							17						
3							18						
4							19						
5							20						
6							21						
7							22						
8							23						
9							24						
10							25						
11							26						
12							27						
13							28						
14							29						
15							30						

ساس کی خدمت

Kindness to Mother in law

بنتِ سید ضیاء الحق عطاریہ مدنیہ

بہو!!! ایک کپ چائے تو بنادو۔

زینب کی شادی کو 6 ہی مہینے ہوئے تھے، سسرال میں صرف ساس تھی، چاروں نندیں شادی شدہ تھیں لیکن ایک تو لاأبالی طبیعت، اوپر سے معاشرے کا اثر تھا کہ اسے وہ بھی بوجھ لگتی تھیں، ابھی بھی بڑے مزے سے موبائل پر کسی سہیلی سے چیٹنگ میں مصروف تھی کہ ساس کی فرمائش نے سارا مزہ کِر کِرا کر دیا تھا۔ غصّے سے اٹھی اور موبائل ہاتھ میں پکڑے ہی کچن میں چلی آئی۔ چائے کے لئے پانی چولہے پر رکھتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں کب اِن سے جان چھوٹے گی، ملازمہ سمجھ رکھا ہے مجھے۔

ساس کو چائے دے کر باہر آئی تو یاسر کی کال آگئی، آج رات کوئی مہمان آرہے ہیں، اسپیشل ڈشز بنانے کا کہہ کر یاسر نے تو فون بند کر دیا تھا لیکن زینب پر جھنجلاہٹ طاری ہو چکی تھی، اندر سے عطیّہ بیگم نے کپ اٹھانے کا کہا تو غصے سے بڑبڑانے لگی: سارا دن انہی کے کام کرتے رہو، یہ لادو، یہ اٹھالو، یہ پکادو۔

آواز زیادہ اونچی تو نہیں تھی لیکن اتنی ضرور تھی کہ عطیّہ بیگم کے کانوں تک پہنچ ہی گئی جسے سن کر وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھیں کہ اللہ پاک بندے کو کبھی کسی کا محتاج نہ بنائے، کمر درد نے تو مجھے بستر سے ہی لگا دیا ہے، کہاں میں پانچ پانچ بچوں کو اکیلے پالنے والی؟ اور کہاں اب چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے بھی بہو کی محتاج؟ کتنی کوششوں سے میں نے اکلوتے بیٹے کے لئے رشتہ تلاش کیا تھا، بہت سے رشتے ٹھکرا کر اعلیٰ تعلیم یافتہ بہو تو مل گئی تھی لیکن اب احساس ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ اور تہذیب یافتہ ہونے میں فرق ہے، شاید میری ترجیحات ہی غلط تھیں۔

السلام علیکم امی جان! یاسر کی آواز پر عطیّہ بیگم کی سوچوں کی تان ٹوٹ گئی تھی۔ وعلیکم السلام بیٹا! آگئے آفس سے، کپڑے چینج کرکے بہو کا ہاتھ بٹادو، اکیلی جان کیا کیا کرے گی!

بہتر امّی جان! اتنا کہہ کر یاسر اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور فریش ہو کر کچن میں گیا: بھئی کتنی دیر ہے؟ بڑے زوروں کی بھوک لگی ہے، مہمان بھی پہنچنے والے ہوں گے۔

کھانا تیار ہو چکا ہے، بس امی جان کی فرمائشوں سے فرصت مل جائے، زینب نے جواب دیا۔

فرمائشوں سے کیا مطلب ہے بیگم صاحبہ؟ ایک سُوپ ہی تو اضافی بنواتی ہیں وہ بس!

انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں جناب! آپ تو شام کو آتے ہیں، سارا دن تو گھر پر میں ہوتی ہوں، کپڑے دھو دو، دوائی لادو، دوائی کھانی ہے تو دودھ گرم کر دو، تھک گئی ہوں میں یہ سب کرتے کرتے، اپنے لئے بھی ٹائم نہیں مل پاتا مجھے!

بس کر جائیں بیگم صاحبہ! یاسر نے بیچ میں ہی زینب کو ٹوک دیا ورنہ وہ تو ابھی مزید بولنا چاہ رہی تھی، اگر امی جان کے کچھ کام ہمیں کرنا پڑ جائیں تو اس میں شکایت کیسی! آخر وہ ہماری ماں ہیں، ہمارا حق ہے ان کی خدمت کریں اور ان کو کسی کمی کا احساس نہ ہونے دیں۔

جناب! وہ میری نہیں صرف آپ کی ماں ہیں، ان کی خدمت میرا نہیں آپ کا حق ہے، ویسے بھی بہو پر ساس سسر کی خدمت کرنا فرض نہیں ہے، زینب نے آگے سے جواب دیا۔

اتنے میں ڈور بیل کی آواز سنائی دی، یاسر نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور کہا: آپ کا ساس نامہ ختم ہو گیا ہو تو میں مہمانوں کو بٹھا

آؤں، یقیناً وہی ہوں گے۔

کھانے کے بعد یاسر عشا کی نماز پڑھنے چلا گیا، سنّتیں ادا کرنے کے بعد وہیں گم صُم بیٹھا تھا کہ کسی نے کندھا ہلایا، اوپر دیکھا تو امام صاحب کھڑے تھے، یاسر فوراً کھڑا ہو گیا اور امام صاحب سے مصافحہ کیا تو وہ کہنے لگے: خیریت یاسر بیٹا! بڑی گہری سوچ میں گم تھے۔

امام صاحب کو اس مسجد میں دس سال سے زیادہ عرصہ بیت چکا تھا، اپنے ہر نمازی کو نہ صرف نام سے جانتے تھے بلکہ ہر ایک کی خوشی غمی میں بھی شریک ہوتے، اسی لئے نمازی بھی اپنے معاملات میں ان سے صلاح مشورہ لیا کرتے تھے۔ امام صاحب کے خیر خیریت پوچھنے پر یاسر نے انہیں اپنی پریشانی بتائی اور مشورہ مانگا کہ میں اس مسئلے کو کس طرح حل کروں؟

امام صاحب کہنے لگے: یاسر بیٹا! کہہ تو وہ ٹھیک رہی ہیں لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ذمہ داریوں کی بات آئے تو ہمیں فرض واجب یاد آجاتے ہیں اور حقوق لینے ہوں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا، پھر امام صاحب نے اسے حکمت بھرا مشورہ دیا جسے سُن کر یاسر مطمئن ہو کر گھر آگیا۔

یاسر اگلے روز آفس میں تھا کہ زینب کی کال آئی: سنئے! آج جلدی گھر آجائیے گا، سیل لگی ہے، میں نے سوٹ لینے جانا ہے۔ بیگم صاحبہ کی فرمائش پر یاسر کو امام صاحب کا مشورہ یاد آگیا اس نے نرمی سے جواب دیا: ابھی پچھلے ماہ ہی تو نیا سوٹ دلوایا تھا، وہ کہاں گیا؟

کیا ہو گیا ہے آپ کو! آپ کب سے پچھلے سوٹوں کا حساب رکھنے لگے؟

سنئے محترمہ! ہر سیل سے سوٹ خریدنا کوئی لازمی تھوڑی ہے، اچھا میں فون رکھتا ہوں، کلائنٹ میرا انتظار کر رہا ہے۔

کال تو کٹ چکی تھی لیکن زینب وہیں بیٹھی فون کو گھورے جارہی تھی۔

شام کے وقت یاسر گھر آیا تو ایسے نارمل تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں! خیر، کھانے وغیرہ سے فارغ ہوا تو زینب پھر سے سوٹ کی بات لے کر بیٹھ گئی، سنئے! دو مہینے بعد میری بھانجی کی شادی بھی ہے، تب بھی تو سوٹ لینے پڑیں گے اس لئے کہہ رہی ہوں کہ ابھی سیل سے لے لیتی ہوں۔

یاسر نے نرمی سے جواب دیا: کوئی ضرورت نہیں ہے شادی پر جانے کی! گھر پہ رہو خود کو ٹائم دو اور ۔۔۔

یہ آپ نے کیا صبح سے "لازمی نہیں، ضروری نہیں" کی رَٹ لگا رکھی ہے؟ زینب نے غصے سے یاسر کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی، ٹھیک ہے ہر بات لازمی نہیں ہوتی لیکن اخلاقیات اور معاشرتی تقاضے بھی کوئی چیز ہوتے ہیں، بھانجی کی شادی پر اس کی سگی خالہ ہی غائب ہو تو کیا کہیں گے لوگ کہ بھانجی کے لئے بھی خالہ کے پاس وقت نہیں تھا؟

دیکھیں بیگم صاحبہ! یاسر نے مسکراتے ہوئے کہا: آپ کی "ساس کی خدمت بہو پر فرض نہیں ہے" والی بات سن کر میں نے غور کیا تو احساس ہوا آپ سچ کہہ رہی تھیں، واقعی میں نے آپ کے ساتھ غلط کیا تھا، لیکن! اتنا کہہ کر یاسر سانس لینے کے لئے رکا تو زینب انہیں پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

یاسر نے دوبارہ کہنا شروع کیا: لیکن! آئندہ ہمیں اپنے باقی معاملات میں بھی یہی معیار اپنانا ہوگا کہ ایک دوسرے سے صرف فرض کاموں کا مطالبہ کریں گے، میں آپ سے والدہ کی خدمت کا نہیں بولوں گا تو آپ بھی چھ ماہ سے پہلے مجھ سے نئے سوٹ کا مطالبہ نہیں کریں گی کیونکہ شوہر پر ہر چھ مہینے میں بیوی کو ایک نیا سوٹ دلانا واجب ہے، ایک سال سے پہلے بہن، بھائیوں سے ملنے کی ضد نہیں کریں گی کیونکہ یہی بیوی کا حق ہے، ہم دونوں اخلاقی معاملات کو چھوڑ دیتے ہیں، آپ بھی وہ کام کریں جو آپ پر فرض ہیں اور میں بھی وہ کام کروں جو مجھ پر فرض ہیں، ٹھیک ہے، اب تو خوش ہیں ناں؟

یاسر کی باتیں سن کر زینب دل ہی دل میں اپنے سلوک (Behaviour) پر شرمندہ تھی اور سوچ رہی تھی کہ ہر چیز کو فرض و واجب کی نظر سے نہیں دیکھتے، اخلاقیات اور معاشرتی زندگی کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں، خصوصاً گھریلو زندگی میں خوشی بھرنے کے لئے تو قدم قدم پر اس اصول کو اپنانے کی حاجت ہے۔

زینب کے چہرے پر چھائی شرمندگی بتا رہی تھی کہ اسے اپنے نامناسب سلوک کا احساس ہو چکا ہے اور یاسر اسے دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ کل آفس سے واپسی پر اسے نیا سوٹ دِلا دوں گا۔

بنتِ عرفان عطاریہ

سائیڈ پہ ہٹ جاؤ! میں نے اب تمہاری پٹائی کر دینی ہے، اُمِّ بلال روٹیاں پکانے میں مصروف تھی اور چھوٹی بیٹی اَرْوٰی اس کا دوپٹہ پکڑے کھڑی تھی اور ضد کر رہی تھی: امی! میں بھی روٹی پکاؤں گی۔ ابھی اس کی ضد ختم نہ ہوئی تھی کہ اندر سے چھوٹے بیٹے کے رونے کی آواز آئی، اَرْوٰی! جاؤ! چھوٹے بھائی کو چُپ کرواؤ، میں آتی ہوں، لیکن اَرْوٰی ٹَس سے مَس نہیں ہوئی۔ سارا دن گھر کے کام ہی ختم نہیں ہوتے، بچے تو دو گھڑی سکون کا سانس بھی نہیں لینے دیتے! آج اِن کے ابو آتے ہیں تو کہتی ہوں کہ ہمیں کچھ دن کے لئے میرے بھائی کے گھر چھوڑ آئیں، اُمِّ بلال نے پریشان ہو کر سوچا۔

کل آپ ہمیں اَرْوٰی کے ماموں کے گھر چھوڑ آیئے گا، رات کے کھانے کے بعد سلیم صاحب کو چائے پیش کرتے ہوئے اُمِّ بلال نے کہا۔ کتنے دن کا ارادہ ہے؟ سلیم صاحب نے پوچھا۔ یہی کوئی ہفتہ، دس دن۔ ٹھیک ہے، سلیم صاحب نے چائے کا گھونٹ بھر کر جواب دیا۔

اُمِّ عاتِکہ بچوں کو اسکول بھیج کر گھر کی صفائی ستھرائی میں مَشْغُول تھی کہ ڈور بیل کی آواز سنائی دی، کون ہے؟

بھابی! میں ہوں اُمِّ بلال۔

اپنی چھوٹی نند کی آواز پہچان کر اُمِّ عاتِکہ نے دروازہ کھول دیا۔

ارے آپ لوگ! آنے سے پہلے خبر تو دی ہوتی، اُمِّ عاتِکہ نے اُمِّ بلال کے سلام کا جواب دینے کے بعد اس سے گلے ملتے ہوئے کہا۔

بس ہم نے سوچا آپ کو سرپرائز دیتے ہیں، بھائی اور آپ سے ملے ہوئے بھی تو کافی دن ہو گئے تھے، آپ لوگوں کو تو ہماری یاد آتی نہیں تو ہم ہی ملنے آگئے، اُمِّ بلال نے جواباً کہا۔

بہت اچھا کیا تم نے، میں تو بچوں کے اسکول کی وجہ سے کہیں آ جا بھی نہیں سکتی، چلو آپ آرام سے بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔

اُمِّ بلال کو بھائی کے گھر آئے ہفتہ گزر چکا تھا، نہ کھانا پکانے کی جھنجٹ نہ گھر کے کاموں کی ٹینشن، سارا دن بھابی خاطِر تواضُع میں مگن رہتیں تو شام کے وقت بھائی صاحب آکر بہن اور بھانجا بھانجی کے خوب ناز اٹھاتے، دن کے دس بجے ناشتے سے فارغ ہو کر اُمِّ بلال بیسن پر ہاتھ دھو رہی تھی کہ اَرْوٰی کی آواز آئی: امی، امی! بڑی خالہ کا فون آیا ہے۔

اِدھر لاؤ بیٹی، السلام علیکم! باجی کیسی ہیں آپ؟

میں ٹھیک ہوں، آپ سُناؤ! کہاں مصروف ہو، اتنے دنوں سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟ باجی نے آگے سے کہا۔

ارے مت پوچھئے باجی، ہم تو بڑے مَزے میں ہیں، خوب عیش ہو رہے ہیں، ایک ہفتہ ہو گیا یاسر بھائی کے گھر ٹھہرے ہوئے ہیں، اُمِّ بلال نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

ایک ہفتہ!! باجی نے زور دیتے ہوئے کہا، کچھ تو خیال کرو

بہن! کسی پر اتنا بوجھ نہیں ڈالتے۔

نہیں باجی، بھابھی اور بھائی تو بہت خوش ہیں بالکل بھی تنگ نہیں ہو رہے، میرا اور بچوں کا خوب خیال رکھ رہے ہیں۔

باجی سمجھانے لگیں: میری بہن! مُرَوَّت اور لحاظ بھی کوئی چیز ہوتی ہے، اب وہ آپ کو خود تو نہیں کہیں گے کہ چلے جاؤ، آخر مہمان کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں!

ارے باجی آپ بھی پتا نہیں کیا کیا سوچ لیتی ہیں! مہمان نوازی کے آداب تو سُنے تھے یہ "مہمان کے آداب" آپ پتا نہیں کہاں سے نکال لائیں!

دیکھو بہن! خود ہمارے گھر کوئی دو سے تین دن رہنے آجائے تو ہم کتنے پریشان ہو جاتے ہیں، گھریلو ٹائم ٹیبل کے ساتھ ساتھ ماہانہ بجٹ بھی خطرے میں دکھائی دیتا ہے تو دوسروں کے بارے میں کیا خیال ہے آخر وہ بھی تو اسی دنیا میں رہتے ہیں، یہ مسائل انہیں بھی تو درپیش ہو سکتے ہیں، اور مہمان کے آداب میری اپنی سوچ نہیں ہیں ہمارا اسلام ہمیں اس کی تعلیم دیتا ہے سنو! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مہمانی ایک دِن رات ہے اور دعوت تین دِن ہے، اس کے بعد صدقہ ہے، مہمان کو حلال نہیں کہ اس کے پاس ٹھہرا رہے، حتّٰی کہ اسے تنگ کر دے۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/101، حدیث: 4244) بڑی بہن ہونے کے ناطے میرا سمجھانا ضروری تھا، آگے تمہاری مرضی، اچھا فون رکھتی ہوں۔

باجی کے الوداعی سلام کا جواب دیتے ہوئے اُمِّ بلال سوچ رہی تھی کہ اَرْوِیٰ کے ابو کو فون کر کے بولتی ہوں، آج دفتر سے چھٹی کے بعد ہمیں لینے آجائیں۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

تین دن کا اجتماع: دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان، موزمبیق، یوکے، سری لنکا اور ماریشس کے 364 جامعاتُ المدینہ للبنات کی مُعلّمات وناظمات اور ذمہ دار اسلامی بہنوں کے لئے 14، 15، 16 نومبر کو تین دن کے سنتوں بھرے اجتماع کا اہتمام ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ، اراکینِ شوریٰ، مفتیانِ کرام، نگرانِ پاک انتظامی کابینہ نے بذریعہ آواز اور جامعاتُ المدینہ للبنات کی عالمی مجلس مشاورت و اراکینِ پاک مشاورت نے اسلامی بہنوں کی تربیت فرمائی۔ **مدنی انعامات اجتماعات:** امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بہنوں کے 63 مدنی انعامات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ (Implement) کرنے کے لئے نومبر 2019ء میں ہند کے شہروں وردھا، ساؤتھ گوا، مہاراشٹرا، پوسد، سیتاپور، ناگپور، ایم پی، اسونی، مبرا، ضلع تھانے، کرناٹک، سِرسی، کرور، یوپی، مرادآباد، ٹھاکُردوارہ، گجرات، اورلی، موڈاسا، بھوج، کَچھ، راندور میں دو گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں سینکڑوں اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اجتماعِ پاک میں شریک اسلامی بہنوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی۔ **کورسز:** مجلس کفن دفن کے تحت کوٹا ہند کے شہر بھلواڑہ میں کفن دفن اجتماع کا اہتمام ہوا جس میں کم و بیش 35 مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اجتماع میں شریک اسلامی بہنوں کو غُسلِ میت کا اسلامی طریقہ سکھایا گیا ❁ 18 نومبر سے ہند کے شہر کانپور میں 12 دن پر مشتمل "اپنی نماز درست کیجئے" کورس کا آغاز ہوا جس میں شریک اسلامی بہنوں کو وضو، غسل، نماز کے مسائل اور نماز کا عملی طریقہ سکھایا گیا ❁ 18 نومبر سے آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں 12 دن پر مشتمل "حسنِ کردار کورس" کا آغاز ہوا جس میں شریک اسلامی بہنوں کو اخلاقیات، کردار کی درستی، حقوق و فرائض کی ادائیگی اور اس کی احتیاطیں نیز باطنی بیماریوں کی پہچان اور ان کا علاج سیکھنے کا موقع ملا ❁ اسپین اور ہند کے شہر کانپور میں 5 دن کے "زندگی پُرسکون بنایئے کورس" کا اہتمام ہوا جس میں شرکت کرنے والی اسلامی بہنوں کو فقہ المعاملات جیسا کہ نکاح، طلاق، عدت وغیرہ کے اہم ترین مسائل، عوامی مسائل اور ان کا حل اور امورِ خانہ داری و دیگر اہم امور سے متعلق رہنمائی حاصل کرنے کا موقع میسر آیا۔

ابتدائے اسلام میں ایمان لاکر مدینۂ مُنوّرہ کی طرف ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ایک خوش نصیب صحابیہ حضرت فاطمہ بنتِ قَیس فِہْرِیہ قُرشیہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔

مختصر تعارف: آپ کا نام فاطمہ، والدہ کا نام اُمَیْمَہ بنتِ ربیعہ اور والد کا نام قَیْس بن خالد ہے۔ آپ بہت حُسن و جمال والی، دانش مند اور صائبُ الرائے خاتون ہیں۔ آپ حضرت سیّدنا ضحّاک بن قَیس رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن ہیں جو قبیلۂ بنو قیس کے سردار تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: فاطمہ بنتِ قیس بن خالد الاکبر بن وَھب بن ثَعْلَبہ بن وائِلَہ بن عَمرو بن شَیْبان بن مَحارِب بن فِہْر بن مالک بن نَضْر بن کِنانہ۔[1]

نکاح: صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم نے اپنی ذاتی حیثیت بالکل فنا کر کے اپنی ذات اور اپنی آل اولاد کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حوالے کر دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہا کے پاس نکاح کے پیغامات آئے تو آپ نے اس معاملے کا مالک حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بنادیا اور کہا: میرا معاملہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ میں ہے جس سے چاہیں نکاح فرمادیں۔ چنانچہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنے کا مشورہ عنایت فرمایا، آپ نے حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرتے ہوئے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا۔ آپ کہا کرتی تھیں کہ اللہ پاک نے اس نکاح میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ اس نکاح کی بدولت لوگ مجھ پر رشک کرنے لگے۔[2]

خدمتِ حدیث و احکامِ اسلام کی اِشاعت: • آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے 34 اَحادیثِ مُبارکہ روایت کیں • آپ سے مَروی روایات احادیثِ مُبارکہ کی مشہور کُتُب صِحاح سِتّہ (یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ اور نسائی) میں مذکور ہیں • آپ سے کِبار تابعینِ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت سَعید بن مُسیّب، عُروہ بن زُبیر، اَسود بن یزید نَخَعی، سُلیمان بن یَسار، عامر شَعْبی، عبدُ الرّحمٰن بن عاصم اور ابوسلمہ بن عبدُ الرّحمٰن جیسی ہستیوں کے نام شامل ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین • طلاق یافتہ عورت کے نان نفقے اور رہائش سے متعلّق احادیث آپ نے روایت کی ہیں • مسلم اور ابوداؤد کی ایک حدیث جو عُلَما میں "حدیثِ جَسّاسہ"[3] کے نام سے شہرت رکھتی ہے، وہ بھی آپ رضی اللہ عنہا سے مَروی ہے۔[4]

وفات: آپ رضی اللہ عنہا کے سِنِ وفات (Death Year) کا تذکرہ سیرت کی کتابوں میں نہیں ملتا البتہ علّامہ محمد بن احمد ذَھَبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ آپ کی وَفات حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔[5]

---

(1) تہذیب الکمال، 11/756، اسد الغابہ، 7/248 (2) ابوداؤد، 2/416، حدیث: 2284، نسائی، 6/80، حدیث: 3238 ملخصاً (3) یعنی وہ حدیثِ پاک جس میں دجّال سے متعلق احوال مذکور ہیں۔ (4) سیر اعلام النبلا، 2/319، تہذیب الکمال، 11/755، تہذیب الاسماء واللغات، 2/617 (5) سیر اعلام النبلاء، 2/319

عورت کا بالغ دیور کے ساتھ اپنے میکے جانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کا میکہ شرعی مسافت کے سفر یعنی 92 کلو میٹر سے زائد پر ہے لیکن اسے کوئی میکے لے جانے والا یا میکے سے سسرال لانے والا نہیں ہے تو کیا وہ اپنے بالغ دیور کے ساتھ سسرال یا میکے آجا سکتی ہے جبکہ بچے بھی اس کے ساتھ ہوتے ہیں، بچہ پانچ سال کا اور بچی چھ سال کی ہے اور پبلک ٹرانسپورٹ پر جانا آنا ہوتا ہے؟ کیونکہ شوہر کام پر مصروف ہوتا ہے اور والد بوڑھا ہے۔ اور کوئی محرم بھی موجود نہیں ہوتا، اس بارے میں راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی طور پر کسی بھی بوڑھی یا جوان عورت کے لیے اُس وقت تک مسافتِ شرعی (92کلومیٹر) کی مقدار سفر کرنا ناجائز و حرام ہے، جب تک اس کے ساتھ شوہر یا قابلِ اطمینان، عاقل، بالغ (مُراہق یعنی جو بالغ ہونے کے قریب ہو وہ اس معاملہ میں بالغ ہی کے حکم میں ہے) محرم نہ ہو، جس کے ساتھ اس کا نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ سفر خواہ کسی بھی غرض سے ہو۔ اور دیور بھابھی بھی ایک دوسرے کے غیر محرم و اجنبی ہیں اور ان کا آپس میں پردہ فرض ہے۔ بلکہ عام لوگوں سے دیور جیٹھ کے احکام زیادہ سخت ہیں۔ لہٰذا مذکورہ عورت میکے و سسرال آنے جانے کا سفر دیور کے ساتھ نہیں کر سکتی کہ وہ بھی غیر محرم ہے۔ اگر کرے گی تو قدم قدم پر اس کے نامۂ اعمال میں گناہ لکھا جائے گا نیز مَعَاذَ الله اگر دیور سے بے پردگی کا سلسلہ بھی ہوا تو اس کا گناہ الگ ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عدّت میں عورت کا اپنے میکے جانا کیسا؟
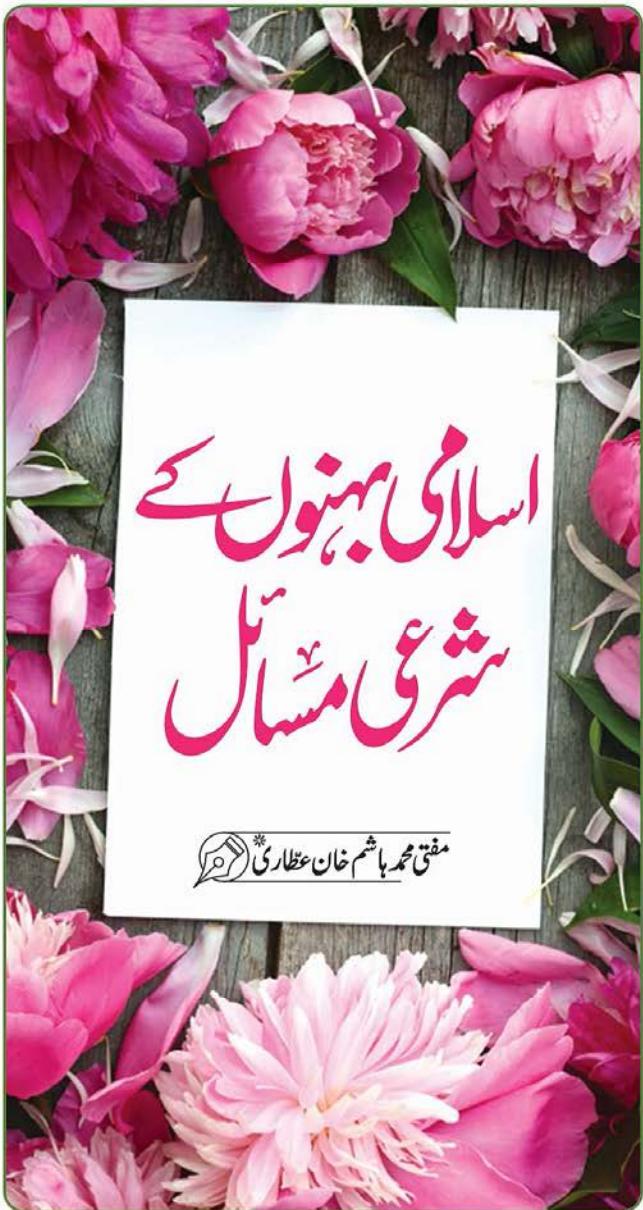
سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت طلاقِ مغلظہ کی عدّت میں ہے، اس کے والد کا انتقال ہوا، اس کا چالیسواں ہے، کیا وہ دوسرے شہر والد کے چالیسویں میں شرکت کے لیے جاسکتی ہے، نیز کیا وہ عید گزارنے کے لیے اپنے شوہر کے گھر سے نکل سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مذکورہ میں عورت کے لیے دورانِ عدّت والد کے چالیسویں میں شرکت کے لئے یا عید اپنے والدین کے گھر گزارنے کے لیے شوہر کے گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے، کہ طلاق سے قبل شوہر نے جس مکان میں عورت کو رہائش دی، اس پر تا ختمِ عدت اسی مکان میں رہنا واجب ہے، سوائے یہ کہ کوئی عذرِ شرعی ہو جبکہ چالیسویں کے لیے جانا اور عید والدین کے ساتھ گزارنا، کوئی شرعی عذر نہیں ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنت، لاہور

قالین کے داغ دھبے صاف کرنے کا طریقہ

بنتِ یامین عطاریہ مدنیہ

قالین (Carpet) رنگ برنگے دیدہ زیب ہوں یا سادے اور ایک رنگ کے، گھر کی خوبصورتی اور زیبائش میں اضافہ ہی کرتے ہیں یہی سوچ رکھتے ہوئے بعض گھروں میں قالین تو بچھا لیا جاتا ہے لیکن اس کی صفائی پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جاتی، زیادہ سے زیادہ قالین پر ایک چادر بچھا دی جاتی ہے جس کے اوپر سے ہی اور کبھی کبھار چادر ہٹا کر قالین کے اُوپر سے جھاڑو لگا دی جاتی ہے حالانکہ دیگر چیزوں کے مقابلے میں قالین میں دھول مٹّی کئی گُنا زیادہ جذب (Absorb) ہوتی ہے یوں ہی زیادہ عرصہ بچھے رہنے سے اس میں نمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ بڑوں بالخصوص بچّوں کی جِلدی بیماریوں کا سبب بنتا ہے لہٰذا وقتاً فوقتاً اس کی مکمل صفائی کرتے رہنا چاہئے۔ گھر میں موجود چھوٹے بچّوں کی وجہ سے قالین پر داغ دھبے لگ جاتے ہیں۔ اگر پکّے داغ نہ ہوں تو وہ ڈٹرجنٹ (Detergent) سے آسانی سے صاف ہو جاتے ہیں لیکن بعض داغ سخت اور ضدی ہوتے ہیں جن کو بسہولت صاف کرنے کے لئے مختلف طریقوں پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

قالین کے پکے داغوں کی صفائی: اگر قالین قیمتی ہو اور بہت زیادہ پُرانا نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ اُس کی صفائی ڈرائی کلینر (Dry cleaner) سے کروائی جائے، کہیں گھریلو ٹوٹکوں کی وجہ سے خراب نہ ہو جائے اور اگر قیمتی نہیں یا زیادہ پُرانا ہو چکا ہے تو نیچے لکھے ہوئے گھریلو ٹوٹکوں کے ذریعے اس کے داغ دھبّے مٹائے جا سکتے ہیں: (1) داغ پر کچھ دیر کے لئے سِرکہ ڈال دیں جب سوکھ جائے تو اس کو قالین صاف کرنے والی مشین (Vacuum Cleaner) سے صاف کرلیں (2) جس گھر میں بہت چھوٹے بچّے ہوں وہاں قالین کو گندگی سے بچانا کافی مشکل ہوتا ہے، کبھی بچے قے (Vomiting) کر دیتے ہیں تو کبھی دودھ گرا دیتے ہیں، اسے صاف کرنے کے لئے بیکنگ سوڈا (Baking soda) اس پر ڈال دیں اور خشک ہونے کے بعد صاف کرلیں داغ کے ساتھ ساتھ بدبُو بھی چلی جائے گی (3) قالین سے چائے یا کافی کے دَھبّے صاف کرنے کے لئے گرم پانی میں سرکہ ملائیں اور اسے دھبوں پر لگا دیں اور پھر کچھ دیر بعد ٹشو پیپر سے رگڑ کر صاف کر دیں (4) بعض اوقات چیونگم کارپیٹ پر چپک جاتی ہے اس کو صاف کرنے کے لئے آئس کیوبز (Ice cubes) اس پر رگڑیں اور چُھری کی مدد سے آہستہ سے کُھرچ کر ہٹالیں (5) تیل اور چکنائی کے داغ صاف کرنے کے لئے اس جگہ پر نمک، کھانے کا سوڈا اور مکئی کا آٹا (Corn Flour) ملا کر لگا دیں۔ اس مکسچر کو جذب ہونے کا وقت دیں اور پھر کچھ دیر بعد اسے صاف کرلیں۔ (6) روشنائی (Ink) سے قالین پر داغ پڑ جائیں تو تھوڑے سے دودھ میں میدہ ملا کر پیسٹ بنالیں اور داغ پر لگا دیں جب خشک ہو جائے تو برش (Brush) کی مدد سے ہٹا دیں، داغ صاف ہو جائے گا۔ (7) پھلوں کے داغ صاف کرنے کے لئے ڈیڑھ چمچ سرکہ میں ایک چمچ واشنگ پاؤڈر ملالیں اور اس کو داغ پر لگائیں جب خشک ہو جائے تو اُسے صاف کرلیں۔ اِسی طرح مختلف داغوں کی صفائی کے لئے لیموں کا رس، ٹوتھ پیسٹ (Toothpaste) اور ہائیڈروجن پرآکسائیڈ (Hydrogen Peroxide) کا مکسچر بھی مفید ہے۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

رِداپوشی اجتماعات: اسلامی بہنوں کو دینِ اسلام کی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی نے پاکستان بھر میں 353 جامعاتُ المدینہ لِلبَنات قائم کئے ہوئے ہیں جہاں اسلامی بہنوں کو فی سبیل اللہ پانچ سالہ درسِ نظامی اور 25 ماہ کا فیضانِ شریعت کورس کروایا جاتا ہے۔ سال 2019ء میں ان جامعاتُ المدینہ سے 1300 طالبات نے درسِ نظامی اور 564 طالبات نے فیضانِ شریعت کورس مکمل کیا۔ ان طالبات کی رِداپوشی کے سلسلے میں کراچی سمیت پاکستان کے مختلف شہروں (لاہور، گجرات، سیالکوٹ، اسلام آباد، اوکاڑہ، فیصل آباد، رحیم یار خان، بہاولپور اور ملتان) میں مختلف تاریخوں میں رِداپوشی اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں صاحبزادیِ عطّار سلّمہا الغفّار نے ان خوش نصیب طالبات کی رِداپوشی فرمائی اور امتحانات میں نمایاں کارکردگی پیش کرنے والی طالبات کو تحائف دیئے۔ **کفن دفن اجتماعات:** مجلس کفن دفن لِلبَنات کے تحت 25 نومبر 2019ء کو رضا مسجد کمیونٹی سینٹر کراچی میں کفن دفن اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کم و بیش 60 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اجتماعِ پاک میں شریک اسلامی بہنوں کو میت کو غسل دینے اور کفن پہنانے کا طریقہ سکھایا ❁ 26 نومبر 2019ء کو حیدرآباد اور جامشورو کابینہ میں کفن دفن اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور شرکا کو غسل و کفن کا درست طریقہ سکھایا۔ **کورسز:** 24 نومبر 2019ء بروز اتوار کراچی کے دارالسنہ للبنات میں اسلامی زندگی کورس کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ پاکستان سطح کی مکتبۃُ المدینہ کی ذمہ دار اسلامی بہن نے **"صدقہ و راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل"** کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کیا ❁ اورنگی کابینہ ڈویژن باغِ مرشد میں **"26 روزہ مدنی قاعدہ کورس"** کا سلسلہ ہوا ❁ 18 نومبر 2019 بروز پیر سے پنڈی، اسلام آباد زون کے جامعۃُ المدینہ لِلبَنات فیضانِ فاطمۃُ الزہرہ صدر رینج روڈ میں **"فیضانِ قراٰن و سنّت کورس"** کے درجے کا آغاز ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنیں علمِ دین کا خزانہ حاصل کررہی ہیں ❁ مجلس دارُ السُّنّہ للبنات کے تحت 13 نومبر بروز بدھ 2019ء

جواب دیجئے! جمادی الاخریٰ ۱۴۴۱ھ

سوال 01: اصحابِ کہف کتنے عرصے تک غار میں رہے تھے؟

سوال 02: امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

❁ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ❁ کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ❁ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

سے پاکستان کے 5 شہروں (کراچی، ملتان، فیصل آباد، گجرات اور راولپنڈی) میں قائم دارُالسّنّہ للبنات میں 12 دن کا ”اسلامی زندگی کورس“ منعقد کیا گیا جن میں کم و بیش 116 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اس کورس میں اسلامی بہنوں کو مختلف فقہی مسائل سکھانے کے ساتھ ساتھ اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کے حوالے سے تربیت بھی کی جارہی ہے ❁ مجلس جامعاتُ المدینہ للبنات کے تحت 12 ربیعُ الاوّل بروز اتوار 1441ھ کو فیصل آباد میں قائم اسلامی بہنوں کے دارُالسّنّہ میں 12 دن کے رہائشی ”مدنی کام کورس“ کا انعقاد کیا گیا جس میں جامعۃُ المدینہ للبنات کی طالبات نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کرنے کا ذہن دیا۔

دارُالمدینہ کی مدنی خبریں: بچّوں میں اسلام کی تعلیمات عام کرنے، نیکی کا جذبہ اور تعلیم میں دلچسپی بڑھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ادارے دارُالمدینہ کے کیمپسز میں مختلف ایکٹویٹیز کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پچھلے دنوں دارالمدینہ شادمان گجرات آئی ایس ایس کیمپس میں 26 نومبر 2019ء بروز منگل کو Heat can travel ایکٹیویٹی کا سلسلہ ہوا جس میں کلاس 4 کی طالبات نے حصہ لیا ❁ پچھلے دنوں دارُالمدینہ اسکولنگ سسٹم کے تمام کیمپسز میں نرسری کلاس کے بچّوں نے ناخن تراشنے کی ایکٹیویٹی سنّت و آداب کے مطابق پرفارم کی۔

جواب یہاں لکھئے جمادی الاخریٰ ۱۴۴۱ھ

جواب (1): --

جواب (2): --

نام: ---------------------- ولد: ----------------------

مکمل پتا: --

فون نمبر: --

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

اس موقع پر ٹیچرز نے صفائی کی اہمیت کو بچّوں کے سامنے بہت احسن انداز سے واضح کیا ❁ 15 نومبر 2019 بروز جمعۃ المبارک کو طلبہ کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنے اور ان میں خود اعتمادی کو بڑھانے کے لئے Spelling Bee Competition کا انعقاد کروایا گیا جس میں طلبہ نے بھرپور جوش و جذبے اور مکمل تیاری کے ساتھ حصہ لیا۔ **شعبۂ تعلیم للبنات کے مدنی کام:** پچھلے دنوں دعوتِ اسلامی کی مجلس شعبہ تعلیم کے تحت ایکسیلنس گروپ آف کالجز گوجرانوالہ میں محفلِ نعت کا سلسلہ ہوا جس میں پرنسپلز، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس پر مشتمل کم و بیش 290 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اجتماع میں شریک دیگر کالجز کی پرنسپلز نے بھی اپنے اپنے اداروں میں محافل کروانے کی خواہش کا اظہار کیا ❁ دعوتِ اسلامی کے تحت پنجاب کے شہر حافظ آباد میں واقع ”گفٹ گروپ آف کالجز“ میں محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں کم و بیش 100 ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے بیان کیا ❁ جناح اسپتال سے منسلک دو لیڈی ڈاکٹرز کے گھر محافلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جن میں 61 خواتین پروفیسرز اور لیڈی ڈاکٹرز نے شرکت کی۔ اس موقع پر مبلغۂ دعوتِ اسلامی نے حاضرین کی تربیت فرمائی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں تعاون کرنے اور ٹیلی تھون کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز جمع کروانے کی ترغیب دلائی ❁ گورنمنٹ گرلز اسکول حافظ آباد میں محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں پرنسپلز، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس سمیت تقریباً 91 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ❁ شعبۂ تعلیم لاہور ریجن ذمہ دار نے پنجاب کے مختلف تعلیمی اداروں (پنجاب گروپ آف کامرس کالجز، ایلیٹ گروپ آف کالجز، ٹائمز کالج اور سعید اسلامک کالج) کی پرنسپلز اور ڈائریکٹرز سے ملاقاتیں کیں۔ ذمہ دار اسلامی بہن نے تمام تعلیمی اداروں میں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے انہیں اپنے اپنے اداروں میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام شروع کروانے کی ترغیب دلائی ❁ ہالہ اور سکرنڈ سندھ میں خواتین شخصیات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں ٹیچرز، لیڈی ہیلتھ ورکرز اور بزنس وومین (Women) سمیت 86 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

فرائیڈ فِش
Fried Fish

اُمِّ عائشہ عطاریہ مدنیہ

اجزائے ترکیبی:

- مچھلی 300 گرام
- انڈا ایک عدد
- نمک حسبِ ذائقہ
- کٹی ہوئی لال مرچ دو چائے کے چمچ
- کٹا ہوا دھنیا ایک چائے کا چمچ
- سفید زیرہ ایک چائے کا چمچ
- بیسن تین چائے کے چمچ
- میدہ دو چائے کے چمچ
- یلو فوڈ کلر 1/4 یعنی چوتھائی چمچ
- مچھلی دھونے کے لئے لیموں کا رس حسبِ ضرورت
- ادرک لہسن کا پانی ڈیڑھ چمچ
- اجوائن 1/4 چمچ
- گرم مسالا ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب:

1. تین سو گرام مچھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلیں۔
2. برتن میں ڈال کر اچھی طرح نمک اور لیمن جوس لگا کر پانی سے دھولیں۔
3. اس کے بعد مچھلی کو کسی صاف برتن میں ڈال کر اوپر سے انڈا، نمک، کٹی ہوئی لال مرچ، کٹا ہوا دھنیا، گرم مسالا، بیسن، میدہ، پیلا رنگ، لیموں کا رس، ادرک، لہسن کا پانی اور اجوائن ڈال کر اچھی طرح مِکس کرکے پندرہ سے بیس مِنٹ کے لئے رکھ دیں۔ رکھنے کے بعد کڑاہی میں تیل گرم کرکے مسالا لگی مچھلی کو گرم تیل میں ڈال دیں۔
4. ہلکا براؤن (Light Brown) ہونے تک فرائی کریں۔

لیجئے! مزیدار فرائیڈ فِش تیار ہے۔ سلاد اور چٹنی کے ساتھ کھائیے اور مہمانوں کو پیش کیجئے۔

مشہور ثناخوانِ رسول، محمد یوسف میمن کے انتقال پر تعزیت

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مُزمّل بھائی اور حسین بھائی کی خدمات میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

عماد عطّاری کشمیر زون کے رکن نے اطلاع دی کہ آپ صاحبان کے والدِ محترم مشہور ثناخوانِ رسول الحاج محمد یوسف میمن سانس کی تکلیف کی وجہ سے 60 سال کی عمر میں 27 صفرُ المظفر 1441 سنِ ہجری کو کراچی میں وِصال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ میں آپ صاحبان سے اور مرحوم کے بھائیوں عبدُ الرّحیم، محمد امین، محمد موسیٰ اور محمد اکبر سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین کرتا ہوں۔(اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب کیا اور فرمایا:)مرحوم حاجی یوسف میمن میرے بہت پُرانے دوست ہیں، شروع میں اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی، بڑی اچھی آواز تھی، بُلبلِ مدینہ تھے۔ اللہ پاک انہیں غریقِ رَحمت فرمائے، ان کے چاہنے والے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں، حاجی یوسف میمن کے بھائی، ان کے شہزادے اور جو اِن کے چاہنے والے ہیں، یہ سب مل کر ایک مسجد بنادیں، خانۂ خدا بن جائے گا تو آپ سب کے لئے صدقۂ جاریہ ہوجائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ مرحوم کا بھی بیڑا پار ہوگا۔ مرحوم کے والدِ محترم حاجی حسین غریب کُتیانوی کے بھی ایصالِ ثواب کی نیت کرلیں۔ بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

مفتی الطاف احمد سعیدی کے شہزادے کے انتقال پر تعزیت

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی اسلم عطّاری نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو یہ افسوس ناک خبر دی کہ حضرت مفتی الطاف احمد سعیدی (صدر مدرس جامعہ مصباحُ العلوم میلسی) کے شہزادے حضرت مولانا جنید الطاف بہاولپور جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ میں انتقال فرماگئے اور ان کے دوست کوما میں ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مفتی صاحب اور تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحوم جنید الطاف کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا، نیز مرحوم جنید الطاف کے دوست کے لئے دعائے صحت وعافیت بھی فرمائی۔

محمد آصف خان مدنی کے والد کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے تصنیف وتالیف کے شعبے المدینۃُ العلمیہ کے ناظم ورکنِ مجلس محمد آصف خان عطّاری مدنی کے والدِ محترم حاجی حبیب خان کے انتقال پر اِن سے اور اِن کے بھائیوں عابد خان عطّاری، شاہد خان عطّاری، جہانگیر خان عطّاری اور صاحب خان عطّاری سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت فرمائی اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفِرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت و دعائے مغفرت، جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“ news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

ان سے تمنا نظر کی ہے

محمد راشد عطاری مَدَنی*

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مُسْتَغْنِی ہوا
ہے خلیلُ اللہ کو حاجت رسولُ اللہ کی (1)

الفاظ و معانی: مُسْتَغْنِی: بے پروا، بے نیاز۔ خلیلُ اللہ: حضرت سیِّدُنا ابراہیم علیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کا لقب۔ حاجت: ضَرورت۔

شرح: اس شعر میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی فصاحت کے ساتھ ایک حدیثِ پاک اور اسلامی عقیدے کی بہترین ترجُمانی فرمائی ہے۔ اللہ پاک نے اپنے محبوبِ اکبر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا و آخرت میں یہ مقام و اِعزاز عطا فرمایا ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد و حمایت سے کوئی مخلوق بے نیاز نہیں، مخلوقات میں سے ہر ایک کو رسولِ اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حاجت ہے۔ **تمہیں کو تکتے ہیں سب:** رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ ربُّ العزّت نے تین خاص دعائیں عطا فرمائیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: میں نے (دو تو دنیا میں) عرض کرلیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ! اے اللہ! میری اُمّت کی بخشش فرما، اے خُدا! میری اُمّت کی مغفرت فرما۔ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ لِیَوْمٍ یَّرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّھُمْ حَتّٰی اِبْرَاھِیْم اور تیسری عرض کو اُس دن (یعنی قیامت کے دن) کے لئے مؤخّر کردیا جس میں ساری مخلوق میری طرف نیاز مند (حاجت مند) ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السَّلام بھی۔ (مسلم، ص318، حدیث: 1904 ملخصاً)

حدیثِ پاک کے مطابق قیامت کے دن ساری مخلوق حتّٰی کہ حضرت سیّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السَّلام (جو کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ ہیں، ان) کو بھی شفیعِ اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف رغبت اور حاجت ہو گی۔ لہٰذا جب شفیعِ مُعَظَّم، نبیِّ اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے افضل و بزرگ ہستی (حضرتِ ابراہیم علیہ السَّلام) کو بھی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حاجت ہے تو ان کے بعد والوں کا کیا پوچھنا! اب بھی اگر مَعَاذَ اللہ! کوئی شفاعتِ مصطفےٰ اور مددِ مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھے کہ مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حاجت نہیں ہے! تو پھر ایسے (رحمتِ خُداوندی و شفاعتِ مُصطَفوی سے) محروم شخص کا ٹھکانا جہنّم ہی ہو گا کیونکہ شفاعت کا منکِر اس سے محروم رہے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: "میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا، اس کے قابل نہ ہو گا۔" (کنز العمال، جز14، 7/171، حدیث: 39053) اَلْعِیاذُ بِاللہ

اسلامی عقیدہ: بہارِ شریعت میں ہے: تمام مخلوق اوّلین و آخرین حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نیاز مند ہے، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السَّلام۔ (بہارِ شریعت، 1/69)

نَاوشُا تو کیا کہ خَلیلِ جَلیل کو
کل دیکھنا کہ اُن سے تَمنّا نظر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص223)

(1) یہ شعر اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" سے لیا گیا ہے۔

* مُدرّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

انڈونیشیا صوفی کانفرنس میں شرکت

مولانا عبد الحبیب عطاری*

گزشتہ سے پیوستہ

ایک ایک آتا گیا کارواں بنتا گیا: "المؤتمر الصُّوفی" کے نام سے مُنعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کے لئے میں اکیلا ساؤتھ افریقہ سے جکارتہ (Jakarta) پہنچا تھا لیکن یہاں مزید چار اسلامی بھائی میرے ساتھ شامل ہوگئے۔ ان میں سے دو اسلامی بھائی وہ ہیں جو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے سلسلے میں اپنے بال بچّوں (Family) سمیت انڈونیشیا منتقل ہوچکے ہیں، حاجی غلام یٰس مَدَنی اور حاجی محمد حُسین عطّاری۔ یہ دونوں مُبَلِّغ کئی مقامی اسلامی بھائیوں سمیت جکارتہ ایئر پورٹ پر موجود تھے اور میرے لئے گھر سے کھانا پکوا کر لائے تھے۔ ان دونوں کے علاوہ عَرَب کے ایک یَمَنی تاجر اسلامی بھائی تھے جن کا انڈونیشیا میں کاروبار ہے اور کچھ عرصہ پہلے حَرَمَین طَیِّبَیْن میں ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ کچھ دنوں بعد میں انڈونیشیا جاؤں گا، اگر آپ ساتھ چلیں تو مجھے خوشی ہوگی۔ وہ ایک لمبا سفر کرکے مجھ سے پہلے جکارتہ ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ اسی طرح حَرَمَین طَیِّبَیْن کے سفر کے دوران آسٹریلیا کے ایک تاجر اعجاز بھائی سے کچھ شَناسائی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے بھی عرض کیا تھا کہ فلاں تاریخوں میں مجھے انڈونیشیا جانا ہے، ممکن ہو تو آپ بھی آجائیں۔ میری درخواست پر اعجاز بھائی تقریباً 6 گھنٹے کا فضائی سفر کرکے آسٹریلیا سے یہاں پہنچ گئے، ان سے بھی ایئر پورٹ پر ملاقات ہوئی۔ اس طرح اب ہم پانچ افراد کا قافلہ بن چکا تھا۔

یہاں میں یہ بھی بتادوں کہ حاجی غلام یٰس مدنی اور حاجی محمد حُسین عطّاری کی طرح دعوتِ اسلامی کے ایسے کثیر مُبَلِّغین ہیں جو دین کی خاطِر اپنے بال بچّوں سمیت آبائی شہروں اور ملکوں سے سفر کرکے دنیا کے مختلف ملکوں میں سنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ جس کے لئے ممکن ہو اُسے چاہئے کہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وَقْف کردے اس کے علاوہ ہر اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کو معمول بنالے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دین و دنیا کی کثیر بَرَکتیں حاصل ہوں گی۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

انوکھا بیان: یوں تو دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے مجھے کثرت سے بیانات کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن اس کانفرنس میں جو بیان کرنا تھا وہ ایک انوکھا بیان تھا۔ یہ بیان میں نے سینکڑوں عُلَمائے کرام کی موجودگی میں کرنا تھا اور وہ بھی اپنی ملکی (National) یا

* رکنِ شوریٰ ونگران مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

مادری زبان (Mother Tongue) میں نہیں بلکہ عَرَبی زبان میں جو قراٰنِ کریم کی زبان اور نہایت فصیح و بلیغ ہے۔ اس بیان کی تیّاری کا سلسلہ کئی دن پہلے سے جاری تھا جس میں مدنی چینل کے شعبہ "عَرَبی تراجم" کا بھی کافی تعاون رہا۔ **کانفرنس میں شرکت کا مقصد:** اس کانفرنس میں ہماری شرکت کا ایک مقصد (Aim) یہ بھی تھا کہ دنیا کے جن مَمالک (Countries) میں اب تک دعوتِ اسلامی کا مدنی کام شُروع نہیں ہوا وہاں کے عُلَمائے کرام سے رابطے کئے جائیں اور ان کے یہاں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا آغاز کیا جائے۔ عُلَمائے کرام میں کتابیں تقسیم کرنے کے لئے ہم مکتبۃُ المدینہ کی عَرَبی کُتُب ساتھ لائے تھے۔ دعوتِ اسلامی کا تَعارُف کتابی شکل (Booklet کی صورت) میں پیش کرنے کے علاوہ ہم نے عربی زبان میں ایک تعارُفی ویڈیو (Presentation) بھی کانفرنس کے شُرَکا کو دکھانے کے لئے تیار کر رکھی تھی۔ **صَبْر کی عادت بنایئے:** صبح تقریباً ساڑھے سات بجے جکارتہ سے سیمارانگ (Semarang) کے لئے ہماری فلائٹ تھی لیکن فنّی خرابی (Technical Fault) کی وجہ سے پرواز تاخیر کا شکار ہوئی اور پھر تقریباً ساڑھے 10 بجے جہاز نے اُڑان بھری۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایسے موقع پر بعض لوگ غُصّے میں آکر طرح طرح کی باتیں کرتے یا ایئر لائن کے عملے (Staff) سے اُلجھتے ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کا موقع ہے۔ ذرا سوچئے! اگر یہ فنّی خرابی پرواز کے دوران فَضا میں ظاہر ہوتی تو اس سے کتنی جانیں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ ایسے مواقع پر ہمیں بے صبری کا مُظاہَرہ کرنے کے بجائے ذِکْر و دُرود اور دُعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق
اپنے غم میں فَقَط گُھلا یارب

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص80)

بیان کا وقت تبدیل کردیا گیا: مجھے اس موقع پر صرف اس بات کی فکر تھی کہ 12 بج کر 50 منٹ پر کانفرنس میں میرے بیان کا وقت طے تھا اور ہم تاخیر کا شکار ہوچکے تھے۔ سیمارانگ ایئر پورٹ سے نکل کر ہم گاڑی میں سوار ہوئے تو تقریباً ساڑھے گیارہ بج چکے تھے اور یہاں سے آگے پکالونگان (Pekalongan) مزید ایک گھنٹے کا سفر تھا۔ جب ہم اپنی قیام گاہ پہنچے تو 1 بج کر 10 منٹ ہو چکے تھے یعنی میرے بیان کا وقت نکل چکا تھا۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ہوائی جہاز کی فنّی خرابی کے باعث میرے بیان کا وقت 4 بج کر 50 منٹ کردیا گیا تھا۔ نمازِ ظہر ادا کرنے اور کھانا کھانے کے بعد ہم نے آپس میں تعارفی ویڈیو (Presentation) چلانے اور عُلَمائے کرام میں کتابیں تقسیم کرنے وغیرہ کے متعلق مشورہ کیا اور ذمہ داریاں تقسیم کیں جس کے بعد میں نے کچھ دیر آرام کیا۔ تقریباً 3 بج کر 45 منٹ پر بیدار ہو کر میں نے تیاری کی اور ہم کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ **انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں:** تقریباً ساڑھے 5 بجے میری باری آئی، نقیب (Compere) نے بڑے اچھے انداز میں دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلِ سنّت کا تعارف کرواکر مجھے مدعو (Invite) کیا۔ میں نے تقریباً 11 منٹ بیان کیا جس کے بعد عَرَبی زبان میں تعارفی ویڈیو (Presentation) چلائی گئی۔ اس وقت کم و بیش سب حاضرین کی نظریں اسکرین پر تھیں اور وہ دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلِ سنّت کا تعارف (Introduction) سُن رہے تھے۔

جب میں نے اپنی سیٹ پر واپس آکر موبائل چیک کیا تو دنیا کے کئی ممالک سے حوصلہ افزائی (Appreciation) اور مبارک باد کے پیغامات (Messages) آئے ہوئے تھے۔ بیان اور عَرَبی تعارفی وڈیو کو میرے سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے علاوہ کانفرنس کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر براہِ راست (Live) نشر کیا گیا تھا۔

اللہ کریم تمام اسلامی بھائیوں کی کاوِشوں کو قبول فرمائے اور اس کانفرنس میں شرکت کی بدولت مزید ممالک اور شہروں میں دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں عام فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(بقیہ اگلے شمارے میں)

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبد الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

کسی کے دل میں محبت پیدا کرنے کا شارٹ کٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک آڈیو پیغام میں فرمایا:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

بڑی گیارھویں شریف کی رات 1441 سِنِ ہجری کو ناسازیِ طبیعت کے سبب میں گیارھویں شریف کی بابرکت محفل میں شریک ہونے سے محروم رہا، افسوس! قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ یعنی وہی ہوا جو اللہ نے چاہا اور مقدر کیا۔ اسلامی بھائیوں نے عیادت کی، دعائیں دیں، ہمدردی کی، اللہ کریم سب کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے، بے حساب مغفرت کرے۔ کسی کی عِیادت کرنے سے اُس کے دل میں مَحبّت پیدا ہوتی ہے، یہ دل میں محبت ڈالنے کا شارٹ کٹ ہے کہ جب کوئی تکلیف میں آجائے تو اس سے ہمدردی کا اظہار کرے، اللہ کریم آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، ایک حدیثِ پاک تحفۃً پیش کرتا ہوں: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صُبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستّر ہزار (70000) فرشتے اِسْتِغْفَار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبح تک ستّر ہزار فرشتے اِسْتِغْفَار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنّت میں ایک باغ ہوگا۔" (ترمذی، 2/290، حدیث:971) اللہ کریم آپ کو بہترین اجر و صِلہ عطا فرمائے، بہت اچّھا لگا۔ مریض چاہے سو (100) سال کا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو اگر کوئی اس سے طبیعت پوچھے گا، دُعا دے گا، ہمدردی کا اظہار کرے گا تو ظاہر ہے اس کے دل میں خوشی داخل ہوگی۔ اللہ کرے کہ ہم لوگ سب کے دِلوں میں خوشیاں داخل کرنے والے اور محبّتیں بانٹنے والے بَن جائیں، عام طور پر لوگ مریضوں کو پوچھتے نہیں ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو ہمدردی کرنے، غم گُساری کرنے اور مسلمانوں کے دِلوں میں خوشیاں داخل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مزید آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں، بے حساب مغفرت کی دعا کر دیجئے، جنہوں نے مجھ سے عیادت کی اللہ کریم ان کو مُہلِک امراض سے اور باطنی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ میرے حق میں بھی یہ دعائیں مُستجاب (یعنی قبول) ہوں، اللہ پاک مجھے صبر و ہمّت عطا کرے اور اپنی ذات کے سوا کسی کا محتاج نہ کرے۔

اَصْل بَرباد کُن امراض گناہوں کے ہیں بھائی کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص432)

کاش! گناہوں کے امراض کا بھی احساس ہو جاتا اور ان کے بھی علاج کی ہمیں فکر ہوتی۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک اور آڈیو پیغام میں سب عیادت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ملک و بیرونِ ملک سے اسلامی بھائیوں کے ہمدردیوں اور دعاؤں کے پیغام آئے۔ اللہ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اب میری طبیعت بہتر ہے، رات کو طبیعت خراب تھی، سَر میں بھی درد تھا۔ حاجی عُبید رضا آئے، دَم کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے سَر کا درد ٹھیک ہو گیا۔ میں نے ٹیبلٹ کھانے کے لئے نکالی تھی مگر واپس رکھ دی۔ پھر میں خصوصی مدنی مذاکرے میں حاضر بھی ہوا تھا، اللہ کی رحمت ہے، آپ سب کی دعائیں ہیں، اللہ آپ سب کو سلامت رکھے، جنہوں نے مجھ سے ہمدردی کی اللہ کریم ان کو بے حساب جنّت میں داخل کرے، اٰمین۔

نمونیا کے اسباب اور احتیاطیں
Causes and precautions of pneumonia

محمد رفیق عطّاری مَدَنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک حدیثِ پاک میں سات قسم کے افراد کے لئے فرمایا کہ یہ شہید ہیں۔ ان میں سے ایک ذَاتُ الجَنْب (یعنی نَمونیا میں مبتلا ہو کر مرنے والا) بھی ہے۔[1] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث میں بیان کردہ بیماری کے متعلّق فرماتے ہیں: جس میں پسلیوں پر پُھنسیاں نمودار ہوتی ہیں، پسلیوں میں درد اور بُخار ہوتا ہے اکثر کھانسی بھی اُٹھتی ہے۔[2]

نَمُونیا/ ذاتُ الجَنْب: یہ ایک ہی بیماری کے دو نام ہیں۔ پھیپھڑوں میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے سوزش ہوتی ہے جسے نمونیا (Pneumonia) کہا جاتا ہے۔ پھیپھڑوں میں وَرَم ہونے کی وجہ سے وہاں ہوا جانے میں مشکل ہوتی ہے اور مریض کو سانس لینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پھیپھڑوں میں موجود ہوا کی تھیلیاں متأثّر ہوتی ہیں جنہیں Alveoli کہا جاتا ہے۔ اس میں کبھی ایک پھیپھڑا متأثّر ہوتا ہے اور کبھی دونوں، سوزش اکثر پھیپھڑوں کے نچلے حصّے میں ہوتی ہے۔ اس مرض میں ہر عمر کے افراد مُبتلا ہو سکتے ہیں خاص کر بچّے اور بوڑھے افراد اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ موسمِ سرما میں اس کے خطرات زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور نمونیا میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے۔ بعض مُمالک میں دودھ پیتے اور پانچ سال سے کم عمر والے بچّوں کی اَموات کی بڑی وجہ نمونیا ہے۔

نمونیا کی اقسام اور اسباب: اس کی تین قسمیں ہیں۔ 1 بیکٹریل نمونیا 2 وائرل نمونیا 3 فنگل نمونیا۔ اس بیماری کے لاحق ہونے کے بہت سے اَسباب (Reasons) ہیں ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے: 1 پھیپھڑوں اور سانس کی نالی میں انفیکشن ہونا 2 سردی لگنا 3 کھانسی اور گلا خراب ہونا 4 گیلے کپڑے دیر تک پہنے رہنا 5 دیر تک سرد ہوا میں رہنا 6 سگریٹ اور تمباکو استعمال کرنا

7 ورزش یا کھیل کے بعد سرد گھاس پر لیٹ جانا 8 جانور باندھنے کی جگہ زیادہ دیر تک رہنا 9 نیز دمہ، شوگر، دل کے امراض (Heart Diseases)، خَسرہ، چیچک، انفلوئنزا اور گُردوں میں سوزِش کی وجہ سے بھی نمونیا ہو سکتا ہے۔ **نمونیا کی علامات:** اس کی علامات میں سے 1 نزلہ زکام ہونا 2 کھانسی کے ساتھ بلغم آنا 3 سانس لینے میں دُشواری ہونا 4 تیز بخار، سینہ اور پیٹ میں درد ہونا 5 زیادہ پسینے آنا 6 جِلد کی رنگت کا نیلا پڑ جانا 7 بلڈ پریشر کا کم ہونا وغیرہ۔ **پانی کی مقدار بڑھائیں:** بچّوں کو پانی زیادہ پلانا چاہئے کہ اس سے انفیکشن ٹھیک ہونا شروع ہو جاتا ہے اور صحت میں بہتری آجاتی ہے البتّہ اس صورت میں بھوک کم لگتی ہے۔ **حفاظتی ٹیکا:** جن بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں ان میں سے ایک نمونیا بھی ہے۔ بچّوں کو حفاظتی ٹیکا لگوانے کے کئی فوائد ہیں کہ نمونیا سمیت دیگر کئی امراض سے حفاظت ہو سکتی ہے بعض لوگ سہولت ہونے کے باوجود بھی اپنے بچّوں کو ٹیکا نہیں لگواتے۔ انہیں چاہئے کہ بچّوں کو ٹیکا ضرور لگوا لیا کریں کہ اس کے ذریعے نمونیا پر قابو پانا ممکن ہو سکتا ہے۔ **حفاظتی ٹیکا نہ لگوانے کے نقصانات:** ٹیکا نہ لگوانے کے چار نقصانات ذکر کئے جاتے ہیں: 1 بچّہ کچھ کھا پی نہیں سکتا کیونکہ اس کی ساری توانائی سانس لینے میں صَرف ہو رہی ہوتی ہے 2 بُخار ہو جاتا ہے 3 آکسیجن کی کمی سے پھیپھڑے (Lungs) بھی متاثّر ہو جاتے ہیں 4 دماغ کو آکسیجن نہیں پہنچتی تو دماغ کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ **نمونیا والوں کی غذا:** نمونیا کے علاج کے بعد مریض بالخصوص بچّے کو پہلے کی نسبت زیادہ اور بہتر خوراک دینی چاہئے کیونکہ نمونیا میں بچّہ کھاتا پیتا نہیں اور جسم کو توانائی چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ مریض کو سبزیاں اور ایسی غذائیں زیادہ دیں جن میں وٹامن A ہو کیونکہ وٹامن A انفیکشن کو درست رکھتا ہے۔ بعض لوگ بیماری میں بچّوں کو کھانا نہیں کِھلاتے انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ کھانا کِھلانا چاہئے۔ **نمونیا اور ماں کا دودھ:** شِیر خوار بچّوں (Infants) کو ماں کا دودھ پلایئے کیونکہ ماں کا دودھ بچّے کے لئے اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے۔ اس سے بچّے کی صحت بھی اچّھی ہو جاتی ہے اور ماں کے دودھ میں اللہ کریم نے ایسی طاقت رکھی ہے جو نمونیا سمیت دیگر کئی امراض کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ **بچّوں کی حفاظت کیجئے:** والدین بالخصوص ماؤں کو چاہئے کہ ایسی جگہوں پر جہاں دُھواں ہو خصوصاً باورچی خانے وغیرہ میں بچّوں کو لے کر نہ جائیں اور انہیں جانے بھی نہ دیں۔ اسی طرح بچّوں کے قریب سگریٹ بھی نہ پی جائے کیونکہ سگریٹ اور دھوئیں سے پھیپھڑوں پر بُرا اثر پڑ سکتا اور نمونیا ہو سکتا ہے۔ **وقت پر علاج نہ کروانا:** بیماری کوئی بھی ہو شروع ہی میں اس کے علاج کا اہتمام کرنا چاہئے، اسی طرح نمونیا کے علاج میں بھی کوتاہی ہرگز نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وقت پر یا مستند ڈاکٹر سے علاج نہ کروانے سے جان جانے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ **نمونیا کا گھریلو علاج:** ایک عدد دیسی انڈے کی زردی، 10 تولے شہد یعنی 60 گرام اور زعفران دو رتّی یعنی ایک گرام کا چوتھائی حصّہ لیجئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ زعفران کو پیس کر شہد میں شامل کیجئے پھر انڈے کی زردی اس میں ملا کر اچّھی طرح مکس کر لیجئے۔ دن میں تین سے چار بار بچّوں کو دودھ یا پانی کے ساتھ آدھی چمچ دیجئے۔ دو سال سے کم عمر بچّوں کو چوتھائی چمچ دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ نمونیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ **خود سے اپنا علاج مت کیجئے:** حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اہلِ عَرَب کو اکثر صَفراوی بُخار آتے تھے جن میں غسل مُفید ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو ماہر طبیب کے مَشوَرے کے بغیر غسل کے ذَرِیعے بخار کا علاج نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ ہم غیرِ عرب ہیں، ہمیں اکثر وہ بخار ہوتے ہیں جن میں غسل نقصان دہ ہے، اس سے نمونیا کا خطرہ ہوتا ہے۔ مرقات میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حدیثِ پاک کا ترجمہ پڑھ کر بخار میں غسل کیا تو اُسے نمونیا ہو گیا اور بڑی مشکل سے اُس کی جان بچی۔[3]

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلسِ طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطّاری اور حکیم رضوان فردوس عطّاری نے فرمائی ہے۔

---

(1) ابوداؤد، 3/252، حدیث: 3111 (2) مراٰۃ المناجیح، 2/420
(3) مراٰۃ المناجیح، 2/429، 430 ماخوذاً۔

عُلَمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مفتی محمد وسیم سیالوی صاحب** (ناظمِ اعلیٰ جامعہ نعیمیہ قمرُالاسلام، پیر محل، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، پنجاب): "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" میں عوام و خَواص دونوں کے لئے راہنمائی موجود ہے۔ ہر ماہ اس ماہنامے سے خود مجھے بھی دل چسپ حقائق و نِکات، لطیف حکمتیں اور علمی خزائن میسّر آتے ہیں۔

2 **مفتی محمد عزیزُ الرّحمٰن سِراجوی صاحب** (مدرّس قمرُالعلوم جامعہ معظمیہ، گجرات): "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" پڑھنے کا موقع ملا۔ معلوماتی، ادبی، تحقیقی اور دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق پایا۔ اس کا ہر عُنوان اپنی جگہ بڑی اہمیت کا حامل اور اپنے اندر علم و حکمت کے بے شُمار موتی سمیٹے ہوئے ہے، بِالخصوص شرعی مسائل اور سوالات کے جوابات کا سلسلہ بہت ہی اچھا اور مُفید ہے۔ اس کے مطالَعَہ سے عقیدہ کی پختگی کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ علمِ دین کا شوق رکھنے والے اَحباب کو مستقل طور پر اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

3 قصیدہ بُردہ شریف کے مختلف اشعار دینی محافل میں سنتے رہتے تھے لیکن ان اشعار کے لکھنے والے کون تھے اور یہ قصیدہ کب لکھا گیا پتا نہیں تھا۔ ربیعُ الاوّل 1441 ہجری کے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" میں سلسلہ "**اشعار کی تشریح**" کے تحت یہ سب بھی معلوم ہوا اور بھی اچھی باتیں پڑھنے کو ملیں۔ (علی اصغر، بہاول پور)

4 علم و حکمت، محبت واُلفت سے سَرشار "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" غفلت سے بیدار کرنے، جہالت کو دُور کرنے اور اسلامی تعلیمات کی خوشبو پھیلانے میں بہترین کِردار ادا کر رہا ہے۔ اللہ کریم اس میں مزید برکتیں عطا فرمائے، اٰمین۔ (امین، ٹنڈو آدم سندھ)
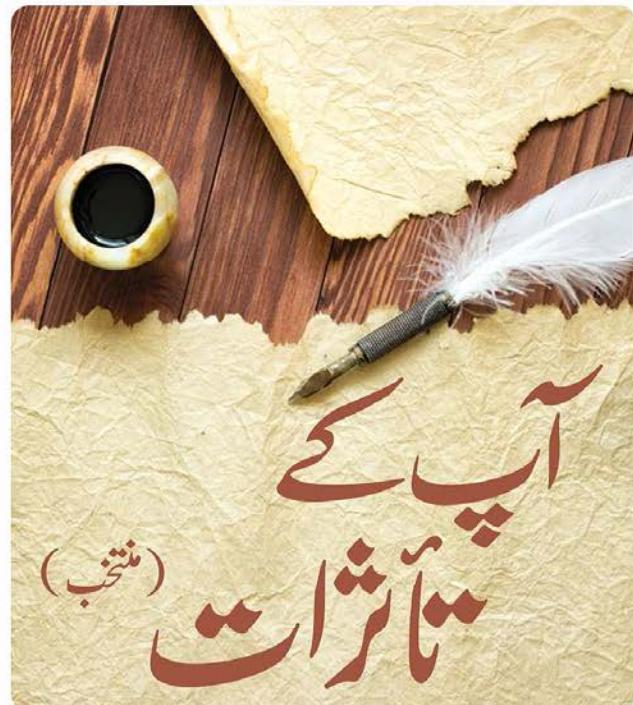
بچّوں کے تأثرات

5 ہر ماہ کوشش ہوتی ہے کہ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" مکمل پڑھوں۔ ربیعُ الاوّل 1441ھ کے ماہنامہ میں "**اونٹنی کا سلام**" مضمون پڑھا بہت اچھا لگا۔ اس سچے واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کیا شان ہے کہ جانور بھی آپ کو سلام کرتے ہیں۔ (آسیہ، بلوچستان)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

6 ربیعُ الاوّل 1441ھ کا "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" پڑھا، بہت اچھا لگا۔ اس کے سارے ہی مضامین قابلِ تعریف ہیں، بِالخصوص ایک مضمون بنام "**ایک کام کئی طریقوں سے ہوسکتا ہے**" پڑھ کر ذہن بنا کہ کسی کام کے نہ ہونے پر مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کام کا طریقہ بدل بدل کر کوشش کرنی چاہئے اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور کامیابی ملے گی۔ (بنتِ منور عطاریہ، شہداد پور)

7 دعوتِ اسلامی نے اِشاعتِ علم و اصلاح کا بیڑا اُٹھایا ہوا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" بھی ہے۔ اس ماہنامہ میں ربیعُ الاوّل 1441ھ سے "**تَلَفُّظ دُرست کیجئے**" سلسلے کا آغاز اچھا ہے۔ الفاظ کی دُرست ادائیگی ایک ایسا اَمْر بَن چکا ہے جس میں بڑے بڑے لوگ بھی خطا کر جاتے ہیں۔ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کا بہت شکریہ کہ اس سے جہاں دینی، دنیوی، طِبّی معاملات میں راہنمائی مل رہی تھی وہیں اب الفاظ کا دُرست تلفّظ سیکھنے کو بھی ملے گا۔ (ایک اسلامی بہن، شہداد پور)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کی مدنی خبریں

رحمۃٌ لِّلْعالَمِین کانفرنس میں مولانا عبدالحبیب عطاری کا خطاب

حکومتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام 12 ربیع الاول بروز اتوار اسلام آباد میں انٹرنیشنل رحمۃٌ لِّلْعالَمِین کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا عبدالحبیب عطاری نے دعوتِ اسلامی کی نمائندگی کی اور ”ریاستِ مدینہ کا پیغام مسلمانوں کے نام“ کے عنوان پر خُصوصی خطاب کیا۔ مولانا عبدالحبیب عطاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اپنے وطنِ عزیز میں ریاستِ مدینہ کی کوئی جھلک دیکھنا چاہتے ہیں تو مِن حَیْثُ القوم ہمیں اپنے اندر بھی تبدیلی لانا ہوگی۔ ریاستِ مدینہ میں سب ایک دوسرے کا خیال رکھتے تھے، ایک دوسرے کو تکلیف نہیں دیتے تھے، ایثار کرتے تھے اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے تھے۔ رکنِ شوریٰ نے اپنے خطاب میں حاضرین اور ناظرین کو پابندی سے نماز پڑھنے، ہمیشہ سچ بولنے اور دھوکا دہی سے بچتے رہنے کی ترغیب دلائی۔ کانفرنس میں وزیرِ اعظم پاکستان عمران خان اور وفاقی وزیرِ مذہبی امور ڈاکٹر نورُ الحق قادری سمیت ممبرانِ اسمبلی، سینیٹرز، اراکینِ کابینہ، حکومتی وزرا و شخصیات کے علاوہ ملک بھر سے علما و مشائخ، محققین، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور عالمی اسکالرز نے شرکت کی۔

نگرانِ شوریٰ کا آل پاکستان میمن فیڈریشن کا دورہ

نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری کی زیرِ قیادت دعوتِ اسلامی کے وفد نے آل پاکستان میمن فیڈریشن کا دورہ کیا۔ آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر حنیف موٹلانی، چیئرمین سپریم کونسل حنیف ہارون، عبدالعزیز میمن، عمر موٹلانی، غنی بھانرہ، عُبید چامڑیا اور دیگر نے وَفْد کا پُرتپاک استقبال کیا۔ نگرانِ شوریٰ نے حاضرین کے درمیان سنّتوں بھرا بیان کیا اور برادری میں پیش آنے والے مسائل کو قراٰن و سنّت کی تعلیمات کی روشنی میں حل کرنے پر زور دیا۔ اس موقع پر آل پاکستان میمن فیڈریشن کی طرف سے نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری اور مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد یوسف سلیم عطاری کو شیلڈ بھی دی گئی۔

P.A.F میوزیم میں اجتماعِ میلاد، نگرانِ شوریٰ کا خصوصی بیان
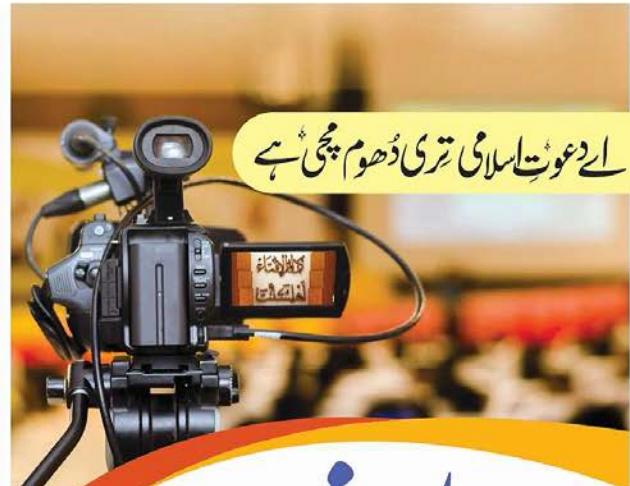
13 نومبر 2019ء کو کراچی کے بزنس مین چامڑیا برادران کی جانب سے P.A.F میوزیم میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی، رکنِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری اور سیاسی و سماجی شخصیات کے علاوہ دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اجتماع سے بیان کرتے ہوئے نگرانِ شوریٰ کا کہنا تھا کہ آج ہم مہنگائی (Inflation) اور معاشی مسائل وغیرہ کا رونا رو رہے ہیں، یہ وہ کام ہیں جو ہمارے کنٹرول میں نہیں، کم از کم جس کے آنسو پونچھنے کی طاقت ہم میں ہے اس کے آنسو تو پونچھیں۔ رکنِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری نے بھی اجتماع میں بیان کیا۔

کراچی یونیورسٹی میں سالانہ ”قومی سیرتِ رسول کانفرنس“
رکنِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری کا خصوصی بیان

پچھلے دنوں کراچی یونیورسٹی میں سالانہ ”قومی سیرتِ رسول کانفرنس“ کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرماتے ہوئے قراٰنِ مجید سے کامل مؤمن کے اَوْصاف بیان کئے، نماز پڑھنے کی ترغیب دلائی اور بزرگانِ دین کی نماز سے محبت کا بیان کیا کہ بزرگانِ دین تو اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ محسوس ہوتا جیسے کوئی ستون (Pillar) کھڑا ہے۔ مولانا عبدالحبیب عطاری نے حاضرین کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کی دعوت بھی دی۔ کانفرنس میں کراچی یونیورسٹی سمیت دیگر یونیورسٹیز کے ڈِین آف فیکلٹیز، پروفیسرز، مختلف کالجز کے پروفیسرز، چیئرمین آف ڈیپارٹمنٹس، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس نے بھی شرکت کی۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی کام

◆ مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی میں سنّتوں بھرے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ العَالِی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ آپ نے طلبہ کو ذہن دیا کہ ایسا علم چھوڑ کر جائیں جو موت کے بعد کام آئے، سوچیں! کیا ہم ایسا علم حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں؟ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی بہت ضروری ہے ◆ 26 نومبر 2019ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے اطراف کے دکانداروں (Shop keepers) کا ایک دن کا تربیتی اجتماع ہوا جس میں دکاندار اور مزدور اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور انہیں راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی۔

ایوانِ اقبال لاہور میں ختمِ قراٰن اجتماع

مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت پچھلے دنوں ایوانِ اقبال لاہور میں ختمِ قراٰن اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں اراکینِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری اور حاجی یعفور رضا عطاری نے بیانات کئے۔ اجتماع سے بیان کرتے ہوئے رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری کا کہنا تھا کہ لاہور ریجن میں گیارہ ہزار سے زائد مدارسُ المدینہ بالغان لگائے جارہے ہیں جن میں 40 ہزار سے زائد اسلامی بھائی قراٰنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ رکنِ شوریٰ نے بتایا کہ حالیہ دنوں میں 150 سے زائد اسلامی بھائیوں نے ناظرہ قراٰن مکمل کرلیا ہے اور یہ تقریب انہی کے اعزاز میں رکھی گئی ہے۔

وفاقی اردو یونیورسٹی گلشنِ اقبال کراچی میں اجتماعِ میلاد

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس و ٹیکنالوجی گلشنِ اقبال کراچی کے آڈیٹوریم میں عظیم الشان اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اطہر عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے محبتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور نماز کی ادائیگی کی ترغیب دلائی۔ اجتماعِ میلاد میں یونیورسٹی کے پروفیسرز اور لیکچرارز سمیت اسٹوڈنٹس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اعراسِ بزرگانِ دین پر مجلس مزاراتِ اولیا کے مدنی کام

اس مجلس کے ذمّہ داران نے ربیع الاول 1441ھ میں 8 بزرگانِ دین کے سالانہ اَعراس میں شرکت کی، چند نام یہ ہیں: ◆ حضرت سید یوسف شاہ غازی (منوڑہ، کراچی) ◆ حضرت میراں حسین زنجانی (لاہور) ◆ حضرت سید عبد الغنی شاہ اُویسی قلندری کشمیری (حیدرآباد) ◆ خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند پیر سید اِرشاد علی شاہ قادری رضوی نوری (حیدرآباد) ◆ مولانا الحاج الحافظ محمد رمضان چشتی صابری (حیدرآباد) ◆ حضرت جمن شاہ بُخاری (ٹنڈو الہ یار) ◆ پیر سید عبد الکریم شاہ بُخاری (سبّی بلوچستان) ◆ حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی (موری شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات) ◆ حافظُ الحدیث حضرت پیر سید محمد جلالُ الدین مشہدی (بھکی شریف منڈی بہاؤالدین) رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت مزارات پر قراٰن خوانی ہوئی جس میں 21 ہزار 370 عاشقانِ رسول شریک ہوئے، مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا جن میں ایک ہزار سے زائد عاشقانِ رسول شریک تھے، محافلِ نعت کا سلسلہ بھی ہوا جن میں تقریباً 1518 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، اس کے علاوہ 24 مدنی حلقوں، مدنی دوروں، چوک درسوں اور سینکڑوں زائرین پر انفرادی کوشش کے ذریعے نماز اور سنّتوں پر عمل کی دعوت دی گئی۔

جہاز میں سفر کے دوران ایک غیر مسلم کو کلمہ پڑھا دیا

پچھلے دنوں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن و نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری افریقی ممالک کے دورے پر تھے۔ آپ نے موزمبیق کے شہر نمپولا میں جہاز کے سفر کے دوران ایک غیر مسلم پر انفرادی کوشش کی جس کی برکت سے وہ غیر مسلم اپنا باطل مذہب چھوڑ کر مسلمان ہوگیا۔ جس کا اسلامی نام محمد رکھا گیا۔

شخصیات کی مدنی خبریں

عُلَمائے کِرام سے ملاقاتیں: مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران نے ماہِ نومبر 2019ء میں تقریباً 3575 علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: • پیرِ طریقت و مذہبی اسکالر مولانا محمد عبدُ الرّشید اویسی (بانی و مہتمم جامعہ اویسیہ خطیب مرکزی جامع مسجد یارسولَ اللہ گجرات) • مفتی نعمتُ اللہ نقشبندی (صدر دارُالافتاء دارُالعلوم غوثیہ رضویہ حیدرآباد) • خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، مفتی عظمت علی شاہ اخترُالقادری • شیخُ الحدیث و التفسیر پروفیسر محمد مظہر فرید شاہ صاحب (مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال) • مفتی محمد طاہر نوری صاحب (مہتمم دارُالعلوم قادریہ نعیمیہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ) • مفتی ابو بکر چشتی صاحب (امام و خطیب مرکزی جامع مسجد غلہ منڈی سھلوال) • مولانا پیر سلطان محمود قادری (مہتمم فیضُ القرآن دریائے رحمت حضرو ضلع اٹک) • مولانا حافظ اَلحاج پیر محمود احمد صاحب (سجادہ نشین آستانۂ عالیہ دریائے رحمت شریف حضرو ضلع اٹک) • مولانا محمد ظہیرُ الدّین معظمی (مہتمم قمرُ العلوم جامعہ معظمیہ قمر سیالوی روڈ گجرات) • مفتی قاری ساجد سعیدی (مہتمم جامعہ محمدیہ تعلیمُ القرآن سکھر) • مولانا صاحبزادہ حامد محمود فیضی (مہتمم جامعہ فیضُ العلوم سکھر) • مولانا عثمان صاحب (مدرس جامعہ ریاضُ المدینہ اٹاوہ) • مولانا جواد صاحب (مدرس جامعہ ریاضُ المدینہ)

علمائے کرام کی مدنی مراکز، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات میں آمد: • مولانا محمد خالد برکاتی صاحب (امام و خطیب جامع مسجد عبدُ اللہ گوجرہ) نے فیضانِ مدینہ فیصل آباد • مفتی غلام رسول قاسمی صاحب، مفتی نورُ الحسن قلندرانی صاحب، مفتی ابراہیم قادری صاحب اور مولانا حافظ اکبر اخترُ القادری نے مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ حیدرآباد جبکہ مولانا عباس قادری صاحب (مہتمم جامعہ قادریہ کوئٹہ)، مولانا سعدُ اللہ اور مفتی محمد جان قاسمی (مہتمم دارُ العلوم انوارِ باہو وحدت کالونی کوئٹہ) نے جامعۃُ المدینہ سبی بلوچستان کا دورہ فرمایا۔ مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران نے انہیں خوش آمدید کہا اور خدماتِ دعوتِ اسلامی سے آگاہ کیا۔ مجلسِ رابطہ بالعلماء کے زیرِ اہتمام مدارسِ اہلِ سنّت کے تقریباً 5340 طلبہ، عُلَما اور ائمہ نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی۔

شخصیات سے ملاقاتیں: دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ کئی سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں، چند کے نام یہ ہیں: **کراچی زون:** • مراد علی شاہ (وزیرِ اعلیٰ سندھ) • وسیم اختر (مئیر کراچی) • سعید غنی (صوبائی وزیر بلدیات) • غلام جیلانی (M.P.A) • سیّد علی رضا (S.S.P ملیر) • بابر قدیر (ایڈیشنل سیکریٹری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ) **گڈاپ زون:** • ساجد جوکھیو (M.P.A) • ملک اسد سکندر (M.P.A) **گوادر زون:** • میجر ریٹائرڈ محمد الیاس کبزئی (ڈپٹی کمشنر خضدار) • گل سیّد خان آفریدی (S.S.P) • حافظ محمد طاہر (کمشنر قلات ڈویژن) **راولپنڈی و اسلام آباد زون:** • سردار سلیم حیدر (سابق وفاقی وزیر) • سردار احمد خان (M.P.A) • راجہ بشارت (وزیرِ قانون پنجاب) • راجہ ناصر (سابق مشیر وزیرِ اعظم پاکستان) • سیّد وقارُ الدّین (ڈی آئی جی آپریشنز) **حیدرآباد زون:** • سیّد طیب حسین (حیدرآباد مئیر) • نعیم شیخ (ڈی آئی جی حیدرآباد) • ناصر حسین قریشی (M.P.A) **لاہور زون:** • آصف بلال لودھی (کمشنر لاہور) • دانش افضال (ڈی سی لاہور) • طارق مسعود (ایڈیشنل آئی جی ٹریننگ، پنجاب) میاں حماد اظہر (وفاقی وزیر اقتصادیات) • ملک اسد کھوکھر (صوبائی وزیر) • سیّد رفاقت علی گیلانی (معاون خصوصی وزیرِ اعلیٰ پنجاب) **فیصل آباد زون:** • محمود جاوید بھٹی (کمشنر فیصل آباد) • غلام محمود ڈوگر (آر پی او فیصل آباد) • ایوب خان بلوچ (ڈی جی PHA گوجرانوالہ) **میانوالی زون:** • شہابُ الدّین خان (M.P.A) • امجد خان نیازی (M.N.A) • اسد حسن علی علوی (ڈی پی او میانوالی) **بہاولپور زون:** • مرزا محمد ناصر بیگ (سابق وفاقی وزیر) • محمد ارشد (M.P.A) • رانا عبد الرؤف (M.P.A بہاول نگر) • محمد اسد (M.P.A خان پور) **سرگودھا زون:** • انصر مجید خان نیازی (صوبائی وزیر محنت و افرادی قوت) • رانا شعیب محمود (ڈی پی او خوشاب) • سیّد امان انور قدوائی (ڈپٹی کمشنر چنیوٹ) **پاکپتن زون:** • رانا افضل (M.P.A) • عمر شیر چٹھہ (ڈی سی سیالکوٹ) **ہزارہ زون:** مظہرُ السلام (ڈی آئی جی ہزارہ) **ملتان زون:** • جمیل ظفر (ڈی پی او) • سیّد عباس (ایس پی انویسٹی گیشن) • اختر فاروق (ڈی سی)۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک نصیحتیں

اللہ پاک کے بندو! جان لو بے شک اللہ نے اپنے حق کے عوض (بدلے) تمہاری جانوں کو گِروی رکھاہے اور اس پر تم سے پختہ (مضبوط) وعدہ لیاہے اور تم سے قلیل و فانی (یعنی ختم ہونے والی) زندگی کو ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے بدلے میں خرید لیا ہے اور تمہارے پاس اللہ پاک کی کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوسکتے اور نہ ہی اس کا نُور بجھایا جاسکتا ہے۔ اس کی آیات کی تصدیق کرو اور اس سے نصیحت حاصل کرو نیز تاریکی والے دن (یعنی قیامت) کے لئے اس سے روشنی حاصل کرو، بے شک اللہ پاک نے تمہیں عبادت کے لئے پیدا فرمایا اور تم پر کِرَامًا کَاتِبِیْن (یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو مقرر فرمایا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔

اللہ کے بندو! تم ایک مقرّرہ وقت (یعنی موت آنے) تک صبح و شام کر رہے ہو جس کا علم تمہیں نہیں دیا گیا ہے۔ اگر تم اپنی زندگی اللہ کریم کی رضا والے کاموں میں فنا کرسکو تو ایسا ہی کرو مگر یہ اللہ پاک کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا اپنی زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ اور ایک دوسرے پر (اچھے) اعمال میں سبقت لے جاؤ اس سے پہلے کہ موت آئے اور تمہیں تمہارے بُرے اعمال کی طرف لوٹادے۔ کیونکہ بہت سی قوموں نے اپنی عُمریں غیروں کے لئے صَرف کر ڈالیں اور اپنے آپ کو بُھول گئے۔ اس لئے میں تمہیں روکتا ہوں کہ تم ان جیسے نہ بن جانا۔ جلدی کرو جلدی! نجات حاصل کرو نجات! بے شک موت تمہارے تعاقُب میں ہے اور اس کا معاملہ بہت جلد ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 19/132، حدیث: 35572 ملتقطاً) اللہ پاک ہمیں بھی ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ	حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ
22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ	14 جُمادَی الاُخریٰ 505ھ	یکم جُمادَی الاُخریٰ 1102ھ

ہر عبادت سے اعلیٰ عبادت نماز

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہر عبادت سے بَرتَر عبادت نماز — ساری دولت سے بڑھ کر ہے دولت نماز
قلبِ غمگیں کا سامانِ فرحت نماز — ہے مریضوں کو پیغامِ صِحَّت نماز
نارِ دوزخ سے بے شک بچائے گی یہ — رب سے دلوائے گی تم کو جنَّت نماز
پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ — قلبِ شاہِ مدینہ کی راحت نماز
بھائیو! گر خُدا کی رِضا چاہیے — آپ پڑھتے رہیں باجماعت نماز
آؤ مسجِد میں جُھک جاؤ رب کے حُضُور — تم کو دلوائے گی حق سے رِفْعَت نماز
اے غریبو! نہ گھبراؤ سجدے کرو — دے گی برکت، مٹائے گی غُربَت نماز
صبر سے اور نمازوں سے چاہو مدد — پوری کروائے ہر ایک حاجت نماز
خوب نفلوں کے سجدوں میں مانگو دعا — پوری کروائے گی رب سے حاجت نماز
کیوں نمازی جہنَّم میں جائے بھلا! — اس کو دِلوائے گی باغِ جنَّت نماز
جو مسلمان پانچوں نمازیں پڑھیں — لے چلے گی انہیں سوئے جنَّت نماز
ہوگی دنیا خراب آخرت بھی خراب — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
بے نمازی جہنَّم کا حقدار ہے — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
قبر میں سانپ بچھّو لپٹ جائیں گے — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
سہہ سکو گے نہ دوزخ کا ہرگز عذاب — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز
دیکھو! اللہ ناراض ہو جائے گا — بھائیو! تم کبھی چھوڑنا مت نماز

یاخُدا تجھ سے عطّار کی ہے دُعا
مصطفٰے کی پڑھے پیاری اُمَّت نماز

۹ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ
07-12-2019

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net